عمران سیریز
گلیری سیڈیا
مظہر کلیم
ایم اے

ناشران ------ اشرف قریشی
-------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ 80/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ سنئے اور قطعی منفرد موضوع پر مبنی ناول "گلیری سیڈیا" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ سب قارئین جانتے ہیں کہ جاسوسی ادب کا دائرہ انتہائی محدود ہوتا ہے لیکن میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ اس دائرے کو مسلسل وسعت دی جائے تاکہ قارئین جاسوسی ادب میں بھی دنیا بھر کے منفرد موضوعات پر تحریریں پڑھ سکیں اور مجھے اس وقت بے حد خوشی ہوتی ہے جب قارئین میری اس کوشش کو شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ موجودہ ناول بھی جاسوسی ادب میں انتہائی منفرد موضوع پر مبنی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول نہ صرف آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا بلکہ اس ناول کو پڑھنے کے بعد آپ سوچنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مستقبل میں انسانی حیات کو کیسے کیسے خطرے لاحق ہیں۔ امید ہے کہ آپ اپنی آراء سے مجھے ضرور آگاہ کریں گے۔ لیکن یہ دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

سرگودھا سے ڈاکٹر محمد عرفان ربانی لکھتے ہیں۔ "عرصہ دراز سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں۔ آپ کا انداز مجھے بے حد پسند ہے لیکن آپ سے ایک شکایت بھی ہے کہ اب آپ کی تحریروں میں وہ پہلے

والی بات نہیں ہے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور غور کریں گے۔"

محترم ڈاکٹر محمد عرفان ربانی صاحب۔ خط لکھنے اور انداز پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے شکایت پر مبنی صرف ایک فقرہ لکھ کر بات ختم کر دی لیکن اس سے مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ پہلے اور اب کی تحریروں میں کیا فرق ہے جس پر آپ کو یہ فقرہ لکھنا پڑا۔ اگر آپ وضاحت کر دیتے تو مجھے یہ فرق معلوم ہو جاتا اور میں کوشش کرتا کہ آئندہ یہ فرق آپ کو محسوس نہ ہو۔ ایک مشہور کہانی ہے کہ ایک مصور نے ایک تصویر بنا کر چوک پر لٹکا دی اور ساتھ ہی درخواست کی کہ اس پر اپنی رائے دیجئے تو کئی لوگوں نے لکھا کہ تصویر میں غلطیاں ہیں جس پر مصور نے دوبارہ درخواست کی کہ ان غلطیوں کی وضاحت کریں تو وضاحت ایک نے بھی نہ کی۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کوٹ خادم علی شاہ ساہیوال سے حیدر سید لکھتے ہیں۔ "آپ کا منفرد موضوع پر لکھا گیا ناول بزنس کرائم ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالا کیونکہ جس موضوع پر آپ نے قلم اٹھایا ہے وہ بے حد حساس تھا اور اس پر پہلے کبھی شاید ہی کسی نے قلم اٹھایا ہو۔ میرا پیشہ وارانہ تعلق بھی چونکہ ادویات کی مارکیٹنگ سے ہے اس لئے مجھے مکمل احساس ہے کہ آپ نے کس قدر حساس موضوع پر اس قدر شاندار ناول لکھا ہے۔ آپ نے اپنے ناول میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا ذکر کیا ہے لیکن میرا تجربہ ہے کہ اس میں مقامی کمپنیاں بھی پوری طرح ملوث ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ کرے آپ کا قلم مزید ترقی کرے"۔

محترم حیدر سید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بزنس کرائم کو جس طرح قارئین نے پسند کیا ہے اور آپ کی طرح بے شمار قارئین نے میری حوصلہ افزائی کی ہے اس سے مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے اور مجھے احساس ہوا ہے کہ قارئین صرف تفریح ہی نہیں چاہتے بلکہ حال اور مستقبل کے حقیقی مسائل سے بھی آگاہ رہنا چاہتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فورٹ عباس ضلع بہاولنگر سے اختر علی قیصر صاحب لکھتے ہیں۔ " سال 1982ء سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ ناول میں ہر کردار کا حق بخوبی ادا کرتے ہیں۔ اب بھی ہر مہینے نئے ناول کا انتظار رہتا ہے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ آپ کے ناولوں میں وہی تازگی اب بھی موجود ہے جو پچیس سال پہلے تھی۔ البتہ قلم کی پختگی پہلے سے کہیں بہتر ہے۔ آپ کے روحانیت پر لکھے گئے ناول تو بہت اچھے ہیں لیکن اس میں جس خانقاہی نظام کی طرف آپ لوگوں کو غیر دانستہ طور پر لے جا رہے ہیں اس پر ضرور غور کریں"۔

محترم اختر علی قیصر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے طویل خط کے ایک بڑے حصے کو خود ہی ناقابل اشاعت قرار دے کر مجھے اسے شائع کرنے سے روک دیا ہے لیکن خانقاہی نظام والی بات میر[illegible] یہ انتہائی

اہم بات ہے۔ خانقاہی نظام کے سلسلے میں بات بے حد طویل ہے اور چند باتوں میں اس طوالت کو نہیں سمویا جا سکتا۔ البتہ عام طور پر اس سے مطلب یہی لیا جاتا ہے کہ انسان عملی جدوجہد سے ہٹ کر صرف ذکر و فکر تک ہی محدود ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ اسلام عملی جدوجہد کا سبق دیتا ہے۔ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ روحانیت پر لکھے گئے ناول میں، میں قارئین کو غیر دانستہ طور پر خانقاہی نظام کی طرف لے جا رہا ہوں۔ آپ کی اس بات نے مجھے چونکا دیا ہے۔ میرے ناولوں میں تو شروع سے آخر تک تمام زور عملی جدوجہد پر ہی ہوتا ہے چاہے عام جاسوسی ناول ہوں یا روحانیت پر مبنی ناول۔ ان سب میں عمران اور اس کے ساتھی مسلسل عملی جدوجہد ہی کرتے نظر آتے ہیں۔ میں نے تو کبھی بھی عملی جدوجہد سے ہٹنے کا اشارہ تک نہیں دیا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ان ناولوں کو دوبارہ اس نقطہ نظر سے پڑھیں گے تو آپ خود ہی میری بات کے قائل ہو جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے"۔

سلطنت عمان سے راجہ نذر عباس لکھتے ہیں۔ "اس دیار غیر میں مجھ سمیت بے شمار لوگوں کو آپ کی تحریروں نے سہارا دے رکھا ہے۔ آپ کی تحریروں سے ہم نے مسلسل محنت اور ایمانداری کا جو سبق سیکھا ہے وہ واقعی ہمارے لئے مشعل راہ بن چکا ہے۔ مجھے اب آپ کے نوجوان صاحبزادے کی وفات کا علم ہوا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"۔

محترم راجہ نذر عباس صاحب۔ خط لکھنے اور میری تحریریں پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں جس دردمندی اور دل کی گہرائیوں سے میرے نوجوان بیٹے کی وفات پر تعزیت کی ہے میں اس کے لئے آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چوک اعظم ضلع لیہ سے محمد عرفات اشرف دانش لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول واقعی شاہکار کا درجہ رکھتے ہیں۔ ویسے عمران کی باتوں میں اب روز بروز مزاح کم ہوتا جا رہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بوڑھا ہوتا جا رہا ہے اور اس کا ایک ہی حل ہے کہ عمران کی شادی کرا دی جائے اور نہ صرف عمران کی بلکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کی شادی ہو جانی چاہئے"۔

محترم محمد عرفات اشرف دانش صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے بڑھاپے کا جو حل پیش کیا ہے وہ واقعی انتہائی دلچسپ ہے اور شاید پوری ٹیم کو بڑھاپے سے بچانے کے لئے آپ نے بیک قلم تمام کی شادیاں کرانے کی تجویز پیش کر دی ہے لیکن اس کا ایک اور حل بھی تو ہو سکتا ہے کہ بوڑھوں کو ریٹائر کر کے نوجوانوں کو ان کی جگہ دے دی جائے ورنہ پوری ٹیم شادی کے بعد اگر ہنی مون منانے چلی گئی تو پھر پاکیشیا اور اس کے عوام کی سلامتی کا تحفظ کون کرے گا۔ امید ہے آپ اس پر ضرور غور کر کے

آئندہ خط میں کوئی قابل حل تجویز پیش کریں گے۔آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

پنڈ شہیداں گوندلا نوالہ ضلع گوجرانوالہ سے ابوبکر ڈار لکھتے ہیں۔" میں طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔آپ کا ناول " ماریا سیکشن " بے حد پسند آیا ہے۔اس میں واقعی سسپنس اور تیز رفتار ایکشن دونوں موجود ہیں۔اس ناول میں صالحہ نے واقعی بے مثال جدوجہد کی ہے۔آپ سے ایک فرمائش ہے کہ آپ ٹائیگر، بلیک زیرو اور جوانا پر مشتمل تیز ترین ایکشن پر مبنی ناول لکھیں اور اگر ہوسکے تو اس میں روزی راسکل کو بھی شامل کر لیں"۔

محترم ابوبکر ڈار صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔آپ نے جو فرمائش کی ہے اس میں تیز ترین ایکشن کی بھی فرمائش کی ہے اور ساتھ ہی ٹائیگر کے ساتھ روزی راسکل کو بھی شامل کرنے کے لئے کہا ہے۔تو محترم ایسی صورت میں تیز ترین ایکشن تو ان دونوں کے درمیان ہی رہے گا پھر بلیک زیرو اور جوانا کیا کریں گے۔امید ہے آپ آئندہ خط میں اس کا ضرور جواب دیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں موجود بیضوی شکل کی جدید ڈیزائن کی آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔اس کی کنپٹیوں پر بال سفید تھے جبکہ سر کے باقی بال بھورے رنگ کے تھے۔اس کے جسم پر چاکلیٹی رنگ کا جدید تراش اور قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔اس نے سفید دائروں والی سرخ رنگ کی ٹائی باندھی ہوئی تھی۔اس کے چہرے پر وقار اور تمکنت اس انداز میں موجود تھی کہ اسے دیکھتے ہی دوسرا خود بخود مؤدب ہو جاتا تھا۔وہ ایک یورپی ملک لاگوریا کی سیکرٹ سروس کا چیف کرنل یون تھا۔میز پر اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل یون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

لیس . . . کرنل یون نے کہا۔

" جارج آگیا ہے سر"....... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

" بھیج دو اسے"....... کرنل یون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد لیکن ورزشی جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر ڈارک براؤن سوٹ تھا۔

" آؤ جارج بیٹھو"....... کرنل یون نے کہا تو جارج سلام کر کے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا تم پاکیشیا میں مشن پر کام کرو گے"....... کرنل یون نے کہا۔

" بالکل کروں گا کرنل۔ کیوں نہیں کروں گا"....... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات ہیں"....... کرنل یون نے کہا۔

" یس کرنل"....... جارج نے مختصر سا جواب دیا۔

" علی عمران کو جانتے ہو"....... کرنل یون نے کہا۔

" بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کرنل۔ اگر آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی شہرت کی وجہ سے میں وہاں کام کرنے سے انکار کر دوں گا یا ان سے مرعوب ہو جاؤں گا تو یہ غلط ہے۔ میں اور میرا سیکشن عمران اور اس کے ساتھیوں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے"....... جارج نے جواب دیا تو کرنل یون کے

چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

" گڈ، ویری گڈ جارج۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا تھا۔ تم انتہائی برق رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہو۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً شکست دے کر اپنا مشن مکمل کر لو گے"۔ کرنل یون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مشن کیا ہے کرنل"....... جارج نے قدرے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا کی ایک لیبارٹری سے فارمولا حاصل کر کے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے۔ لیکن یہ لیبارٹری سائنسی نہیں ہے"....... کرنل یون نے کہا تو جارج بے اختیار اچھل پڑا۔

" سائنسی نہیں ہے تو پھر"....... جارج نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسے تم نباتاتی لیبارٹری کہہ سکتے ہو۔ اس میں پودوں پر انتہائی جدید انداز میں ریسرچ کی جاتی ہے اور پھر ایسے فارمولے تیار کئے جاتے ہیں۔ جن سے نباتات میں انتہائی حیرت انگیز تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں"....... کرنل یون نے کہا تو جارج کے چہرے پر حیرت کے مزید تاثرات ابھر آئے۔

" میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آ رہی باس"....... جارج نے کہا تو کرنل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں تفصیل سے بتانا پڑے گا۔ پھر تمہاری سمجھ میں آئے گا"...... کرنل یون نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہوگی باس"...... جارج نے کہا تو کرنل یون بے اختیار ہنس پڑا۔

"انسانوں اور جانوروں کو خوراک کی ضرورت ہر وقت رہتی ہے اور بغیر خوراک کے نہ کوئی انسان زندہ رہ سکتا ہے اور نہ کوئی جانور اور موجودہ دور میں جبکہ دنیا کی آبادی میں انتہائی تیزی سے اضافہ ہوتا جارہا ہے کیونکہ اب بہت سی خوفناک وباؤں پر قابو پالیا گیا ہے جیسے طاعون، چیچک وغیرہ یہ ایسی وبائیں ہیں جو لاکھوں افراد کو بیک وقت لقمہ بنالیتی تھیں۔ اس طرح صحت اور حفظان صحت کے اصولوں کے بارے میں لوگ زیادہ باخبر ہو چکے ہیں اور علاج معالجے کی سہولتیں بھی پہلے سے بہت زیادہ ملنا شروع ہو گئی ہیں اور تقریباً تمام بیماریوں پر قابو پانے والی ادویات بھی مسلسل ملنا شروع ہو گئی ہیں اور ہر قسم کی بیماریوں پر قابو پانے والی ادویات بھی مسلسل ایجاد ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے آبادی میں تیزی سے اضافہ ناگزیر ہے۔ گرم علاقوں میں سرد علاقوں کی نسبت آبادی کا پھیلاؤ زیادہ ہے۔ لیکن اب سرد علاقوں میں بھی میرا مطلب یورپ کے وہ ممالک جہاں خاصی سردی پڑتی ہے وہاں بھی آبادی میں تیزی سے اور مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اب شرح پیدائش زیادہ ہو چکی ہے۔ جبکہ شرح اموات کم ہوتی جارہی ہے۔ اس ساری تقریر سے میرا مطلب تمہیں یہ سمجھانا ہے کہ آبادی کے اس

پھیلاؤ کی وجہ سے خوراک کی پہلے کی نسبت زیادہ ضرورت پڑے لگ گئی ہے۔ جہاں پہلے لاکھوں افراد کی خوراک پیدا کی جاتی تھی۔ اب کروڑوں بلکہ اربوں افراد کے لئے خوراک پیدا کرنا ضروری ہو گیا ہے دوسرے لفظوں میں اب دنیا نباتات میں اضافے کی بنیاد پر زندہ رہ سکے گی جو ملک اپنے لئے اور دوسروں کے لئے زیادہ خوراک پیدا کرے گا۔ وہ ملک طاقتور بھی ہوگا اور زندہ بھی رہے گا۔ ایسے ممالک جہاں آبادی زیادہ اور پیداوار کم ہوگی۔ وہاں کی معیشت مضبوط ہو ہی نہیں سکتی۔ اسے لامحالہ خوراک کے لئے دوسروں کا دست نگر بننا پڑے گا۔ چنانچہ موجودہ دور میں زیادہ سے زیادہ خوراک پیدا کرنے کے لئے ہر ملک اپنی اپنی جگہ کوشاں ہے اور نہ صرف زیادہ خوراک پیدا کرنے کے لئے زرعی رقبے میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ بلکہ ایسے بیجوں پر بھی ریسرچ کی جارہی ہے۔ جس سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی کیمیائی کھادیں تیار کی جارہی ہیں جن کی مدد سے پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسی ادویات پر بھی ریسرچ کی جارہی ہے۔ جن کی مدد سے خوراک میں حصہ بانٹنے والی ایسی جھاڑیوں اور جڑی بوٹیوں کو تلف کیا جاسکے جو فصل میں سے حصہ لے کر فصل کو کمزور کر دیتی ہیں اور اس طرح پیداوار کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ یہ سارے کام پوری دنیا میں مسلسل ہو رہے ہیں اور اگر کوئی ملک اس سلسلے میں کوئی خاص کامیابی حاصل کرلیتا ہے تو دوسرے ممالک انتہائی بھاری رقومات دے کر

ان سے یہ ریسرچ حاصل کرنے کی کوششیں کرتے ہیں"۔ کرنل یون نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور جارج اس طرح ساکت بیٹھا سن رہا تھا جیسے کوئی الف لیلیٰ کی کہانی سن رہا ہو۔

"حیرت ہے۔ انتہائی حیرت ہے باس۔ میں نے تو کبھی اس پہلو پر سوچا ہی نہیں تھا"...... جارج نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری زندگی جس انداز میں گزر رہی ہے اس میں ایسی باتوں پر سوچنے کی نہ ضرورت پڑتی ہے اور نہ سوچا جا سکتا ہے۔ لیکن سائنسدانوں، ریسرچ سکالرز اور حکومت کو ہر اس پہلو پر سوچنا پڑتا ہے۔ جس سے ملک مضبوط اور طاقتور ہو سکے۔ اس میں اسلحہ کے ساتھ ساتھ خوراک کی پیداوار کو بھی بے حد اہمیت دی جاتی ہے۔ اب آؤ اصل منصوبے پر۔ فصلات میں پیداوار کو نقصان پہنچانے والا ایک چھوٹا سا جانور ہے جس کا نام چوہا ہے۔ گھریلو چوہوں سے ہٹ کر زرعی اراضی میں بھی چوہے ہوتے ہیں۔ جنہیں ایگری ریٹ کہا جاتا ہے۔ یہ فصلات کی جڑوں کو کھا جاتے ہیں۔ جس سے فصل ناکارہ ہو جاتی ہے۔ ان کی افزائش میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس سے پہلے فصلات کو سب سے زیادہ نقصان ٹڈی دل سے پہنچتا تھا اور ٹڈی دل کی وجہ سے دنیا میں کئی بار خوفناک قحط پڑ چکے ہیں۔ لیکن اقوام متحدہ نے اس کے خلاف طویل عرصے تک جنگ لڑی۔ ٹڈی دل صحراؤں سے اڑتے ہوئے آتے تھے۔ یہ وہاں انڈے دیتے اور افزائش نسل کرتے تھے۔ اس لئے ان صحراؤں پر زہریلے سپرے کئے گئے۔

اس طرح ان کی نسل ہی ختم کر دی گئی۔ لیکن چوہوں کے خلاف اس انداز کی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ چوہے زیرزمین بل بنا کر رہتے ہیں۔ اس لئے زمین کی سطح کے اوپر ہونے والے زہریلے سپرے ان پر براہ راست کوئی اثر نہیں کرتے ویسے تو کیمیائی کھادیں بھی زمین میں ڈالی جاتی ہیں۔ لیکن یہ کیمیائی کھادیں بھی صرف ان رقبے پر ڈال جاتی ہیں۔ جہاں فصل موجود ہو۔ جبکہ چوہے اس کے اطراف میں رہتے ہیں اور پھر فصلات پر کیڑوں کے حملوں کے تحفظ کے لئے جو پیسٹی سائیڈ سپرے کیا جاتا ہے وہ بھی انتہائی زہریلا ہوتا ہے۔ لیکن یہ سپرے بھی فصلات پر ہی کیا جاتا ہے اس لئے چوہوں پر اس کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا اور چوہوں کی تعداد بہرحال بڑھتی جا رہی ہے۔ گھریلو چوہوں کو تو انفرادی کوششوں سے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ایگری ریٹس انفرادی کوششوں سے ختم نہیں ہو سکتے"...... کرنل یون نے ایک بار پھر لیکچر کے انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے باس۔ آپ تو مجھے لگتا ہے طویل عرصہ کسی ایگری کلچر یونیورسٹی میں رہے ہیں۔ جبکہ میرا خیال ہے کہ آپ کی زندگی جرائم کے خلاف لڑتے ہوئے گزری ہے"...... جارج نے کہا تو کرنل یون بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ جو کچھ میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ یہ مجھے باقاعدہ بریف کیا گیا ہے ورنہ میرا اپنا حال بھی تمہارے جیسا ہی تھا"...... کرنل یون نے

جواب دیا تو جارج نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب چونکہ تمہیں تمام پس منظر معلوم ہو گیا ہے۔ اس لئے اب اصل موضوع پر آتے ہیں۔ پوری دنیا میں نباتاتی ریسرچ کرنے والے ان چوہوں کے خلاف بھی ریسرچ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن آج تک کوئی ایسی دوا ایجاد نہیں ہو سکی جو ایگری ریٹس کو ہلاک کر سکے یا انہیں فصلات کو تباہ کرنے سے بڑے پیمانے پر روکا جاسکے۔ چھوٹے پیمانے پر کام ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ مجموعی طور پر پوری معیشت پر اثرانداز نہیں ہو سکتے۔ لیکن پاکیشیا کے نباتاتی سائنسدان اس معاملہ میں بہت آگے جا چکے ہیں"...... کرنل یون نے کہا۔

" کیا انہوں نے کوئی دوا ایجاد کر لی ہے باس"...... جارج نے کہا۔

" نہیں بلکہ انہوں نے ایکریمیا کی ریاست میکسیکو میں پائے جانے والے ایک پودے جسے گلیری سیڈیا کہا جاتا ہے پر انتہائی کامیاب ریسرچ کی ہے اور اس ریسرچ کے تحت ایسا فارمولا تیار کیا جا چکا ہے جس سے گلیری سیڈیا کی انتہائی کامیاب پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے اور اس ریسرچ کے تحت پیدا ہونے والا گلیری سیڈیا پودا نہ ہی زمین سے کوئی خوراک لیتا ہے اور نہ پانی بلکہ خوراک اور پانی وہ ہوا سے کھینچ کر بڑھتا ہے اور اس قدر تیزی سے بڑھتا ہے کہ شاید اس قدر بڑھوتری کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ یہ پودا انسان دوست پودا کہلاتا ہے۔ اس پودے سے ایسی بو نکلتی ہے جو انسانوں کو تو کوئی نقصان

نہیں پہنچاتی لیکن چوہے اس بو سے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے گلیری سیڈیا جہاں کاشت کیا جائے وہاں چوہے قریب نہیں آتے بلکہ دور دور رہتے ہیں۔ عام طور پر گلیری سیڈیا کے پودوں کو فصل کے گرد کاشت کیا جاتا ہے تاکہ چوہے قریب نہ آئیں اور فصل کو نقصان نہ پہنچا سکیں لیکن صحت مند اور طاقتور چوہے اس کی بو کے باوجود فصل کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ ایگری ریٹس جبلی طور پر زمین کی گہرائی میں طویل سرنگ لگا لیتے ہیں"۔ کرنل یون نے کہا۔

" تو کیا اس نئے فارمولے سے وہ سرنگ نہ لگا سکیں گے"۔ جارج نے چونک کر کہا۔

" نہیں بلکہ اس پودے سے ایسی بو نکلتی ہے۔ جو طویل فاصلے تک زمین کی تہہ میں پہنچ جاتی ہے اور اس بو سے چوہے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اس گلیری سیڈیا پودے کی کاشت اگر دو چار فصلوں کے دوران کر لی جائے تو ایگری ریٹس کا بالکل اسی طرح خاتمہ ہو جائے گا۔ جس طرح ٹڈی دل کا خاتمہ ہوا ہے"...... کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس کیا ہمارے ملک لاگوریا میں بھی یہ مسئلہ اس شدت سے موجود ہے کہ ہمیں اس مشن پر کام کرنا پڑے"...... جارج نے کہا۔

" سرد علاقوں میں ایگری ریٹس کی تعداد بے حد کم ہوتی ہے۔ اس

لئے یہ مسئلہ پوری قوت سے یہاں موجود نہیں ہے۔ لیکن گرم علاقوں میں قدرتی طور پر ایگری ریٹس کی آبادیاں ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ مسئلہ جہاں پاکیشیا کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ وہاں اس کے ہمسایہ ملک کافرستان کے لئے اس سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے کافرستانی حکام اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہتے ہیں اور انہوں نے اس کے لئے ہماری حکومت سے رابطہ کیا ہے"...... کرنل یون نے کہا تو جارج چونک پڑا۔

"وہ خود کیوں اس پر کام نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ہماری خدمات کیوں حاصل کی ہیں"...... جارج نے چونک کر کہا۔

"اس فارمولے پر کام کرنے والا سائنسدان پاکیشیا کا ڈاکٹر عباس ہے۔ ڈاکٹر عباس ایکریمیا کی ایک زرعی ریسرچ لیبارٹری میں طویل عرصے تک کام کر چکا ہے اور وہیں اس نے گلیری سیڈیا پر بھی کام کیا۔ لیکن یہ کام صرف اس حد تک تھا کہ گلیری سیڈیا کی پیداوار گرم علاقوں میں بھی کی جا سکے۔ پھر وہ ریٹائرڈ ہو کر پاکیشیا واپس چلا گیا اور وہاں اس نے حکومت کی بجائے اپنے طور پر لیبارٹری بنا کر اس میں گلیری سیڈیا پر کام شروع کر دیا اور جو کچھ میں نے تمہیں پہلے بتایا کہ اس فارمولے کی مدد سے وہ ایگری ریٹس کا مکمل خاتمہ کر سکے گا۔ اس کا تیار کردہ گلیری سیڈیا کا بیج ہوا سے خوراک اور پانی حاصل کرے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر عباس نے انتہائی حیرت انگیز اثرات بھی اس پودے میں پیدا کئے ہیں۔ ان اثرات کے تحت گلیری سیڈیا کے پتے اگر

جگالی کرنے والے جانوروں کی خوراک میں شامل کر دیئے جائیں تو دودھ کی پیداوار میں بے انداز اضافہ ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ گلیری سیڈیا کے پتے اگر مرغیوں کی خوراک میں شامل کر دیئے جائیں تو ان کی انڈے دینے کی صلاحیتوں میں ناقابل یقین اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح نہ صرف اس کے جدید فارمولے کے تحت گلیری سیڈیا کی کاشت سے ایگری ریٹس ہلاک ہو جائیں گے۔ بلکہ ڈیری فارمنگ اور پولٹری کے بزنس میں بھی ناقابل یقین اضافہ ہو جائے گا"...... کرنل یون نے کہا۔

"حیرت انگیز باس۔ اگر آپ یہ تفصیل نہ بتاتے تو میرے ذہن میں کبھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی۔ بہرحال آپ نے یہ نہیں بتایا کہ کافرستان اسے ہمارے ذریعے کیوں حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ خود بھی تو اسے حاصل کر سکتا ہے اور اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا"۔ جارج نے کہا۔

"ڈاکٹر عباس نے جو ریسرچ کی ہے۔ اس کا علم ابھی تک حکومت پاکیشیا یا دوسرے نباتاتی سائنسدانوں کو نہیں ہے۔ اس کی اطلاع صرف حکومت کافرستان کو ہے اور وہ بھی اس طرح کہ ڈاکٹر عباس کے رشتے دار کافرستان میں رہتے ہیں۔ وہاں ایک شادی کے سلسلے میں ڈاکٹر عباس گئے تو اس فنکشن میں کافرستان کے ایک ایگری سائنسدان ڈاکٹر شرما بھی شریک تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے واقف بھی تھے۔ کیونکہ ڈاکٹر شرما بھی ایکریمیا میں کام کرتے رہے ہیں

اور چونکہ ایکریمیا میں ڈاکٹر عباس نے گلیری سیڈیا پر کام کیا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر شرما نے اس سے اس بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر عباس نے یہ ساری تفصیل اسے بتا دی۔ ڈاکٹر شرما یہ تفصیل سن کر حیران رہ گئے لیکن چونکہ وہ خود بھی سائنسدان ہیں۔ اس لئے تفصیلی بات کرنے پر انہیں یقین آگیا کہ ڈاکٹر عباس جو کچھ بتا رہے ہیں وہ درست ہے۔ ان کے اصرار کے باوجود ڈاکٹر عباس نے اس فارمولے کی بنیادی باتیں بتانے سے صاف انکار کر دیا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ اپنی ریسرچ فائل کر کے اسے پہلے بین الاقوامی سطح پر رجسٹرڈ کرائیں گے۔ پھر حکومت پاکیشیا کو اطلاع دیں گے تاکہ پاکیشیا کی زرعی، ڈیری اور پولٹری پیداوار میں بے پناہ اضافہ ہو سکے اور ملک کی معیشت مضبوط ہو سکے۔ ڈاکٹر عباس واپس پاکیشیا چلے گئے۔ تو ڈاکٹر شرما نے اس بارے میں تفصیلی رپورٹ تیار کر کے کافرستان کے اعلیٰ حکام کو پیش کر دی۔ اعلیٰ حکام نے اس رپورٹ میں بے حد دلچسپی لی اور پھر انہوں نے غور و فکر کے بعد اس فارمولے کو کافرستان کے لئے حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکیشیا کو اس سے مکمل طور پر محروم کرنے کی پلاننگ بنا لی۔ لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس علی عمران سے بے حد خوفزدہ ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کا سراغ لگا لے گی اور کافرستان کے ملوث ہونے کی صورت میں وہ کافرستان پر چڑھ دوڑیں گے اور پھر نہ صرف فارمولا واپس چلا جائے گا بلکہ کافرستان کو بھی کوئی بڑا اور ناقابل تلافی نقصان اٹھانا

پڑے گا۔ اس لئے انہوں نے اسے حاصل کرنے کے لئے ہمارا انتخاب کیا کیونکہ لاگوریا کے تعلقات نہ زیادہ قریبی پاکیشیا سے ہیں اور نہ ہی کافرستان سے۔ ہم ایک لحاظ سے دونوں ممالک کے دوست ہیں۔ پھر ہمارا ملک بنیادی طور پر صنعتی ہے یہاں زراعت کا شعبہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لئے ہم پر پاکیشیا کو شک بھی نہیں ہو سکتا اور ہم یہ فارمولا خاموشی سے کافرستان پہنچا سکتے ہیں اور پاکیشیا کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے۔ ہماری حکومت یہ کام کرنے کے لئے اس لئے آمادہ ہو گئی ہے کہ کافرستان نے اس کے بدلے میں بہت بڑے صنعتی کمپلیکس کا معاہدہ کیا ہے۔ اس سے ہمارے ملک کی معیشت کو ناقابل بیان فائدہ پہنچے گا اور آخری بات یہ کہ یہ معلوم ہو جائے گا کہ لاگوریا کی سیکرٹ سروس اس قابل بھی ہے کہ یہ مشن مکمل کر سکے یا نہیں "...... کرنل یون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" باس آپ نے بتایا ہے کہ اس فارمولے کا علم ابھی حکومت پاکیشیا کو بھی نہیں ہے۔ پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کافرستان کو ڈرنے کی کیا بات ہو سکتی ہے "...... جارج نے کہا۔

" کافرستانی حکام کا کہنا ہے کہ پاکیشیا میں ہونے والے ہر کام کی اطلاع کسی نہ کسی انداز میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جاتی ہے اور ان کا کہنا ہے اس معاملہ کو ان سے جتنا زیادہ چھپایا جائے اتنی ہی جلدی اور آسانی سے انہیں معلوم ہو جاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے

ہمیں بھی مشورہ دیا ہے کہ ہم اس انداز میں وہاں کام کریں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ڈاکٹر عباس کو عام انداز میں ہلاک نہ کیا جائے بلکہ اسے اور اس کی نباتاتی لیبارٹری کو اس انداز میں تباہ کیا جائے کہ اسے ڈاکوؤں کی واردات سمجھا جائے۔ اس کی لیبارٹری، اس کی ذاتی کوٹھی کے ایک پورشن میں ہے"...... کرنل یون نے کہا۔

"لیکن جب فارمولا وہاں سے آجائے گا اور ڈاکٹر عباس بھی ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا کیا فائدہ"...... جارج نے کہا۔

"کافرستانی حکام کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر عباس نے لیبارٹری میں ایسا جدید کمپیوٹر رکھا ہوا ہے کہ جس میں وہ سب کچھ ساتھ ساتھ فیڈ کرتا رہتا ہے۔ ویسے وہ لیبارٹری مشینی نہیں ہے۔ اس کمپیوٹر کی میموری سے سب کچھ واش کر کے اسے تباہ کر دیا جائے۔ تاکہ اصل فارمولے تک کوئی پہنچ ہی نہ سکے"...... کرنل یون نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ یہ تو انتہائی آسان کام ہے۔ آپ اس کی تفصیل مجھے دیں۔ میں یہ کام اس انداز میں مکمل کروں گا کہ کسی کے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا"...... جارج نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے کہ تم اور تمہارا سیکشن کارکردگی کے لحاظ سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کم نہیں ہے۔ لیکن میرا مشورہ ہے کہ تم یہ کام اس انداز میں سرانجام دو کہ انہیں اس کا علم ہی نہ ہو

سکے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آکر کوئی ہنگامہ کھڑا کر دے"...... کرنل یون نے کہا۔

"یس سر، ایسا ہی ہوگا"...... جارج نے کہا تو کرنل یون نے سامنے موجود فائل بند کر کے اسے جارج کی طرف بڑھا دیا۔

"اس میں تمام تفصیلات موجود ہیں"...... کرنل یون نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ لیکن یہ تو بتائیں کہ یہ فارمولا کس شکل میں ہوگا۔ فائل ہوگی یا کوئی مائیکرو فلم اور پھر اس فارمولے کی چیکنگ کیسے ہوگی کہ یہ اصل فارمولا ہی ہے"...... جارج نے کہا۔

"اس کام کے لئے تمہارے ساتھ ایک خاتون جائے گی۔ اس خاتون کا نام ڈاکٹر میری ہے۔ یہ بطور سیاح تمہارے ساتھ جائے گی۔ یہ خاتون ایکریمین ہے اور ایکریمیا کی ایگری یونیورسٹی میں پڑھاتی ہے۔ اسے اس فارمولے کے بارے میں بریف کر دیا گیا ہے وہ اسے پہچان لے گی۔ ویسے یہ معلوم نہیں ہے کہ ڈاکٹر عباس نے یہ فارمولا کس شکل میں تیار کر رکھا ہے۔ یہ وہاں جا کر ہی معلوم ہوگا"۔ کرنل یون نے کہا۔

"کہاں ہے یہ خاتون"...... جارج نے پوچھا۔

"تم تیار ہو جاؤ۔ بہتر ہے کہ ابھی تم اکیلے جاؤ۔ مجھے روانگی کے بارے میں اطلاع دے دینا۔ یہ خاتون ہوائی جہاز میں تمہارے ساتھ والی سیٹ پر موجود ہو گی اور وہیں تمہارا اس سے تعارف ہوگا۔ بہتر ہے کہ تم بھی ایکریمین میک اپ اور کاغذات پر پاکیشیا جاؤ اور بطور

سیاح"...... کرنل یون نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔آپ کی یہ تجویز بے حد عمدہ ہے"...... جارج نے کہااور فائل اٹھاکر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے سلام کیااور تیز تیز قدم اٹھاتاہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آفیسرز کالونی کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔اس کے جسم پر بے حد سلیقے کا لباس تھا۔ وہ کوٹھی جارہا تھا۔کیونکہ اس کی اماں بی نے فون کر کے اسے فوراً کوٹھی بلایا تھااور ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا تھا کہ وہ سلیقے کا لباس پہن کر آئے اور چونکہ عمران جانتا تھا کہ اس کی اماں بی کو انگریزی لباس سے الرجی ہے اس لئے اس نے شلوار قمیض کے ساتھ جیکٹ پہن لی تھی اور چونکہ یہ لباس اماں بی کے لئے سلیقے کا لباس تھا اس لئے وہ مطمئن تھا۔ گو اس نے اماں بی سے پوچھنے کی بے حد کوشش کی تھی کہ وہ اسے اس لباس میں کیوں بلارہی ہے۔لیکن اماں بی نے اسے پھر فوراً آنے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا تھا۔اس لئے عمران کو معلوم نہ تھا کہ وہاں معاملہ کیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور وہ نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کرنے ہی لگا تھا کہ بے

اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ کوٹھی کے پورچ میں سرکاری جیپ موجود تھی اور یہ جیپ سوپر فیاض کے استعمال میں رہتی تھی۔ اس لئے عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ سوپر فیاض بھی کوٹھی پر موجود ہے۔ آج چونکہ سرکاری تعطیل کا دن تھا اس لئے لامحالہ سر عبدالرحمان بھی کوٹھی میں موجود ہوں گے۔ لیکن سوپر فیاض کی وہاں موجودگی اسے سمجھ نہ آرہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن پریس کیا تو چند لمحوں بعد ان کے پرانے ملازم مراد بخش نے پھاٹک کھول دیا۔

"بابا کیسے ہیں آپ"........ عمران نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ کا کرم ہے چھوٹے صاحب"........ بابا مراد بخش نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ آج اماں بی کا خاص بلاوا کس سلسلے میں ہوا ہے اور سوپر فیاض کی جیپ بھی موجود ہے۔ کیا مسئلہ ہے"........ عمران نے اس سے پوچھا۔

"بڑے صاحب کو معلوم ہوگا چھوٹے صاحب۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے"........ مراد بخش نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واپس مڑ کر وہ اپنی کار میں بیٹھ کر کار کو اندر پورچ میں لے آیا تو مراد بخش نے پھاٹک بند کر دیا۔ عمران کار سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اماں بی کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اماں بی اپنے کمرے میں اپنے مخصوص تخت پوش پر بیٹھی تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں۔ عمران

نے انہیں سلام کیا اور تخت پوش کے ساتھ فرش پر بچھے ہوئے قالین پر بیٹھ گیا۔

"آگئے تم"........ اماں بی نے سلام کا جواب دے کر دعائیں دینے کے بعد بڑے پیار سے عمران کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کوئی خاص بات ہے۔ جو آپ نے اس طرح بلوایا ہے"........ عمران نے کہا۔

"ہاں تم نے فیاض کے ساتھ کورائی جانا ہے۔ وہاں تمہارے ڈیڈی کے دور کے رشتہ دار نواب احمد خان رہتے ہیں۔ ان کی بیٹی ہے آصفہ۔ تمہارے ڈیڈی کی کسی محفل میں نواب احمد خان اور آصفہ سے ملاقات ہوئی اور تمہارے ڈیڈی کو آصفہ بے حد پسند آئی ہے اور تمہارے ڈیڈی نے کہا ہے کہ وہ اسے اپنی بہو بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ وہاں چلی جاؤں۔ کیونکہ نواب احمد خان نے باقاعدہ دعوت دی ہے۔ لیکن میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے میں اتنا طویل سفر نہیں کر سکتی اور تمہارے ڈیڈی کو بھی کل کسی ضروری میٹنگ میں جانا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ تم وہاں جا کر دو چار دن رہ آؤ تاکہ جہاں دادخان تم سے مل لیں پھر بات ہوگی اور تمہارے ڈیڈی کا کہنا ہے کہ تم وہاں جا کر الٹی سیدھی حرکتیں کرو گے۔ اس لئے وہ فیاض کو تمہارے ساتھ بھیج رہے ہیں"........ اماں بی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اماں بی سیدھی حرکتیں تو کرنی چاہیں۔ آپ کا کیا خیال

ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سنو عمران اب میری طبیعت اکثر خراب رہنے لگی ہے اور تمہارے ڈیڈی بھی ریٹائرڈ ہونے والے ہیں اور تم نے بھی بہت آزاد رہ لیا ہے ۔اس لئے اب ہم دونوں کی خواہش ہے کہ تمہارے سر پر اپنی زندگی میں سہرا باندھ کر اپنی چاہت پوری کر لیں۔ تمہارے ڈیڈی کو آصفہ اس قدر پسند آئی ہے کہ وہ ہر قیمت پر اسے اپنی بہو بنانے پر تلے ہوئے ہیں اور ویسے بھی وہ بہت اچھے خاندان سے ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ڈیڈی کسی ایسی ویسی لڑکی کو اپنی بہو نہیں بنا سکتے ۔ اس لئے میں بھی چاہتی ہوں کہ آصفہ بہو بن کر یہاں آ جائے"........ اماں بی نے کہا۔

"لیکن اگر آصفہ آپ کو پسند نہ آئی تو پھر کیا ہوگا"........ عمران نے کہا۔

" نہیں مجھے تمہارے ڈیڈی کے انتخاب پر اعتماد ہے۔اس لئے تو میں ساتھ نہیں جا رہی"........ اماں بی نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔اس کی چھٹی حس بار بار الارم دے رہی تھی کہ اس بار وہ شادی کے چکر میں واقعی پھنس سکتا ہے ۔ کیونکہ پہلے تو وہ اماں بی کو الٹی سیدھی باتیں کر کے ان کی مخصوص نفسیات کی بنا، پر اس معاملے کو ٹال دیا کرتا تھا۔ لیکن اس بار مسئلہ اس کے ڈیڈی کا تھا اور اسے معلوم تھا کہ ڈیڈی اتنی آسانی سے چکر میں نہیں آسکیں گے ۔جتنی آسانی سے اس کی

اماں بی آجاتی تھیں۔

" اماں بی اگر یہ لڑکی آزاد خیال ہوئی تب"........ عمران نے ترپ کا پتہ استعمال کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں نواب احمد خان خاندانی آدمی ہیں ۔ایک بار وہ اپنی بیٹی کے ساتھ یہاں کوٹھی پر بھی آچکے ہیں ۔ گو اس وقت ان کی بیٹی آصفہ چھوٹی تھی ۔لیکن اس وقت بھی وہ بے حد مؤدب اور رکھ رکھاؤ والی بچی تھی اور میں نے نواب احمد خان سے اس کی تعریف بھی کی تھی ۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آصفہ اب بھی ویسی ہی ہو گی"........ اماں بی نے جواب دیا تو عمران کو لٹیا ہی ڈوبتی نظر آئی۔

" چھوٹے صاحب، آپ کو بڑے صاحب یاد کر رہے ہیں"۔اچانک ملازم مراد بخش نے اندر داخل ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں سدا خوش رکھے "........ اماں بی نے عمران کے سر پر ہاتھ رکھ کر انتہائی شفقت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر تیزی سے اس کمرے سے نکل کر سر عبدالرحمان کے مخصوص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور سر عبدالرحمان گھریلو لباس میں صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے ۔جبکہ ان کے سامنے دوسرے صوفے پر سوپر فیاض موجود تھا۔اس نے بھی گھریلو لباس پہنا ہوا تھا اور وہ بڑے مؤدب انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

" السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"........ عمران نے اندر داخل

ہوتے ہوئے بڑے خشوع وخضوع سے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ بیٹھو"...... سرعبدالرحمان نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"مجھے بے حد افسوس ہے ڈیڈی۔ بچاری سلمیٰ بھابی اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا اب کیا ہوگا۔ جوانی میں یہ صدمہ"...... عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بڑے غمزدہ لہجے میں کہا تو سرعبدالرحمان کے ساتھ ساتھ فیاض بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... سرعبدالرحمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سوپر فیاض کی بات کر رہا ہوں۔ بے چارہ اس عمر میں گونگا ہو گیا ہے۔ گونگا ہونے کی وجہ سے اس کی نوکری بھی ختم ہو جائے گی اور نوکری ختم ہو گی تو سلمیٰ بھابی کیا کرے گی اور چھوٹے چھوٹے بچے کیا کریں گے"...... عمران نے بڑے غمزدہ لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ، یہ کیا آتے ہی بکواس شروع کر دی ہے تم نے نانسنس"...... سرعبدالرحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی میں نے سلام کیا اور ہر مسلمان پر فرض ہوتا ہے کہ وہ سلام کا جواب دے اور الحمدُاللہ سوپر فیاض بھی مسلمان ہے اس لئے وہ لازماً میرے سلام کا جواب دیتا مگر ظاہر ہے وہ گونگا ہو چکا ہے۔ اس لئے سلام کا جواب نہیں دے سکا"...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"نانسنس، تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں ہے کہ ایک آدمی اگر جواب دے دے تو وہ سب کی طرف سے ہوتا ہے۔ بہرحال سنو تمہاری اماں بی نے تمہیں بتا دیا ہوگا تم فیاض کے ساتھ نواب احمد خان کی حویلی جاؤ گے۔ وہاں تمہاری آمد کی اطلاع دے دی گئی ہے اور سنو تم نے وہاں جا کر اگر کوئی بکواس کی یا کوئی اوچھی حرکت کی تو فیاض مجھے رپورٹ دے گا اور میں تمہیں گولی بھی مار سکتا ہوں"۔ سرعبدالرحمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ تو اس معاملہ کو اس طرح ڈیل کر رہے ہیں جیسے انٹیلی جنس کا کوئی مشن درپیش ہو۔ سپرنٹنڈنٹ آپ کو رپورٹ دے گا اور آپ رپورٹ پر کارروائی کریں گے"...... عمران نے کہا تو سرعبدالرحمان بے اختیار مسکرا دیئے۔ شاید انہیں خود احساس ہو گیا تھا کہ وہ واقعی اسی انداز میں بات کر رہے ہیں۔

"کسی بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ اب جاؤ تم دونوں"۔ سرعبدالرحمان نے کہا تو سوپر فیاض ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے بیٹھا رہا۔

"ڈیڈی سوپر فیاض کو آپ ضروری سامان تو دے دیں۔ یہ تو خالی ہاتھ جا رہا ہے"...... عمران نے کہا تو سرعبدالرحمان کے ساتھ ساتھ فیاض بھی چونک پڑا۔

"سامان کیسا سامان"...... سرعبدالرحمان نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے اس نے رپورٹ دینی ہے اور یہ بتانا ہے کہ میں نے

وہاں بکواس کی ہے یا نہیں اور اگر کی ہے تو کتنے فیصد بکواس تھی اور کتنے فیصد غیر بکواس۔ بکواس کے کچھ نمونہ جات بھی سیلڈ کر کے یہ ساتھ لے آئے گا تاکہ اسے کسی لیبارٹری میں بھجوا کر معلوم کیا جاسکے کہ سوپر فیاض کا میٹر غلط بتا رہا ہے یا درست"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

" تم باز نہیں آؤ گے ۔ ٹھیک ہے اب مجھے ساتھ جانا پڑے گا"...... سر عبدالرحمان نے کہا۔

" اوہ، اوہ اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں وہاں بات ہی نہیں کروں گا۔ تاکہ معاملات درست رہیں آؤ سوپر فیاض"...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس نے اس طرح جلدی سے سلام کیا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا جیسے اسے خطرہ ہو کہ سر عبدالرحمان ابھی اسے پکڑ لیں گے ۔ تھوڑی دیر بعد عمران اماں بی کو سلام کر کے اور ان سے دعائیں لے کر پورچ میں پہنچا تو سوپر فیاض وہاں موجود تھا۔

" اب بتاؤ سرکاری گاڑی میں جانا پسند کرو گے یا میری اس غیر سرکاری کار میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تم ایک وعدہ کرو تو میں تمہیں اکیلا بھی وہاں بھیج سکتا ہوں"...... سوپر فیاض نے مسکراتے ہوئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب، کیسا وعدہ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ تم وہاں کوئی ایسی حرکت نہیں کرو گے ۔ جس سے نواب احمد خان اپنی بیٹی کی شادی تم سے کرنے سے انکار کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے ڈیڈی کو آصفہ بے حد پسند ہے اور وہ نواب احمد خان سے وعدہ بھی کر چکے ہیں کہ وہ آصفہ کو اپنی بہو بنائیں گے ۔ اگر تمہاری کسی حرکت کی وجہ سے نواب احمد خان کو تمہارے ڈیڈی کو انکار کرنا پڑا تو تمہارے ڈیڈی کو بے حد صدمہ ہوگا اور تمہارے ڈیڈی مجھے ساتھ اسی لئے بھیج رہے ہیں تاکہ میں تمہیں لیول میں رکھوں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم میرے بس سے باہر ہو"۔ سوپر فیاض نے کہا۔

" لیکن پھر تم رپورٹ کیسے دو گے اور نواب احمد خان نے بھی ڈیڈی کو بتا دینا ہے کہ تم ساتھ نہیں آئے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ ہاں، اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا۔ ٹھیک ہے چلو تمہاری کار میں چلتے ہیں۔ لیکن پہلے تمہیں یہاں سے میری رہائش گاہ پر جانا ہوگا تاکہ میں جیپ وہاں چھوڑ سکوں"...... سوپر فیاض نے کہا۔

" میں ڈرائیور سے کہہ دیتا ہوں وہ چھوڑ آئے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک ملازم کو ہدایات دیں اور پھر وہ اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سوپر فیاض سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران کار موڑ کر پھاٹک سے باہر لے آیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس سڑک پر پہنچ گیا جو دارالحکومت سے کورائی جاتی تھی۔ جہاں نواب احمد خان کی حویلی تھی۔

"جب ڈیڈی فیصلہ کر چکے ہیں تو پھر مجھے وہاں بھیجنے اور میرے ساتھ تمہیں بھجوانے کی وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ڈیڈی کو شک ہے کہ نواب احمد خان جان بوجھ کر مجھ پر کوئی الزام لگا کر رشتے سے انکار کر سکتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے تمہیں ساتھ بھیجا ہے تاکہ نواب احمد خان کوئی غلط بات نہ کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو نواب احمد خان صاحب ویسے بھی انکار کر سکتے تھے۔ وہ بیٹی کے باپ ہیں وہ انکار کرنے کا حق رکھتے ہیں"...... فیاض نے کہا۔

"وہ خاندانی آدمی ہیں۔ اس لئے براہ راست انکار نہ کر سکے ہوں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے بہرحال وہاں کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی۔ یہ سن لو ورنہ اس بار جو صورتحال ہے اس کے تحت واقعی تمہارے ڈیڈی تمہیں گولی مار دیں گے"...... سوپر فیاض نے کہا اور عمران نے صرف سرہلانے پر اکتفا کیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ کورائی پہنچ گئے۔ یہ مین روڈ سے ہٹ کر تقریباً ساٹھ میل اندر کی طرف ایک خاصا بڑا قصبہ تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ کورائی

قصبے کے ارد گرد زرعی اراضی نواب احمد خان کی جاگیر ہے۔ قصبے کے شمالی کونے میں ایک پرانے وقتوں کی بنی ہوئی خاصی پرانی حویلی تھی۔ اس کا جہازی سائز پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ سامنے ایک وسیع و عریض احاطہ تھا۔ جس کے ایک طرف برآمدہ تھا۔ جس کے پیچھے کمرے تھے۔ جبکہ حویلی کی دوسری طرف گیراج تھا۔ جس میں جیپیں اور کاریں موجود تھیں۔ سامنے دیوار کی سائیڈ میں ایک بڑا دروازہ تھا۔ عمران نے کار اس برآمدے کے سامنے روکی اور پھر وہ سوپر فیاض کے ساتھ ہی نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے برآمدے میں سے ایک آدمی جس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی تیزی سے باہر آگیا۔

"جی صاحب"...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب ہیں اور میں ان کی کار کا ادنیٰ سا ڈرائیور ہوں اور میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ آپ۔ اوہ آیئے آیئے صاحب۔ میں شرمندہ ہوں جناب۔ میرا خیال تھا کہ آپ کی آمد کی اطلاع مجھے پہلے ہی مل جائے گی کیونکہ میں نے دو آدمی قصبے کے آغاز پر کھڑے کئے ہوئے تھے۔ لیکن شاید وہ آپ کی کار نہیں پہچان سکے۔ میرا بھی اور ان کا بھی خیال تھا کہ آپ کسی بڑی گاڑی میں تشریف لائیں گے۔ ویسے میرا نام اعظم ہے جناب"...... اس آدمی نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ پھر وہ عمران اور سوپر فیاض کو ساتھ لے

کر سامنے دیوار کی سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے دوسری طرف ایک اور پورشن تھا۔ لیکن اس پورشن کو بڑے شاہانہ انداز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اعظم انہیں ایک انتہائی شاندار اور قیمتی فرنیچر سے سجے ہوئے ڈرائینگ روم نما کمرے میں لے آیا۔

"تشریف رکھیں۔ میں آپ کی آمد کی اطلاع نواب صاحب کو دیتا ہوں"...... اعظم نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں کہا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اسے کہتے ہیں قسمت"...... سوپر فیاض نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے، ارے اگر تم کہو تو نواب صاحب سے تمہاری سفارش کر دوں۔ لیکن سلمیٰ بھابی سے اجازت تمہیں لینی پڑے گی"...... عمران نے اس کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک اور ملازم اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ جس میں دو مشروب سے بھرے ہوئے گلاس رکھے ہوئے تھے اور گلاسوں کے گرد ملٹی کلر کے ٹشو پیپرز لپٹے ہوئے تھے۔ ملازم نے سلام کر کے ایک ایک گلاس دونوں کے سامنے رکھا اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا۔

"چلو کچھ تو دور جدید آیا۔ ورنہ میرا خیال تھا کہ اس حویلی میں جدید دور بیچارہ داخل ہی نہ ہو سکے گا"...... عمران نے گلاس اٹھاتے ہوئے

کہا۔

"کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے بھی گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"قدیم دور میں گلاسوں پر موتیوں کی جھالر والے سرپوش رکھے جاتے تھے۔ اب جدید دور میں یہ ملٹی کلر ٹشو لپیٹے جاتے ہیں"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سوپر فیاض بے اختیار ہنس پڑا۔ مشروب بے حد خوش ذائقہ اور نفیس تھا۔ اس لئے عمران کو وہ خاصا پسند آیا تھا۔ عمران اور سوپر فیاض نے جیسے ہی گلاس خالی کئے وہی ملازم اندر داخل ہوا جس نے مشروب پیش کئے تھے اس کے ہاتھ میں خالی ٹرے موجود تھی۔ اس نے سلام کیا اور پھر خالی گلاس ٹرے میں رکھ کر وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ شاید وہ گلاس خالی ہونے کے انتظار میں دروازے کے باہر کھڑا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ڈرائینگ روم کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ اس کے اخروٹی کلر کے بال اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے۔ چہرے پر میک اپ کے ہلکے ٹچز تھے۔ وہ خاصی خوبصورت لڑکی تھی۔ عمران اور سوپر فیاض دونوں اس کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"میرا نام آصفہ ہے۔ ڈیڈی کو اچانک ایک فوتگی میں جانا پڑا ہے۔ بہرحال وہ جلدی واپس آ جائیں گے۔ آپ تشریف رکھیں"۔ لڑکی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے دوست ہیں سوپر فیاض۔

ویسے یہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ جبکہ شکل سے
کسی جیل کے داروغہ لگتے ہیں۔ لیکن آپ ان کی شکل پر نہ جائیں۔
ویسے یہ بڑے نفیس دل کے مالک ہیں"...... عمران نے جوابی
تعارف کراتے ہوئے کہا تو آصفہ بے اختیار مسکرا دی۔ جبکہ سوپر
فیاض نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تشریف رکھیں"...... آصفہ نے کہا اور خود بھی سامنے صوفے پر
بیٹھ گئی۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اور سوپر فیاض دونوں
دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئے۔

"آپ نے اپنا تعارف ادھورا کرایا ہے ورنہ مجھے معلوم ہے کہ آپ
کا تعارف بے حد طویل ہے"...... آصفہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اس کے لہجے سے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ خاصی شرارت پسند لڑکی
ہے۔

"وہ دراصل مسئلہ یہ ہے کہ ڈیڈی نے مجھے سختی سے حکم دیا ہے کہ
میں اچھا مہمان بن کر دکھاؤں اور اچھے مہمان کی پہلی صفت یہ ہوتی
ہے کہ میزبان کو شرمندہ نہ ہونے دیا جائے"...... عمران نے جواب
دیا تو آصفہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ جبکہ سوپر فیاض حیرت
بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔ شاید اس کی سمجھ میں عمران کی
بات نہ آئی تھی۔

"آپ بے فکر ہو کر تعارف کرا سکتے ہیں۔ میں نے بھی آکسفورڈ

یونیورسٹی سے ماسٹر ڈگری لی ہوئی ہے"...... آصفہ نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا تو عمران کو اس کی ذہانت کا دل ہی دل میں اعتراف
کرنا پڑا۔

"پھر تو یقیناً آپ کو معلوم ہوگا کہ ماسٹر بچے کو کہا جاتا ہے۔ ماسٹر
ملو اور ماسٹر ٹلو"...... عمران بھلا کہاں ہار ماننے والوں میں سے تھا۔
اس لئے اس نے آصفہ کی ماسٹر ڈگری کو دوسرا رنگ دے دیا تھا کہ اس
نے بچہ ڈگری لے رکھی ہے اور آصفہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"اور آپ کو بھی یقیناً یہ معلوم ہوگا کہ سڑکوں پر بیٹھے ہوئے زنبور
سے دانت نکالنے والے بھی اپنے آپ کو ڈاکٹر ہی کہتے ہیں"...... آصفہ
نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران
اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ بیرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر
لیکن بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ چوڑا تھا اور چہرے
سے ہی محسوس ہوتا تھا کہ وہ کوئی جاگیردار ہے۔ اس کی بڑی بڑی
مونچھیں بھی تھیں اور عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ نواب احمد
خان ہیں۔ ویسے وہ پہلے بھی ایک دو بار ان سے مل چکا ہے۔ نواب
احمد خان سنجیدہ طبیعت اور بڑے رکھ رکھاؤ والے آدمی تھے۔

"میں معذرت خواہ ہوں عمران بیٹے کہ میں تمہارا خود استقبال
نہیں کر سکا۔ کیونکہ مجھے اچانک ڈاکٹر عباس کی فوتیدگی پر جانا پڑ گیا
تھا"...... نواب احمد خان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ آصفہ
کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئے۔

"آصفہ صاحبہ نے بھی بتایا تھا۔ بہرحال اب تو وہ پورے تعارف پر مزید اصرار نہیں کریں گی کیونکہ بے چارہ ڈاکٹر تو فوت بھی ہو چکا ہے"........ عمران نے بھی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں نواب احمد کے آنے پر اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ نواب احمد خان عمران کی بات سن کر چونک پڑے جبکہ آصفہ مسکرا دی تھی۔

"کیا مطلب، یہ تم نے کیا کہا ہے اور یہ صاحب کون ہیں تم نے ان کا تعارف نہیں کرایا"........ نواب صاحب نے کہا اور پھر عمران کے بولنے سے پہلے آصفہ نے سوپر فیاض کا تعارف بھی کرا دیا اور ساتھ ہی وہ باتیں بھی بتا دیں جو اس کے اور عمران کے درمیان ہوئی تھی اور ساتھ ہی وضاحت بھی کر دی تو نواب صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اوہ اچھا یہ بات تھی۔ ویسے ڈاکٹر عباس کی اچانک موت نے ہمیں بے حد رنجیدہ کیا ہے۔ اس لئے مجھے اجازت دیں اور آپ باتیں کریں۔ انشاء اللہ کھانے پر ملاقات ہوگی۔ نواب احمد خان نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ان کے اٹھنے پر عمران، فیاض اور آصفہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور نواب احمد خان مڑ کر دروازے سے باہر چلے گئے۔

"یہ ڈاکٹر عباس صاحب کیا آپ کے عزیزوں میں سے تھے"۔ عمران نے آصفہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ویسے انکل عباس بے حد قابل زرعی سائنسدان تھے۔ وہ طویل عرصے تک ایکریمیا کی کسی زرعی لیبارٹری میں ریسرچ کرتے

رہے اور پھر ریٹائرڈ ہونے پر واپس آ گئے۔ یہاں ان کی آبائی اراضی اور رہائش گاہ تھی۔ اس لئے وہ یہاں آ گئے۔ انہوں نے اپنی رہائش گاہ میں ہی ایک پورشن میں اپنی زرعی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی"........ آصفہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا وہ زرعی بم بنا رہے تھے"........ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو آصفہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ایسا ہی سمجھ لیں۔ لیکن یہ بم چوہے مارنے والا بم تھا"۔ آصفہ نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"چوہے مارنے والی گولیاں تو سنی تھیں۔ یہ چوہے مارنے والا بم کہاں سے آ گیا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ آصفہ اب اسے گھسنے پر اتر آئی ہے۔

"میں نے بھی یہی سوال انکل عباس سے کیا تھا اور انہوں نے مجھے جو تفصیل بتائی تھی۔ اس نے مجھے واقعی حیران کر دیا تھا۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے آکسفورڈ سے بزنس ایڈمنسٹریشن میں ڈگری لی تھی۔ لہذا مجھے زراعت کی باریکیوں کے بارے میں علم نہ تھا"........ آصفہ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب، کیسی باریکیاں"........ عمران نے اس کی سنجیدگی کو محسوس کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ بور نہ ہوں تو تفصیل بتا دوں"........ آصفہ نے کہا۔

"بور تو سوپر فیاض ہو رہا ہے۔ بے چارہ شہ بالا بننے کے چکر میں پھنس گیا ہے"...... عمران نے کہا تو آصفہ اس بار پھیکی سی ہنسی ہنس پڑی۔

"عمران صاحب آپ اور فیاض صاحب بھی سن لیں۔ میں آپ کو کسی دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتی۔ میں نے انگلینڈ میں اپنے ایک پاکیشیائی کلاس فیلو رضا ہمدانی سے شادی کر لی تھی اور ڈیڈی کو بھی اس کا علم ہے۔ لیکن دو سال بعد رضا ہمدانی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ اس ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے۔ جس کے بعد میں واپس آ گئی۔ اس لئے میں بیوہ ہوں اور پھر بھی ڈیڈی کی ضد ہے کہ وہ میری دوبارہ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ میں خود ابھی اپنے آپ کو اس کے لئے تیار نہیں کر سکی"...... آصفہ نے کہا۔

"مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ نے کھل کر بات کر دی ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ سوپر فیاض جب ڈیڈی کو رپورٹ دیں گے تو پھر آپ کی خواہش کا احترام کیا جائے گا"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا جس نے اس بار بھی اسے بال بال بچا لیا تھا۔ ورنہ اس بار شاید وہ بچ نہ سکتا۔ اسے معلوم تھا کہ فیاض کی رپورٹ ملنے پر ڈیڈی خود ہی خاموش ہو جائیں گے۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب۔ آپ نے میرے ذہن سے بوجھ ہٹا دیا ہے۔ لیکن آپ پلیز ڈیڈی سے اس بارے میں بات نہ

کریں اور پلیز انکل عبدالرحمان سے بھی میری طرف سے گزارش کر دیں کہ وہ ڈیڈی سے یہ بات نہ کریں۔ کیونکہ ڈیڈی نے مجھے خصوصی طور پر منع کیا تھا لیکن میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کو یا کسی کو بھی دھوکے میں رکھا جائے"...... آصفہ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں آپ پر کوئی بات نہیں آئے گی"...... عمران نے کہا تو آصفہ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"آپ چوہے مار بم کے بارے میں بتا رہی تھیں"...... عمران نے اس کا خیال بدلنے کے لئے کہا تو آصفہ چونک پڑی۔

"ہاں انکل عباس نے مجھے بتایا تھا کہ زرعی فصلوں کو سب سے زیادہ نقصان زرعی اراضی میں رہنے والے چوہے پہنچاتے ہیں۔ جنہیں ایگری ریٹس کہا جاتا ہے۔ گھریلو چوہوں کو تو چوہے مار گولیاں کھلا کر یا ویسے ہی پکڑ کر ہلاک کیا جا سکتا ہے لیکن ایگری ریٹس زمین کے اندر کافی گہرائی میں بل بنا کر رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں آسانی سے ہلاک نہیں کیا جا سکتا اور پھر ان کی افزائش نسل بھی خاصی تیزی سے ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ایگری ریٹس فصل پر حملہ کر کے اس کی جڑوں کو کھا جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے فصل بے حد کم ہوتی ہے اور موجودہ دور میں چونکہ آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے اس لئے خوراک اس وقت دنیا کا نمبر ایک مسئلہ بن چکی ہے اور زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ایگری ریٹس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ ایکریمیا کی ریاست میں ایک ایسا پودا پایا جاتا ہے جسے گلیری سیڈیا کہا جاتا ہے۔ اس

پودے سے جو بو نکلتی ہے وہ چوہوں کو دور بھگاتی ہے۔اس لئے وہاں کے کاشتکار کھیتوں کے کناروں پر اس پودے کو باقاعدہ کاشت کرتے ہیں۔لیکن یہ بو بے حد ہلکی ہوتی ہے۔اس لئے چوہے دور سے سرنگ لگا کر فصل میں پہنچ کر اسے نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔بہرحال اس پودے سے کسی حد تک بچت ہو جاتی ہے اور انکل ڈاکٹر عباس نے اس پودے گلیری سیڈیا پر مزید ریسرچ کی تو انہیں حیرت انگیز کامیابیاں ملیں اور پھر وہ یہاں پاکیشیا آ گئے تا کہ اس پر مزید ریسرچ کر کے اسے حکومت کے حوالے کریں۔انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے اس نسل کے مختلف پودوں کو کراس کر کے گلیری سیڈیا کے ایسے پودے پیدا کر لئے ہیں جن کی بو بہت دور دور تک کام کرتی ہے۔حتیٰ کہ زمین کی اندرونی تہہ تک بھی پہنچ جاتی ہے اور اس بو سے چوہے صرف دور ہی نہیں بھاگتے بلکہ ہلاک بھی ہو جاتے ہیں۔جبکہ یہ بو نہ ہی انسانوں کو محسوس ہوتی ہے اور نہ جانوروں کو۔اس کے ساتھ ساتھ وہ اس معاملہ میں بھی کامیاب ہو گئے کہ گلیری سیڈیا زمین سے خوراک اور پانی حاصل کرنے کی بجائے اپنی خوراک ہوا سے حاصل کرے۔اس طرح وہ فصل کو ملنے والی خوراک میں بھی حصہ دار نہیں بنتے اور فصل کو پوری خوراک ملتی رہتی ہے۔چوہے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔اس طرح پیداوار اس پودے کی وجہ سے حیرت انگیز طور پر بے حد بڑھ جاتی ہے۔پھر یہ بھی کہ اگر اس کے پتوں کو دودھ دینے والے جانوروں کی خوراک میں شامل کر دیا جائے تو دودھ

کی پیداوار بے حد بڑھ جاتی ہے۔اسی طرح گلیری سیڈیا کے پتوں کو مرغیوں کی خوراک میں شامل کر دیا جائے تو مرغیوں میں انڈے دینے کی صلاحیت حیرت انگیز طور پر بڑھ جاتی ہے۔ڈاکٹر عباس اس پر بے حد خوش تھے کہ ان کی یہ ریسرچ پاکیشیا میں زرعی پیداوار کے ساتھ ساتھ ڈیری اور پولٹری کے شعبے میں انقلاب برپا کر دے گی۔لیکن اب وہ بے چارے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں"...... آصفہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا وہ بیمار تھے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں، اچھے بھلے تھے۔ڈیڈی سے ان کی خاصی گہری دوستی تھی۔رات بھی وہ ڈیڈی کے ساتھ یہاں دیر تک شطرنج کھیلتے رہے لیکن صبح اطلاع ملی کہ رات کو انہیں اور ان کے دو ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... آصفہ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سوپر فیاض بھی چونک پڑا۔

"ہلاک کر دیا گیا ہے۔کیا مطلب کس نے کیا ہے اور کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"اطلاع لانے والے ملازم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق صبح ان کی رہائش گاہ پر دودھ دینے والا آیا تو اس نے ملازموں کی لاشیں دیکھیں۔پھر سب لوگ اکٹھے ہو گئے تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عباس کی لاش بھی ان کے کمرے میں موجود ہے اور ان کی لیبارٹری میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی ہے۔وہ اکیلے رہتے تھے صرف دو ملازموں کے ساتھ۔ان کی

بیوی پہلے ہی فوت ہو چکی تھی اور اولاد تھی ہی نہیں۔ مجھے بس اتنا ہی معلوم ہے کیونکہ آپ کی آمد کی وجہ سے میں وہاں نہیں جا سکی، ڈیڈی گئے تھے۔ باقی تفصیل انہیں معلوم ہوگی"...... آصفہ نے جواب دیا۔

"ان کی ریسرچ کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"ان کی عادت تھی کہ وہ اپنی ریسرچ اور اس کے نوٹس وہیں لیبارٹری میں موجود اپنے کمپیوٹر میں فیڈ کر کے اس کا مائیکرو سی ڈی تیار کر لیتے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے ایک مائیکرو سی ڈی میں پورا فارمولا اور ریسرچ منتقل کر دی ہے اور وہ اس فارمولے کو بین الاقوامی سطح پر پہلے باقاعدہ رجسٹرڈ کرائیں گے اور پھر یہ فارمولا حکومت پاکیشیا کے حوالے کر دیں گے۔ تاکہ اس فارمولے کے مطابق گلیری سیڈیا کی کاشت پورے ملک میں کرائی جائے"۔ آصفہ نے جواب دیا۔

"انہوں نے جو خصوصی پودے تیار کئے ہوں گے وہ تو موجود ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہ انہیں کراسنگ کر کے تیار کر کے پھر اس پر ریسرچ کر کے انہیں ضائع کر دیتے تھے اور ریسرچ کے نوٹس کمپیوٹر میں فیڈ کر دیتے تھے"...... آصفہ نے جواب دیا۔

"کیا میں ان کی لیبارٹری دیکھ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ یہ آپ کا موضوع تو نہیں

ہے"...... آصفہ نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے مجھے اس معاملے میں بے حد دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں میں والد صاحب سے اجازت لے کر آتی ہوں۔ پھر ہم اکٹھے ہی ان کی رہائش گاہ پر جائیں گے"...... آصفہ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرے کے بند دروازے پر دستک ہوئی تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے لاگوریا سیکرٹ سروس کے چیف کرنل یون نے چونک کر سر اٹھایا اور میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے میکانکی انداز میں دروازہ کھلا اور جارج اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ اس نے کرنل یون کو سلام کیا۔

"آؤ جارج بیٹھو"....... کرنل یون نے کہا تو جارج میز کے دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس آپ نے اپنے پہلے احکامات میں تبدیلی کر دی تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"....... جارج نے کہا۔

"ہاں، لیکن پہلے تم بتاؤ کہ وہاں پاکیشیا میں کیا ہوا"....... کرنل یون نے کہا۔

"میں نے آپ کو تحریری رپورٹ دی تو ہے باس"....... جارج

نے چونک کر کہا۔

"وہ میں نے پڑھ لی ہے۔ لیکن میں تفصیل سننا چاہتا ہوں"۔ کرنل یون نے کہا۔

"آپ نے فون پر چونکہ مجھے یہ حکم دیا تھا کہ ڈاکٹر عباس کو ہلاک کرنے کی بجائے اغوا کر کے یہاں لاگوریا لے آنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی دیا تھا کہ وہاں سب کو یہی معلوم ہو کہ ڈاکٹر عباس ہلاک ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نے بھی اپنے پلان میں تبدیلی کر دی۔ میں ایک بار خود اکیلا جا کر ڈاکٹر عباس سے ملا اور میں نے وہاں کے حالات کا جائزہ بھی لیا اور ڈاکٹر عباس کو بھی اچھی طرح دیکھ لیا۔ اس کے بعد آپ نے جس گروپ کی ٹپ دی تھی اس کے سربراہ رافٹ سے میں نے ملاقات کی اور اسے ڈاکٹر عباس کے قد و قامت اور جسامت کا ایک آدمی فراہم کرنے کے لئے کہا۔ اس نے تین آدمی میرے پاس بھجوا دیئے۔ ان میں سے ایک بالکل ڈاکٹر عباس کی عمر، قد و قامت اور جسامت کا تھا۔ اس کا نام ہارڈی تھا۔ میں نے اسے روک لیا اور باقیوں کو واپس بھیج دیا۔ اس کے بعد میں نے ہارڈی پر ڈاکٹر عباس کا سپیشل میک اپ کیا۔ ایسا میک اپ جو کسی میک اپ واشر سے واش نہ ہو سکے۔ اس کے بعد رافٹ اور اس کے آدمیوں کو ہارڈی کے ساتھ لے کر ہم ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ وہ عام سا قصبہ تھا اور ہم وہاں آدھی رات کے وقت گئے تھے۔ اس لئے کسی نے ہمیں نہیں دیکھا۔ اس کے باوجود ہم نے احتیاطاً کاریں قصبے کے باہر ہی

روک دی تھیں اور پیدل چلتے ہوئے وہاں پہنچے تھے۔ اس لئے ہمیں کسی نے چیک نہ کیا۔ ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر ہم نے پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر اندر جا کر میں نے ڈاکٹر عباس کی لیبارٹری کو اطمینان سے چیک کیا۔ کمپیوٹر کی میموری بھی چیک کی۔ جس سے مجھے معلوم ہوا کہ وہاں سے گلیری سیڈیا کا فارمولا اور اس کے نوٹس حاصل کر لئے گئے ہیں اور یہ کام فلاپی کے ذریعے ہوا ہے۔ میں نے وہاں کی تلاشی لی تو ایک خفیہ سیف میں موجود مائیکرو فلاپی مجھے مل گئی۔ میں نے اسے کمپیوٹر کے ذریعے چیک کیا۔ وہ واقعی فارمولے کی فلاپی تھی۔ گو مجھے اس کی تفصیل کا تو علم نہ تھا لیکن بہرحال چونکہ آپ نے پہلے ہی مجھے اس کی تفصیل بتا دی تھی۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ واقعی فارمولا کی فلاپی ہے۔ اس کے باوجود میں نے اصل ڈاکٹر عباس کو ہوش میں لا کر اس پر تشدد کر کے اس سے فارمولے کے بارے میں پوچھا تو اس نے بھی اسی فلاپی کے بارے میں بتایا۔ جس کے بعد اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس کمپیوٹر کو اور لیبارٹری کو تباہ کر دیا گیا اور ڈاکٹر عباس کے دو ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ پھر اس ہارڈی کو بھی میں نے گولی مار دی اور اس کی لاش ڈاکٹر عباس کے بیڈروم میں ڈال کر ہم اصل ڈاکٹر عباس کو اٹھا کر رہائش گاہ سے باہر آ گئے۔ پھر بغیر کسی سے ٹکرائے ہم قصبے سے باہر موجود اپنی کاروں تک پہنچ گئے اور پھر بخیریت دارالحکومت پہنچ گئے۔

وہاں ڈاکٹر عباس کو بحری راستے سے نکالنے کے تمام انتظامات رافٹ نے پہلے ہی کرا رکھے تھے۔ اس لئے میں ڈاکٹر عباس کے ساتھ ساحل سمندر پر پہنچا اور پھر وہاں سے ہم بغیر کسی مزاحمت کے کافرستان پہنچ گئے۔ کافرستان سے ہم چارٹرڈ طیارے سے ہمسایہ ملک پالینڈ پہنچے اور پالینڈ سے بائی روڈ ہم یہاں آ گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر عباس اور اس فارمولے کو آپ کے آدمیوں کے حوالے کر دیا گیا"...... جارج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم وہاں کوئی ایسا کلیو چھوڑ کر نہیں آئے۔ جس سے وہاں کی سرکاری ایجنسیوں کو تمہارے بارے میں علم ہو جائے"...... کرنل یون نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس باس اور مجھے یقین ہے کہ ہارڈی کے چہرے پر موجود میک اپ بھی چیک نہ ہو سکے گا اور اسے ڈاکٹر عباس سمجھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ اس طرح ڈاکٹر عباس کی گمشدگی کا مسئلہ بھی سامنے نہ آئے گا"...... جارج نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہوا ہے۔ میں نے پاکیشیا سے معلوم کرایا ہے کہ ڈاکٹر عباس کو دفن کر دیا گیا ہے۔ اور پولیس نے ڈکیتی کا کیس سمجھ کر کیس رجسٹر کیا ہے۔ البتہ ایک اطلاع سے مجھے تشویش ہوئی تھی جس کے لئے میں نے تمہیں کال کر کے تفصیل پوچھی ہے"۔ کرنل یون نے کہا۔

"وہ کیا باس"...... جارج نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا علی عمران وہاں کے رئیس احمد خان کی لڑکی آصفہ کے ساتھ ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر پہنچا تھا۔ اس کے ساتھ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی تھا۔ لیکن وہ وہاں کچھ دیر ٹھہر کر واپس چلے گئے۔ اس اطلاع پر میں چونک پڑا تھا۔ لیکن پولیس اور سپرنٹنڈنٹ فیاض سے جو واقعات معلوم ہوئے ہیں اس سے جو صورتحال سامنے آئی ہے اس نے مجھے مطمئن کر دیا تھا۔ اس فیاض نے بتایا ہے کہ اس رئیس احمد خان کی لڑکی آصفہ کی اس عمران سے شادی کے سلسلے میں وہ وہاں گئے تھے۔ اس عمران کے والد سنٹرل انٹیلی جنس میں ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ انہوں نے فیاض اور عمران کو اکٹھے وہاں بھیجا تھا تاکہ رئیس احمد خان اور اس کی لڑکی اس عمران سے مل لے۔ وہاں ڈاکٹر عباس کی ہلاکت کے بارے میں انہیں علم ہوا تو وہ آصفہ کے ساتھ ویسے ہی وہاں چلے گئے اور پھر کچھ دیر بعد واپس رئیس احمد خان کی حویلی گئے اور وہاں سے دوپہر کا کھانا کھا کر واپس دارالحکومت چلے گئے"...... کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس عمران کو بھی میک اپ کا شک نہیں پڑا۔ ورنہ میں تو یہ سن کر پریشان ہو گیا تھا کیونکہ میں نے سنا ہوا ہے کہ عمران بھی میک اپ کا بہت ماہر آدمی ہے"...... جارج نے کہا۔

"ہاں، لیکن تمہاری مہارت بھی اس فن میں کسی سے کم نہیں

ہے۔ اس لئے اسے شک نہیں پڑا ہو گا"...... کرنل یون نے جواب دیا۔

"لیکن باس پہلے تو آپ نے احکامات دیئے تھے کہ صرف فارمولا حاصل کرنا ہے اور ڈاکٹر عباس کو ہلاک کر دینا ہے۔ پھر آپ نے اچانک پلان تبدیل کر دیا اور مجھے آپ نے باقاعدہ فون کر کے وہاں پاکیشیا میں اطلاع دی تھی۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی"۔ جارج نے کہا۔

"ہاں پہلے یہ فارمولا ہم کافرستان کے لئے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اس کا علم کسی طرح حکومت ایکریمیا کو ہو گیا۔ حکومت ایکریمیا کے لئے بھی ایگری ریٹس بہت بڑا مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ہماری حکومت پر دباؤ ڈالا کہ یہ فارمولا کافرستان کی بجائے انہیں دیا جائے۔ وہ اس کی کاپی خود کافرستان کو بھجوا دیں گے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ اس زرعی سائنسدان کو بھی اغوا کر کے ان کے پاس پہنچایا جائے تاکہ اگر فارمولے میں کوئی گڑبڑ ہو تو وہ اس سے ٹھیک کرائی جا سکے۔ اعلیٰ حکام نے مجھے بریف کیا تو میں نے تمہیں کال کر دی"...... کرنل یون نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب وہ سائنسدان اور فارمولا ایکریمیا پہنچ چکا ہے"...... جارج نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جو لوگ انہیں ایکریمیا پہنچانے گئے تھے۔ انہوں نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ اس سائنسدان اور فارمولے کو ایکریمی حکام

نے ریاست یانا بھجوا دیا ہے ۔ یانا کے ایئرپورٹ پر انہیں ہمارے آدمیوں سے حکام نے اپنی تحویل میں لیا اور پھر ہمارے آدمیوں کو واپس بھجوادیا"...... کرنل یون نے جواب دیا۔

"یانا تو ایک چھوٹی سی اور غیر اہم ریاست ہے باس ۔ وہاں انہیں کیوں پہنچایا گیا ہے"...... جارج نے کہا۔

"میں بھی تمہاری طرح اس ریاست کا سن کر حیران ہوا تھا۔ اس لئے اپنے تجسس کی وجہ سے میں نے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یانا ریاست میں ایکریمیا کا زرعی ریسرچ سنٹر اور ورکشاپس ہیں اور پوری ریاست میں زراعت کے سلسلے میں ہی کام ہوتا ہے اور یہ سارا کام حکومت ایکریمیا کی زیر نگرانی ہوتا ہے ۔ اس لئے اس چھوٹی سی ریاست میں عام سیاح تو کیا عام ایکریمین بھی نہیں جاتے ۔ البتہ اس کا دارالحکومت یانا خاصا آباد ہے ۔ وہاں تک کاروباری افراد اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں ایکریمیا نے زراعت کے سلسلے میں بڑے بڑے ادارے بنائے ہوئے ہیں اور وہاں ملٹی نیشنل کمپنیوں کے بھی آفس ہیں ۔ جو زراعت یا اس سے متعلقہ اشیاء کا بزنس پوری دنیا میں کرتے ہیں"...... کرنل یون نے جواب دیا۔

"یہ گلیری سیڈیا بھی ایکریمین پودا ہے ۔ اس لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ اس پر کام بھی وہیں ہو"...... جارج نے کہا تو کرنل یون نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل یون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل یون نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"سر چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل یون چونک پڑا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل یون بول رہا ہوں سر"...... کرنل یون نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل یون میرے پاس رپورٹ پہنچی ہے کہ آپ کی سروس نے پاکیشیا میں کوئی اہم مشن مکمل کیا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل یون نے جواب دیا۔

"اس مشن کے بارے میں آپ کو کس نے حکم دیا تھا" ۔ چیف سیکرٹری نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"سنٹرل کونسل کے چیف جناب رونالڈ نے"...... کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مجھے اس کے بارے میں رپورٹ کیوں نہیں دی ۔ جبکہ آپ کی سروس میرے ماتحت ہے"...... چیف سیکرٹری کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"آپ بیرون ملک تھے جناب اور جناب رونالڈ نے مجھے کہا تھا کہ اعلیٰ حکام جس میں پرائم منسٹر اور پریذیڈنٹ صاحب بھی شامل ہیں

نے ایک خصوصی میٹنگ میں اس کی منظوری دی ہے"...... کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اس مشن کے بارے میں اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھنک بھی پڑ گئی تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ آپ جانتے ہیں اس سروس کی کارکردگی۔ جبکہ یہ مشن لاگوریا کے مفاد میں بھی نہیں تھا۔ ایکریمیا اور کافرستان کے مفاد میں تھا"...... چیف سیکرٹری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہی نہیں ہو سکا اور نہ ہو سکے گا۔ میرے سپر ایجنٹ نے یہ مشن اس انداز میں مکمل کر لیا ہے کہ اپنے پیچھے کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں چھوڑا"...... کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جبکہ مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ اس کا سراغ لگا لیں گے۔ میں ان کی کارکردگی کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں ایکریمیا میں طویل عرصے تک سفیر رہا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ سروس کس انداز میں کام کرتی ہے۔ ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی کا چیف میرا گہرا دوست تھا اور وہ مجھے اس سروس کے بارے میں بتاتا رہتا تھا۔ اب اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ وہ ہمارے سروں پر قیامت توڑ دیں گے۔ ہمیں کیا ضرورت تھی اس چکر میں الجھنے کی۔ حکومت کافرستان جانتی یا حکومت ایکریمیا۔ چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر آپ قطعی بے فکر رہیں ایسا نہیں ہو گا"...... کرنل یون نے جواب دیا۔

"بہرحال اب میرا حکم سن لیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئے تو آپ نے اس کا مقابلہ کرنے کی بجائے اس تک یہ پیغام پہنچا دینا ہے کہ یہ کام حکومت ایکریمیا کی ایما پر کیا گیا ہے تاکہ ان کا رخ ایکریمیا کی طرف ہو جائے"...... چیف سیکرٹری نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کرنل یون نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل یون نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا باس آپ پریشان ہو گئے ہیں"...... جارج نے کہا تو کرنل یون نے اسے چیف سیکرٹری کی باتیں بتا دیں۔

"یہ آفسز میں بیٹھنے والے افسران ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے باس۔ اول تو انہیں اس کا علم تک نہیں ہو گا اور اگر ہو بھی گیا تو پھر ہم ان سے نمٹنا بھی جانتے ہیں"...... جارج نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں دیکھو۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... کرنل یون نے کہا تو جارج اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے اجازت ہے باس"...... جارج نے کہا۔

"ہاں"...... کرنل یون نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو

جارج سلام کر کے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" بات تو چیف سیکرٹری صاحب کی درست ہے کہ ہم خواہ مخواہ کیوں اس بکھیڑے میں پڑ گئے"...... کرنل یون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں سے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل منہ سے لگا لی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ جبکہ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر بڑے میکانکی انداز میں کہا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اخبار کو میز پر رکھ دیا۔

" کوئی خاص بات"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس آپ نے مجھے کورائی قصبے میں ڈاکٹر عباس کی ہلاکت اور ڈکیتی کے بارے میں انکوائری کا حکم دیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں کیا ہوا۔ کیا ڈاکوؤں کے بارے میں علم ہو گیا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ ڈاکوؤں کے بارے میں تو ابھی علم نہیں ہو سکا۔ البتہ یہ علم ہوا ہے کہ جس رات ڈکیتی ہوئی ہے اس رات چار سیاہ پوش پیدل چلتے ہوئے کورائی قصبے سے باہر جاتے دیکھے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک کے کاندھے پر کوئی لاش یا بے ہوش آدمی لدا ہوا تھا۔ جس پر میں نے مزید انکوائری کی تو یہ بھی پتہ چلا ہے کہ دو سیاہ رنگ کی کاریں قصبے سے باہر رکی رہیں اور ان میں سے پانچ افراد اتر کر جو سب سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے قصبے میں چلے گئے اور پھر واپسی میں چار افراد آئے۔ پانچواں ان میں سے ایک کے کاندھے پر لدا ہوا تھا اور پھر وہ کاروں میں سوار ہو کر چلے گئے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ"...... عمران نے کہا۔

"جہاں کاریں کھڑی رہی ہیں وہاں سے قریب ہی کھیتوں کے اندر ایک جھونپڑی میں ایک آدمی موجود تھا اور دوسرا آدمی قصبے میں رہنے والا ایک آدمی ہے۔ وہ رات کو اپنے مکان کی چھت پر موجود تھا۔ لیکن اسے نیند نہ آ رہی تھی۔ اس لئے وہ چھت پر ٹہل رہا تھا کہ اس نے انہیں دیکھ لیا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کا پانچواں ساتھی کیا زخمی ہو گیا تھا۔ لیکن وہاں رہائش گاہ پر تو ایسے کوئی آثار دکھائی نہیں دیئے۔ پولیس نے کیا معلوم کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پولیس کو تو سرے سے کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیسے اس کیس کو آگے بڑھاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"باس دارالحکومت سے کورائی جاتے ہوئے جہاں سے مین روڈ سے سائیڈ روڈ نکلتی ہے وہاں ایک چھوٹی سی عمارت بنی ہوئی ہے۔ پہلے یہاں چونگی ہوا کرتی تھی۔ لیکن پھر چونگی کا نظام ختم کر دیا گیا تو اس عمارت میں کورائی کے ہی ایک آدمی نے چائے کا چھوٹا سا ہوٹل بنا رکھا ہے۔ وہ رات کو بھی وہیں رہتا ہے۔ میں نے اس سے بھی بات کی ہے۔ تو اس نے مجھے ایک ایسا کلیو بتایا ہے جس پر مزید کام ہو سکتا ہے۔ جب یہ دونوں کاریں واپس دارالحکومت جا رہی تھیں تو یہ آدمی اس عمارت کے برآمدے میں موجود چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ کاریں اس کے سامنے مین روڈ پر پہنچ کر دارالحکومت کی طرف مڑیں تو ان میں سے ایک کار کی عقبی بتیوں میں ایک ٹوٹی ہوئی تھی۔ البتہ اس میں بلب موجود تھے۔ جب کار موڑنے کے لئے بریک لگائی گئی تو بلب روشن ہو گیا اور چونکہ اس کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا اس لئے اس بلب کی تیز روشنی میں اس آدمی نے عقبی بمپر پر موجود ایک سٹکر دیکھ لیا تھا۔ یہ سٹکر اڑتی ہوئی پری کا تھا۔ اس آدمی نے جب مجھے اس بارے میں بتایا تو میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ سٹکر دارالحکومت کے ایک مشہور جرائم پیشہ گروہ رافٹ کا نشان ہے۔ اس کا انچارج ریڈ لائن کلب کا مالک اور

جنرل مینجر رافٹ ہے ۔ وہ اس اڑتی ہوئی پری کا سٹکر اپنے گروہ کی مخصوص نشانی کے طور پر استعمال کرتا ہے ۔اس سٹکر کے بارے میں جب مجھے معلوم ہوا تو میں وہاں سے ریڈ لائن کلب گیا اور وہاں وہ کار بھی مجھے نظر آئی ہے ۔اس کی عقبی بتی ابھی تک ٹوٹی ہوئی ہے ۔جس پر میں نے وہاں انکوائری کرائی ۔ لیکن فی الحال تو کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ میں کوشش کر رہا ہوں کہ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کر سکوں "....... ٹائیگر نے کہا۔

" یہ رافٹ کس ٹائپ کے کاموں میں ملوث رہتا ہے " ۔ عمران نے کہا۔

" باس اگر رافٹ یا اس کا گروپ اس واردات میں ملوث ہے تو پھر یہ کوئی بڑا کام ہو گا۔ کیونکہ رافٹ عام کام میں ہاتھ نہیں ڈالتا " ۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" مجھے یہ تو معلوم ہے کہ وہ زرعی سائنسدان کسی خاص پودے کے بارے میں ریسرچ کر رہا تھا اور اس نے اپنی ریسرچ کے نوٹس کمپیوٹر میں فیڈ کئے تھے ۔ لیکن اس کمپیوٹر کو بھی فائرنگ کر کے تباہ کر دیا گیا ہے اور اگر اس میں رافٹ ملوث ہے تب بھی پودے کی ریسرچ کے سلسلے میں اتنا بڑا اقدام تو نہیں اٹھا سکتا۔ تم ایسا کرو کہ اس رافٹ کو اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤ۔ اگر کچھ ہو گا تو معلوم ہو جائے " ۔ عمران نے کہا۔

"یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم اکیلے یہ کام کر لو گے یا میں جوانا کو وہاں بھیجوں "........ عمران نے کہا۔

" رافٹ میرا دوست ہے باس ۔اس لئے میں اس کے سپیشل آفس اور خفیہ راستوں سے واقف ہوں اور اسے آسانی سے نکال کر لا سکتا ہوں "....... ٹائیگر نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اسے رانا ہاؤس پہنچا کر مجھے یہاں فلیٹ پر فون کر دینا۔اس سے پوچھ گچھ میں خود کروں گا "....... عمران نے کہا۔

" یس باس "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور دوبارہ اخبار اٹھا لیا۔ اس نے کورائی میں نواب احمد خان کی بیٹی آصفہ کے ساتھ ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر جا کر خود صورتحال دیکھی تھی اور پھر اس نے صرف ڈکیتی کے نقطہ نظر اور زرعی سائنسدان کی ہلاکت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ٹائیگر کو کہہ دیا تھا کہ وہ اس سلسلے میں کام کرے اور پھر وہ واقعی اس معاملہ کو بھول گیا تھا کہ اب ٹائیگر نے اسے رپورٹ دی تھی تو اسے یہ بات یاد آئی تھی ۔ لیکن ٹائیگر نے جو کچھ بتایا تھا اس نے عمران کو چونکا دیا تھا کیونکہ اس عام سی واردات میں دارالحکومت کا کوئی بڑا جرائم پیشہ گروپ ملوث نہ ہو سکتا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا اخبار کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اسے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ سے واپس آیا ہو گا۔

" سلیمان "....... عمران نے اسے اس وقت آواز دی جب وہ

سٹنگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزر رہا تھا۔

"آرہا ہوں صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ شاپنگ بیگ کچن میں رکھنے گیا ہوگا اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان کمرے میں داخل ہوا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کہا۔

"آج تم شاپنگ سے جلدی واپس آ گئے ہو۔ جبکہ پہلے تمہاری واپسی کئی گھنٹوں بعد ہوا کرتی تھی"...... عمران نے کہا تو سلیمان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب کیا بتاؤں صاحب۔ پہلے مجھے دوپہر کے کھانے اور پھر رات کے کھانے کے سامان کی اکٹھی خریداری کرنی پڑتی تھی۔ لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ اس لئے چند چیزیں لے کر واپس آگیا ہوں"۔ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں وجہ"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اب آپ نے تو کوٹھی شفٹ ہو جانا ہے اور ظاہر ہے مجھے بھی ساتھ جانا پڑے گا"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیوں، کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"وجہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں آپ۔ جبکہ آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"مجھے تو نہیں معلوم کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"آپ کی شادی طے ہو گئی ہے۔ کسی بھی لمحے آپ کو مستقل طور پر کوٹھی میں شفٹ ہونے کا حکم مل سکتا ہے"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"میری شادی طے ہو گئی ہے۔ کیا تم نے رات کو کوئی خواب تو نہیں دیکھ لیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کو سوپر فیاض کے ساتھ کورائی برد کھاوے کے لئے بھیجا گیا تھا"...... سلیمان نے کہا۔

"ہاں۔ مگر"...... عمران نے کہا۔

"آپ برد کھاوے میں پاس ہوگئے ہیں۔ اس لئے بڑے صاحب اور بیگم صاحبہ نے باقاعدہ رشتہ طے کر دیا ہے اور شاید آئندہ ماہ آپ کی شادی ہو جائے اور ظاہر ہے شادی سے پہلے آپ کو مستقل کوٹھی میں شفٹ ہونا پڑے گا"...... سلیمان نے کہا۔

"رشتہ طے ہو گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے اس بار حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں، اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ آپ کے ہونے والے سسر بہت بڑے جاگیردار ہیں۔ بڑے صاحب کے قریبی رشتہ دار بھی ہیں۔ ان کی اکلوتی بیٹی ہی ساری جاگیر کی وارث ہے۔ پھر بڑی بیگم صاحبہ بھی انہیں بہت اچھی طرح جانتی ہیں۔ اس لئے تو انہوں نے آپ کے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں سمجھی تھی۔ کیونکہ وہ بھی یہ رشتہ

طے کر چکی تھی۔ آپ کو تو صرف رسم نبھانے کے لئے وہاں بھیجا گیا تھا اور آپ نے بھی وہاں کوئی ایسی حرکت نہیں کی۔ جس طرح کی آپ پہلے کرتے رہتے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو بھی یہ رشتہ پسند آیا ہے۔ ایسی صورت میں حیرت کا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں ڈرامہ نہیں کر رہا مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے۔ تم نے کہاں سے سنا ہے یہ سب یا خود اندازے سے ہی بات کر رہے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"میں کل کوٹھی گیا تھا۔ مجھے بڑی بیگم صاحبہ نے خود یہ خوشخبری سنائی تھی کہ آپ کا رشتہ طے کر دیا گیا ہے اور دو چار روز بعد بڑی بیگم صاحبہ بڑے صاحب کے ساتھ خود جا کر باقاعدہ رشتہ طلب کریں گے اور پھر تاریخ بھی مقرر کر دی جائے گی"....... سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ اماں بی نے واقعی تم سے یہ بات کی تھی"....... عمران نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں"....... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے تیزی سے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو فیاض بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے سوپر فیاض کی رعب دار آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ تم میرے ساتھ کورائی گئے تھے۔ تم نے واپسی پر ڈیڈی کو رپورٹ دی تھی یا نہیں"....... عمران نے کہا۔

"دی تھی کیوں"....... سوپر فیاض نے چونک کر پوچھا۔

"تم نے آصفہ کی بات رپورٹ میں ظاہر کی تھی۔ اس کی پہلی شادی والی"....... عمران نے کہا۔

"ہاں کی تھی۔ لیکن بڑے صاحب نے کہا کہ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس کا کوئی بچہ نہیں ہے اور پھر اتنی بڑی جاگیر اور کہیں سے نہیں مل سکتی۔ ویسے عمران تم خوش قسمت آدمی ہو کہ اربوں کی جائیداد تمہیں مفت میں مل جائے گی"....... فیاض نے کہا تو عمران نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ملازم احمد علی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ اماں بی سے میری بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"جی چھوٹے صاحب"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"عمران بیٹے کیا ہوا۔ خیریت تو ہے"....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے اماں بی کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اماں بی آپ کیسی ہیں"۔ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تم نے کیوں اچانک فون کیا ہے میں تو گھبرا گئی تھی"....... عمران کی اماں بی نے سلام کا جواب دینے

کے بعد کہا۔

"اماں بی نواب احمد خان کی بیٹی آصفہ کے بارے میں ڈیڈی نے آپ کو پوری تفصیل بتائی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"پوری تفصیل ۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ تفصیل کیسی وہ بچی میری دیکھی بھالی ہوئی ہے اور نواب صاحب نے بھی تمہیں پسند کر لیا ہے"...... اماں بی نے جواب دیا۔

"اماں بی، آصفہ کی پہلے سے شادی ہو چکی ہے اور اس کا خاوند ایک کار حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ آصفہ نے خود بتایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں تمہارے ڈیڈی نے مجھے بتایا ہے ۔ لیکن اس سے کیا ہوتا ہے ایسے حادثات تو ہوتے ہی رہتے ہیں ۔ اس شادی سے اس کا کوئی بچہ بھی نہیں ہے اور آصفہ بے حد اچھی اور صابر بچی ہے اور پھر بیوہ سے شادی تو ہمارے دین میں نیکی کا کام ہے"...... اماں بی نے کہا تو عمران کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"لیکن اماں بی آصفہ نے سوپر فیاض کے سامنے کہا تھا کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی"...... عمران نے کہا۔

"شریف اور نیک بچیاں ایسے ہی کہتی ہیں ۔ اب کیا وہ منہ پھاڑ کر تمہیں کہتی کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہے"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اماں بی اس طرح کا فیصلہ بھی کر سکتی ہیں۔

"لیکن اماں بی میرا بھی تو حق ہے کہ اس کا میں فیصلہ کروں"۔ عمران نے جھونک میں کہہ دیا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم ماں باپ کے فیصلے کے خلاف فیصلہ کرو گے ۔ تمہاری یہ جرأت ۔ تم نے یہ بات کر کیسے دی"...... اماں بی کا غصہ یکلخت آخری درجے پر پہنچ گیا۔

"اوہ، میرا یہ مطلب نہ تھا اماں بی اور میں تو آپ کے اور ڈیڈی کے فیصلے کی خلاف ورزی کا تصور بھی نہیں کر سکتا"...... عمران نے فوراً ہی بات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر بات نہ سنبھلی تو اماں بی فلیٹ پر آ کر اسے کان سے پکڑیں گی اور وہیں سے جوتیاں مارتی ہوئی کورائی نواب احمد خان کی حویلی تک لے جائیں گی اور پھر اپنے سامنے نکاح پڑھوا کر اور رخصتی کروا کر واپس آئیں گی اور شاید واپسی میں بھی یہی سلوک کرتی ہوئی آئیں ۔ وہ جھونک میں بات تو کر گیا تھا۔ لیکن اب سنبھالنا اسے بے حد مشکل نظر آ رہا تھا۔

"تو پھر کیا مطلب تھا تمہارا"...... اماں بی کی آواز میں جلال مزید بڑھ گیا تھا۔

"میرا مطلب تھا اماں بی کہ میں استخارہ کر لوں ۔ کیونکہ بزرگان دین کا حکم ہے کہ ایسے معاملات میں استخارہ کر لینا چاہئے ۔ پھر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہو ۔ وہ ٹھیک ہے"...... عمران نے اچانک استخارہ کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ ہاں ٹھیک ہے اللہ معاف کرے مجھے۔ میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا۔ لیکن تم خود استخارہ نہیں کرو گے سمجھے۔ میں سید چراغ شاہ صاحب سے بات کروں گی۔ وہ اللہ کے نیک بندے ہیں۔ وہ جو کچھ بتائیں گے وہی درست ہوگا اور سنو تم بھی میرے ساتھ جاؤ گے"...... اماں بی نے کہا۔

"اماں بی کہا تو یہی جاتا ہے کہ جس کے لئے استخارہ کرنا ہو اسے ساتھ نہیں لے جایا جاتا۔ اب آپ جیسے حکم دیں"...... عمران نے جان بوجھ کر گڑبڑ کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں ملازم بابا مراد بخش کو ساتھ لے جاؤں گی۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا جیسے کسی بہت وزنی چٹان کے نیچے سے صحیح سالم نکل آیا ہو۔ سلیمان اس دوران واپس جا چکا تھا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب سید چراغ شاہ صاحب کی منت کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ بات شاید ہی بن سکے لیکن پھر بھی وہ کوشش تو بہرحال کرنا ہی چاہتا تھا۔

"السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ میں عاجز چراغ شاہ عرض کر رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سید چراغ شاہ صاحب کی انتہائی حلیم اور شفقت بھری نرم آواز سنائی دی۔

"وعلیکم والسلام ورحمتہ اللہ برکاۃ۔ میں آپ کا بیٹا علی عمران دست

بستہ گزارش کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے کیا گزارش کرنی ہے اور کیوں کرنی ہے۔ بے فکر رہو استخارہ تمہارے حق میں ہی ہے"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مسکراتی ہوئی آواز میں جواب دیا گیا تو عمران نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"آپ کا بے حد شکریہ شاہ صاحب۔ اب میں کیا کہوں آپ روشن ضمیر ہیں"...... عمران نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیا اور میری حیثیت کیا ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور یہ بھی سن لو کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری آصفہ سے شادی منظور نہیں تھی۔ آصفہ بیٹی کی شادی کسی اور کے ساتھ مقدر کر دی گئی ہے اور وہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کرم سے بے حد خوش رہے گی اور اللہ تعالیٰ اسے نیک اور صالحہ اولاد عنایت کرے گا"...... سید چراغ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اماں بی آپ سے استخارہ کرائیں گی شاہ صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ استخارہ الٹ کھل جائے پھر کیا ہوگا"...... تو دوسری طرف سے شاہ صاحب بے اختیار مگر آہستہ سے ہنس پڑے۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں غیب کا علم جانتا ہوں جو میں نے تمہیں یہ سب کچھ بتا دیا ہے۔ میں نے بھی استخارہ کرکے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اشارہ دیا گیا ہے وہ بتایا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ عام

استخارے کی طرح مجھے طویل کارروائی نہیں کرنا پڑتی۔ وہ رحیم و کریم ہے جس پر چاہے اپنی عنایت فرما دے اور میں تو ویسے بھی اس کا بے حد عاجز بندہ ہوں اور ہر لمحہ اس کی بندگی میں مصروف رہنے کی کوشش میں لگا رہتا ہوں"...... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

"آپ کا بے حد شکریہ شاہ صاحب"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جس کی وجہ سے تم اپنی اماں بی کی بات ماننے پر بھی تیار نہیں ہو رہے تھے۔ اس کے بارے میں تو تم نے کچھ نہیں پوچھا"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ شاہ صاحب کا اشارہ جولیا کی طرف ہے۔

"وہ، وہ مجھے شاہ صاحب ڈر لگتا ہے۔ اگر......" عمران نے رک رک کر کہا اور پھر خود ہی اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔

"ڈر دنیاوی معاملے میں نہیں ہونا چاہئے عمران بیٹے۔ ڈرنا صرف اللہ تعالیٰ سے چاہئے۔ اس سے ڈرنے والے کے دل و دماغ سے باقی تمام ڈر دور کر دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے۔ اچھا اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا ہی تھا کہ سلیمان چائے کی پیالی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"شاہ صاحب کی وجہ سے آپ بچ گئے ہیں۔ مجھے دراصل پتہ نہیں چلا کہ بڑی بیگم صاحبہ کو استخارے کا خیال نہیں آیا ورنہ میں

استخارے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیتا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا۔ لاؤڈر کا بٹن تو پریسڈ نہ تھا"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور ایسا کرتے ہوئے آپ کی آواز میں مسرت کی جو کھنک تھی اس سے معلوم ہو گیا کہ استخارہ آپ کے حق میں گیا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو اب تو بتا دو کہ اگر استخارہ تم سے کرایا جاتا تو پھر کیا نتیجہ نکلتا"...... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"نواب احمد خان کی اکلوتی بیٹی کا شوہر اور اس کی وسیع و عریض جاگیر کا مالک میں ہوتا اور آپ ظاہر ہے میری خوش قسمتی پر صرف جل بھن کر کباب ہی ہو سکتے تھے"...... سلیمان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ فون اماں بی کا نہ ہو۔ ان کا کچھ پتہ نہ تھا کہ وہ اپنے ساتھ چلنے کا کہہ دیتی۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ رافٹ رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے"۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کوئی پرابلم"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ میں خفیہ راستے سے اس تک پہنچا اور باہر سے اس کے سپیشل آفس میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے اسے بے ہوش کیا اور پھر اسی خفیہ راستے سے اسے اٹھا کر یہاں لے آیا ہوں۔ وہاں کسی کو معلوم بھی نہیں ہوگا کہ رافٹ کہاں گیا ہے۔ ویسے یہ رافٹ بغیر کسی کو بتائے اس خفیہ راستے سے آتا جاتا رہتا ہے۔ اس لئے کسی کو اس کے بارے میں فکر نہ ہوگی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"گڈ، اس کا مطلب ہے کہ تم سامنے نہیں آئے اس کے"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن کیا آپ اسے زندہ چھوڑ دیں گے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"کیوں تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے باس کہ اگر آپ اسے زندہ چھوڑنا چاہتے ہیں۔ تو پھر میں سرے سے اس کے سامنے نہ آؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم اس سے ڈرتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس، یہ بات نہیں ہے۔ اس سے مجھے خاصی اندر کی خبریں مل جاتی ہیں۔ اس لئے کہہ رہا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تم ماسک میک اپ کر لو۔ میں آرہا ہوں"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر

تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔ ٹائیگر وہاں موجود تھا اور اس نے ماسک میک اپ کر لیا تھا۔ عمران اسے ساتھ لئے بلیک روم میں پہنچا تو وہاں کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا غیر ملکی بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ جوانا بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے عمران کو سلام کیا۔ عمران نے اس کے سلام کا جواب دیا اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور اسے رافٹ کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور ڈھکن لگا کر اس نے شیشی واپس جیب میں ڈال لی اور عمران کے ساتھ دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ اصل میں کہاں کا رہنے والا ہے"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔

"یہ یورپی ہے باس۔ بس اتنا مجھے معلوم ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا اور عمران کو سلام کر کے اس کی کرسی کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد رافٹ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ

آہستہ شعور کی چمک ابھر آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے اس کی کوشش ناکام ہو گئی۔

"یہ، یہ کیا مطلب۔ مم، میں کہاں ہوں"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"علی عمران صاحب آپ۔ اوہ، کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں"...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم مجھے جانتے ہو رافٹ"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا عمران صاحب۔ لیکن یہ میں کہاں ہوں۔ کیا میں آپ کی قید میں ہوں۔ مگر، مگر کیوں۔ میں نے تو کبھی ایسا کوئی کام نہیں کیا جس کی وجہ سے آپ مجھے یہاں قید کر دیں"۔ رافٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"تمہارے گروپ نے کورائی جا کر ایک زرعی سائنسدان ڈاکٹر عباس کو ہلاک کیا۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو رافٹ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت الجھن کے تاثرات ابھر آئے اور پیشانی پر بھی شکنیں سی ابھر آئیں۔ لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"کورائی میں نہیں عمران صاحب۔ میں نے یا میرے گروپ نے

کورائی میں کوئی ایسا کام نہیں کیا"...... رافٹ نے اپنی طرف سے بڑے بااعتماد لہجے میں بات کی تھی لیکن عمران اس کے لہجے کے کھوکھلے پن کو پہچان گیا تھا۔

"اگر تم مجھے واقعی جانتے ہو رافٹ تو پھر تم خود بھی سمجھ سکتے ہو کہ میں صرف سنی سنائی خبر پر کارروائی نہیں کیا کرتا۔ اگر میں نے تمہارے خلاف کارروائی کی ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ میرے پاس تمہارے خلاف ٹھوس ثبوت موجود ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران صاحب آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے یا میرے گروپ نے واقعی کورائی میں کوئی کام نہیں کیا۔ میں نے تو آج تک کورائی دیکھا بھی نہیں"...... رافٹ نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پھر ظاہر ہے تمہیں کوئی ثبوت دکھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ تم نے تو بہرحال انکار ہی کرنا ہے۔ ٹھیک ہے اب تم خود سب کچھ بتاؤ گے۔ جوانا اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے کرسی سے اٹھ کر عقب میں کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور انتہائی جارحانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میری بات مانو۔ میں......" رافٹ نے

دیو ہیکل جوانا کو جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا لیکن اس کا فقرہ ادھورا ہی رہ گیا اور کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے بڑے سفاکانہ انداز میں اپنی کھڑی انگلی نیزے کے سے انداز میں اس کی آنکھ میں مار دی تھی اور پھر اس نے پیچھے ہٹ کر رافٹ کے لباس سے ہی اپنی انگلی صاف کی اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ رافٹ مسلسل چیخ بھی رہا تھا اور بے بسی کے عالم میں دائیں بائیں اپنا سر بھی مار رہا تھا۔

" اب اگر تمہارے حلق سے چیخ نکلی تو تمہاری دوسری آنکھ بھی نکال دی جائے گی اور تم ہمیشہ کے لئے اندھے ہو جاؤ گے "۔ عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو رافٹ نے بے اختیار اس طرح ہونٹ بھینچ لئے ۔ جیسے اس نے اب باقی تمام عمر لب نہ کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ لیکن وہ سر مسلسل دائیں بائیں پٹخ رہا تھا۔

" اب بھی اگر تمہاری یادداشت واپس نہ آئی رافٹ تو مجھے مجبوراً جوانا کو مزید حکم دینا پڑے گا۔ میں ابھی تمہارا لحاظ کر رہا ہوں۔ کیونکہ اس سے پہلے مجھے تمہارے بارے میں کوئی غلط رپورٹ نہیں ملی اور میرا وعدہ ہے کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم اور تمہارا گروپ صرف آلہ کار بنے ہے ورنہ دوسری صورت میں تمہارے جسم پر زخم ڈال کر ان پر سرخ مرچیں بھی چھڑکی جا سکتی ہیں "...... عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" مم، مم میں بتا دیتا ہوں۔ سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ میں واقعی کورائی گیا تھا۔ میں گیا تھا۔ لیکن میں نے ڈاکٹر عباس کو ہلاک نہیں کیا "...... رافٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" پھر کس نے اسے ہلاک کیا ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اسے زندہ رکھا گیا تھا۔ جو شخص وہاں ہلاک ہوا ہے وہ میرا آدمی تھا ہارڈی۔ اس پر ڈاکٹر عباس کا میک اپ کر کے اسے ساتھ لے جایا گیا تھا اور پھر اسے وہاں اچانک ہلاک کر دیا گیا جبکہ ڈاکٹر عباس کو بے ہوش کر کے واپس ساتھ لے آیا گیا تھا "...... رافٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" اس کا مطلب ہے کہ جو آدمی تمہارے آدمی کے کاندھے پر واپسی کے وقت لدا ہوا تھا وہ ڈاکٹر عباس تھا "...... عمران نے کہا۔

" اوہ، اوہ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی سب کچھ جانتے ہو۔ مجھے پہلے ہی سمجھ لینا چاہئے تھا کہ تمہارے بارے میں ویسے ہی مشہور نہیں ہے کہ تم سب کچھ جان لیتے ہو۔ اب میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں "...... رافٹ نے کہا۔

" سب کچھ بتا دو گے تو زندہ بھی رہ جاؤ گے "...... عمران نے کہا۔

" میں یورپی ملک لاگوریا کا رہنے والا ہوں اور طویل عرصے سے یہاں سیٹل ہوں۔ البتہ میں لاگوریا اب بھی آتا جاتا رہتا ہوں۔ لاگوریا سیکرٹ سروس کا چیف کرنل یون میرا کلاس فیلو بھی رہا ہے

اور میرا دوست بھی ہے ۔ میں جب بھی لاگوریا جاتا ہوں اس سے ضرور
ملتا ہوں۔ اس نے مجھے یہاں پاکیشیا فون کیا کہ ایک زرعی
سائنسدان کو ہلاک کرانا ہے اور یہ کام اس کا چیف ایجنٹ جارج
کرے گا میں نے اس کی مدد کرنی ہے ۔ میں نے حامی بھر لی اور پھر
جارج یہاں آگیا۔ میں نے اسے ہوٹل گرانڈ میں ٹھہرایا۔ پھر جارج کو
میری موجودگی میں کرنل یون نے فون کر کے کہا کہ اب پلان بدل
دیا گیا ہے اور زرعی سائنسدان کو ہلاک کرنے کی بجائے اغوا کر کے
کافرستان کے راستے لاگوریا پہنچانا ہے ۔ زرعی سائنسدان کے بارے
میں بتادیا گیا تھا کہ وہ کورائی میں رہتا ہے ۔ چنانچہ میں اور جارج وہاں
گئے اور زرعی سائنسدان ڈاکٹر عباس سے ملے وہاں جارج نے اس سے
زرعی ریسرچ کے بارے میں باتیں کیں اور پھر ہم واپس آگئے ۔ ہم نے
وہاں کا مکمل جائزہ لے لیا تھا۔ ڈاکٹر عباس دو ملازموں کے ساتھ اکیلا
رہتا تھا اور اس نے اپنی رہائش گاہ کے اندر ہی ایک پورشن میں اپنی
زرعی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی ۔ اس لیبارٹری میں بڑی بڑی مشینیں تو
نہ تھیں البتہ زرعی ادویات اور بیجوں وغیرہ سے بہت سے بھرے
ہوئے جار موجود تھے اور وہاں ایک جدید ساخت کا کمپیوٹر بھی موجود
تھا۔ ڈاکٹر عباس نے جارج کو بتایا کہ وہ اپنی ریسرچ کے نوٹس کمپیوٹر
میں فیڈ کرتا رہتا ہے ۔ بہرحال واپس آکر میں نے ہارڈی کو کال کیا۔
ہارڈی نے ایک بار گروپ میں بغاوت کرانے کی کوشش کی تھی لیکن
میں نے اسے اس لئے زندہ چھوڑ دیا کہ اس وقت گروپ میں اس کے

حمایتی کافی تعداد میں موجود تھے ۔ لیکن بعد میں ایک ایک کر کے میں
نے اس کے حمایتی ہلاک کرا دیئے ۔ اب یہ ہارڈی کی بدقسمتی تھی کہ
اس کا قدوقامت ڈاکٹر عباس سے ملتا تھا ۔ چنانچہ جارج نے جو میک
اپ کا بڑا ماہر تھا اس ہارڈی پر ڈاکٹر عباس کا میک اپ کر دیا اور پھر
ہارڈی کو ساتھ لے کر ہم آدھی رات کے بعد کورائی قصبے میں پہنچے ۔
کاریں ہم نے قصبے سے باہر چھوڑ دیں ۔ پھر ہم ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ
پر پہنچے ۔ ہم نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر
اندر گئے ۔ ڈاکٹر عباس اور اس کے دونوں ملازم بے ہوش ہو چکے تھے
ہم نے ڈاکٹر عباس کو اٹھایا اور اسے لیبارٹری میں لے گئے ۔ وہاں
ڈاکٹر عباس کو ہوش میں لا کر اس سے معلوم کر لیا گیا کہ اس نے وہ
زرعی فارمولا جو زرعی چوہوں کے خلاف مکمل کر لیا ہے کہاں ہے ۔
اس نے اسے کمپیوٹر کی میموری سے نکال کر ایک مائیکرو فلاپی میں فیڈ
کر رکھا تھا اور یہ فلاپی لیبارٹری کے اندر ہی ایک خفیہ سیف میں
تھی ۔ جارج نے سیف کھولا اور اس میں سے فلاپی نکال کر اس نے اسے
کمپیوٹر پر باقاعدہ چیک کیا اور پھر جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے
ڈاکٹر عباس کو ایک بار پھر بے ہوش کر دیا ۔ اس کے بعد ہم ہارڈی کو
لے کر ڈاکٹر عباس کے بیڈروم میں گئے ۔ میں نے ہارڈی کو یہ بتایا تھا
کہ وہ یہاں ڈاکٹر عباس کے روپ میں چند روز رہے گا ۔ پھر واپس
دارالحکومت آجائے گا ۔ اس لئے وہ مطمئن تھا ۔ لیکن بیڈروم میں لے
جا کر میں نے اسے سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے اچانک گولی مار کر

ہلاک کر دیا اور جارج نے لیبارٹری کو تباہ کر دیا۔ میرے ساتھیوں نے ڈاکٹر عباس کے دونوں ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا اور اس رہائش گاہ پر ایسی توڑ پھوڑ کر دی۔ جیسے یہاں ڈاکوؤں نے واردات کی ہو۔ پھر ہم بے ہوش ڈاکٹر عباس کو لے کر واپس دارالحکومت آ گئے۔ یہاں میں نے پہلے ہی اسے سمندر کے راستے کافرستان سمگل کرنے کا انتظام کر رکھا تھا۔ اس لئے جارج ڈاکٹر عباس کو لے کر فوراً ہی کافرستان روانہ ہو گیا۔ اس کے بعد کیا ہوا مجھے نہیں معلوم"۔ رافٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کافرستان ساتھ کون گیا تھا اور اس نے جارج اور ڈاکٹر عباس کو کس کے حوالے کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"میرا آدمی روڈی ساتھ گیا تھا۔ لیکن آگے انتظامات جارج کے اپنے تھے۔ روڈی نے واپس آکر بتایا کہ سامیری گھاٹ پر ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ جارج اور ڈاکٹر عباس اس کار میں سوار ہو کر چلے گئے اور روڈی لانچ لے کر واپس آگیا"...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل یون سے تمہارا رابطہ فون پر ہوتا ہے یا کسی اور ذریعے سے"...... عمران نے کہا۔

"فون پر۔ اس نے مجھے ایک خصوصی فون نمبر دیا ہوا ہے۔ میں جب بھی لاگوریا جاتا ہوں۔ اسے اس نمبر پر فون کر دیتا ہوں اور پھر ہم ملاقات کا وقت طے کر لیتے ہیں"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتاؤ"۔ عمران نے کہا تو رافٹ نے تفصیل بتا دی۔

"اب وہ فون نمبر بتاؤ اور اس پر کرنل یون سے بات کر کے جو کچھ تم نے بتایا ہے اسے کنفرم کراؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم، میں اسے کیا کہوں گا"...... رافٹ نے چونک کر کہا۔

"تم اسے بتاؤ کہ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو ڈاکٹر عباس کی ہلاکت کے بارے میں انکوائری کر رہی ہے اور ایسی بات کرو کہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ واقعی ڈاکٹر عباس کو ہلاک نہیں کیا گیا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کرتا ہوں بات"...... رافٹ نے کہا۔

"نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو رافٹ نے نمبر بتا دیا۔

"یہاں سے لاگوریا کا رابطہ نمبر"...... عمران نے سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا تو رافٹ نے وہ بھی بتا دیا۔ عمران نے نمبر پریس کئے اور پھر آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر کے اس نے رسیور جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ جوانا رسیور لئے رافٹ کے قریب گیا اور اس نے رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل یون میں رافٹ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... رافٹ نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم، خیریت تو ہے۔ کیوں فون کیا ہے وہاں سے"۔ کرنل

یون نے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کورائی کے ڈاکٹر عباس کی ہلاکت کے سلسلے میں سنٹرل انٹیلی جنس کو کیس ریفر کر دیا گیا ہے۔ مجھے جب یہ اطلاع ملی تو میں نے سنٹرل انٹیلی جنس میں اپنے خاص آدمیوں سے معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ سنٹرل انٹیلی جنس کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ اصل ڈاکٹر عباس ہلاک نہیں ہوا بلکہ اس کی جگہ نقلی آدمی ہلاک ہوا ہے اور سنٹرل انٹیلی جنس اب ڈاکٹر عباس کی قبر کشائی کروا رہی ہے"۔ رافٹ نے کہا۔

"تو پھر تمہیں کیا پریشانی ہے"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"اگر لاش چیک ہو گئی کہ وہ نقلی ہے تو پھر وہ زیادہ شدومد سے کام شروع کر دیں گے"...... رافٹ نے کہا۔

"اول تو میک اپ ہی چیک نہ ہو سکے گا اور اگر چیک ہو بھی جائے تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں تم تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ مجھے جارج نے جو رپورٹ دی ہے اور اس سے زبانی طور پر جو تفصیل معلوم ہوئی ہے اس سے یہی پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی قسم کا کلیو اپنے پیچھے نہیں چھوڑ کر آیا۔ البتہ اگر خطرہ تھا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے۔ کیونکہ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ناممکن کو ممکن بنا لیتے ہیں۔ سنٹرل انٹیلی جنس تو روٹین میں کام کرتی ہے۔ کرتی رہے"...... کرنل یون نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے اس لئے کال کی تھی کہ تم تک اطلاع بہر حال پہنچ جائے"...... رافٹ نے کہا۔

"تم انٹیلی جنس کو چھوڑو۔ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نگرانی کراؤ اور اگر سیکرٹ سروس کے ارکان خفیہ ہوں تو اس علی عمران کی نگرانی کراؤ جو ان کے لئے کام کرتا ہے۔ اگر اس تک بات پہنچے تو مجھے بتا دینا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں جانتا ہوں اسے۔ ٹھیک ہے میں کراتا ہوں نگرانی"۔ رافٹ نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو جوانا نے رسیور ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھ دیا اور واپس اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔

"اوکے رافٹ تم نے واقعی زندہ رہنے کا سکوپ بنا لیا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... رافٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا اسے آف کر کے اس کی لاش کسی ویرانے میں پھینک دینا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ اور رافٹ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر عمران کے پیچھے باہر آ گیا تھا۔

"تم جا سکتے ہو ٹائیگر"...... عمران نے اپنی کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" .... ٹائیگر نے کہا اور دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا تا کہ اپنا میک اپ واش کر سکے ۔ جبکہ عمران کار لے کر دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

کرنل یون نے رسیور رکھا ہی تھا کہ پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل یون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" .... کرنل یون نے کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں باس مشین روم سے" .... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیوں کال کی ہے" .... کرنل یون نے چونک کر کہا۔

"باس پاکیشیا سے رافٹ کی کال میں نے قاعدے کے مطابق چیک کی ہے ۔ وہ اپنے کلب سے کال نہیں کر رہا تھا۔ کیونکہ اس کے کلب کا نمبر ہمارے پاس موجود ہے" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور جگہ سے یا پبلک فون بوتھ سے کال کر رہا ہو۔ تمہارے پاس نمبر تو ہو گا جہاں سے کال کی جا رہی تھی" ۔ کرنل یون نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو اس نمبر پر فون کر کے معلوم کرو کہ کہاں سے فون کیا گیا ہے اور پاکیشیا انکوائری سے معلوم کرو کہ یہ کس کا نمبر ہے اور رافٹ کے کلب بھی فون کر کے معلوم کرو کہ رافٹ کہاں گیا ہوا ہے۔ اب اگر تم نے بات کر ہی دی ہے تو اسے انجام تک پہنچاؤ"...... کرنل یون نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے خود سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں یہ تمام انتظام کرا رکھا تھا اور تمام کالیں باقاعدہ چیک کی جاتی تھیں۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل یون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل یون نے کہا۔

"رچرڈ بول رہا ہوں باس۔ میں نے معلومات کی ہیں۔ رافٹ نے جس نمبر سے کال کی ہے۔ یہ نمبر رانا ہاؤس نامی عمارت میں لگا ہوا ہے اور یہ عمارت رابرٹ روڈ پر واقع ہے اور باس کال کا جواب کسی جوزف نے دیا ہے۔ لیکن اس کا لہجہ غیر ملکی تھا پاکیشیائی نہ تھا"۔ رچرڈ نے کہا تو کرنل یون بے اختیار چونک پڑا۔

"رافٹ کے کلب سے معلوم کیا تم نے"...... کرنل یون نے پوچھا۔

"یس باس۔ رافٹ اپنے آفس میں موجود تھا۔ پھر خود ہی بغیر کسی کو بتائے خفیہ راستے سے باہر چلا گیا اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسا اس کی عادت میں شامل ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔

"او کے، کیا نمبر ہے اس عمارت کا۔ کیا نام بتایا رانا ہاؤس"۔ کرنل یون نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اور یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر کیا ہے۔ میں خود فون کرتا ہوں"...... کرنل یون نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بھی بتا دیا گیا۔ کرنل یون نے انٹرکام کا رسیور رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری اور کرخت سی آواز سنائی دی۔

"کون بول رہا ہے"...... کرنل یون نے پوچھا۔

"جوزف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں ماسٹر رونالڈ۔ یہ نمبر مجھے دیا گیا تھا اس کے مالک سے میں نے بات کرنی ہے۔ لیکن وہ کارڈ مجھ سے گم ہو گیا ہے۔ جس پر اس کے مالک کا نام تھا"...... کرنل یون نے کہا۔

"مالک کا نام رانا تہور علی صندوقی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ، ان کا یہ نام تو نہ تھا۔ شاید مجھ سے نمبر ملانے میں کوئی غلطی ہو گئی ہے سوری"...... کرنل یون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی

دی۔

" ایکریمیا سے کرنل یون بول رہا ہوں۔ رافٹ سے بات کرائیں"....... کرنل یون نے کہا۔

"آپ مینجر مارٹی سے بات کرلیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی چھا گئی۔

" ہیلو میں مارٹی بول رہا ہوں مینجر رافٹ کلب"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لیکن لہجہ خاصا متوحش سا تھا۔

" کرنل یون بول رہا ہوں ایکریمیا سے ۔ رافٹ سے بات کرائیں"....... کرنل یون نے کہا۔

" سوری سر رافٹ صاحب کو ہلاک کر دیا گیا ہے"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل یون بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تو اس نے مجھ سے فون پر بات کی ہے"....... کرنل یون نے کہا۔

" تھوڑی دیر پہلے ۔ کتنی دیر پہلے جناب"....... مارٹی نے چونک کر پوچھا۔

" تقریباً نصف گھنٹہ پہلے"....... کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ابھی چند منٹ پہلے اطلاع ملی ہے کہ ان کی لاش ایک ویران سڑک کے کنارے پڑی ہوئی پولیس نے چیک کی ہے ۔ پولیس افسران چونکہ انہیں جانتے تھے اس لئے انہوں نے ابھی چند منٹ پہلے

مجھے فون کر کے اطلاع دی ہے"۔ مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم پاکیشیا کے دارالحکومت کی سڑک رابرٹ روڈ پر واقع رانا ہاؤس نامی عمارت کو جانتے ہو۔ جس کا مالک رانا تہور علی صندوقی ہے"....... کرنل یون نے کہا۔

" جی ہاں، مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"....... مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے چیک کیا ہے۔ رافٹ نے آدھا گھنٹہ پہلے وہاں سے فون کیا تھا"....... کرنل یون نے کہا۔

" اوہ، اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ عمارت تو ایک شخص علی عمران کی ہے ۔ اس کے دو ملازم جن میں سے ایک ایکریمی حبشی ہے اور دوسرا افریقی حبشی ہے مستقل طور پر وہاں رہتے ہیں اور اس علی عمران کا ساتھی ٹائیگر تو باس رافٹ کا انتہائی گہرا دوست ہے"۔ مارٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل یون بے اختیار اچھل پڑا۔

" علی عمران۔ اوہ، کیا واقعی"....... کرنل یون نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں، ٹائیگر چونکہ باس رافٹ کا بے حد گہرا دوست ہے۔ اس لئے مجھے معلوم ہے ۔ لیکن باس وہاں کیسے جا کر آپ کو فون کر سکتے ہیں"....... مارٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کب سے غائب تھا رافٹ کلب

سے"....... کرنل یون نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ پہلے تک تو وہ آفس میں موجود تھے۔ پھر وہ اپنی عادت کے مطابق بغیر بتائے خفیہ راستے سے چلے گئے اور اب ان کی لاش کی اطلاع ملی ہے"....... مارٹی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب اس کے لئے افسوس کے سوا کیا کیا جا سکتا ہے۔ رافٹ میرا بہترین دوست اور کلاس فیلو رہا ہے۔ مجھے اس کی موت پر دلی افسوس ہے"....... کرنل یون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی شکنوں سے بھری ہوئی تھی۔ کیونکہ اب یہ بات بہرحال کنفرم ہو گئی تھی کہ رافٹ نے جس عمارت سے اسے فون کیا تھا اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران سے ہے اور اب رافٹ کی لاش کے سامنے آنے کا مطلب تھا کہ عمران نے رافٹ سے فون جبراً کرایا ہو گا اور چونکہ اس بات چیت میں یہ بات کنفرم کر دی گئی تھی کہ ڈاکٹر عباس کو ہلاک نہیں کیا گیا بلکہ اغوا کیا گیا ہے اس لئے اب یہ بات بہرحال یقینی ہو گئی تھی کہ کال واقعی رافٹ سے جبراً کرائی گئی ہے اور اب ساری صورتحال کرنل یون کو سمجھ آ گئی تھی۔ عمران کو کسی طرح اس بارے میں معلوم ہو گیا ہو گا اور اس نے رافٹ کو اپنے آدمی ٹائیگر کے ذریعے جو رافٹ کا دوست تھا اس عمارت میں بلوا لیا۔ وہاں رافٹ نے یقیناً سب کچھ بتا دیا ہو گا اور رافٹ کی بات کو کنفرم کرنے کے لئے اس عمران نے یہ کال کرائی ہو گی اور پھر رافٹ کو ہلاک کر کے اس کی لاش باہر پھنکوا دی ہو گی۔

وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ اسے چیف سیکرٹری کی کال یاد آ گئی تھی۔ پھر اس نے کافی دیر بعد فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے میری بات کراؤ"....... کرنل یون نے کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل یون نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... کرنل یون نے کہا۔

"جناب چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی۔

"سر میں کرنل یون بول رہا ہوں چیف آف سیکرٹ سروس"۔ کرنل یون نے کلک کی آواز سنتے ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس، کیوں کال کی ہے"....... دوسری طرف سے چیف سیکرٹری نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر جو مشن سیکرٹ سروس نے پاکیشیا میں مکمل کیا تھا۔ اس سلسلے میں ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام رنے والے انتہائی خطرناک ایجنٹ علی عمران نے اس بات کا سراغ گا لیا ہے کہ یہ مشن لاگوریا سیکرٹ سروس نے مکمل کیا ہے"۔ کرنل

یون نے کہا۔

" اوہ ویری بیڈ۔ جس بات کا مجھے خدشہ تھا وہی ہوا۔ ویری بیڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سر اگر آپ اجازت دیں تو میں اس عمران کو کال کر کے خود بتا دوں کہ وہ سائنسدان اور اس کا فارمولا ایکریمیا کے حوالے کر دیا گیا ہے ۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ اپنے ٹارگٹ پر کام کرتی ہے ۔ اس طرح وہ لاگوریا آنے کی بجائے براہ راست ایکریمیا پہنچ جائے گی"...... کرنل یون نے کہا۔

" لیکن یہ اطلاع ایکریمیا بھی پہنچ جائے گی اور وہ ہمارے لئے مسئلہ بن جائیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ایکریمیا کے پاس بے شمار ایجنسیاں ہیں جناب اور وہ ان لوگوں کا مقابلہ آسانی سے کر سکتے ہیں"...... کرنل یون نے کہا۔

" تم کوئی بات نہ کرو۔ میں اعلیٰ حکام سے میٹنگ کے بعد فیصلہ کروں گا اور اگر ضروری ہوا تو میں پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سے خود بات کروں گا"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل یون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

" یس سر"...... پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" جارج سے میری بات کراؤ"...... کرنل یون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" کاش یہ مشن ہمارے اپنے ملک کا ہوتا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کا صحیح معنوں میں لطف آ جاتا"...... کرنل یون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" جارج لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" سر میں جارج بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جارج کی آواز سنائی دی۔

" جارج کہاں موجود ہو تم"...... کرنل یون نے کہا۔

" اپنی رہائش گاہ پر ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" آفس آ جاؤ جلدی"...... کرنل یون نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جارج اس کے آفس میں موجود تھا۔

" آپ پریشان لگ رہے ہیں باس۔ کوئی خاص بات"۔ جارج نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جواب میں کرنل یون نے اسے رافٹ کے فون آنے سے لے کر آخر تک ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام کرنے یہاں آئے گی۔ ویری گڈ"...... جارج نے کہا۔

" لیکن ہم تو فضول چکر میں پھنس گئے ہیں۔ اب اس فارمولے اور سائنسدان سے مفاد تو ایکریمیا یا کافرستان اٹھائے گا اور لڑتے ہم رہ جائیں گے"...... کرنل یون نے کہا۔

" باس وہ لوگ آئیں گے تو بہرحال یہاں ہی، پھر ہی انہیں معلوم

ہو سکے گا کہ یہاں پہنچنے کے بعد کیا ہوا ہے اور یہاں ان کے آتے ہی ہم
ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... جارج نے کہا۔
" نہیں میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے بات کی ہے۔ انہوں
نے کہا ہے کہ وہ اس بارے میں اعلیٰ حکام سے میٹنگ کر کے خود
پاکیشیا کے وزارت خارجہ کے سیکرٹری سے بات کریں گے۔ ان کا
خیال ہے کہ انہیں بتا دیا جائے کہ فارمولا اور سائنسدان ایکریمیا کے
حوالے کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہ لوگ یہاں آنے کی بجائے براہ راست
ایکریمیا چلے جائیں"...... کرنل یون نے بات کو گھما کر کرتے
ہوئے کہا تاکہ ساری بات چیف سیکرٹری پر آجائے۔
" اوہ۔ یہ تو برا ہوا۔ یہاں آتے تو ہم ان کا خاتمہ کر دیتے۔ کیا
ضرورت تھی انہیں یہ بات بتانے کی"...... جارج نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔
" نہیں ہم خواہ مخواہ فضول چکر میں پھنس کر رہ جاتے۔ چیف
سیکرٹری صاحب کی بات درست ہے۔ بہر حال تم نے پوری طرح
الرٹ رہنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اطلاع پر یقین نہ کریں اور
یہاں پہنچ جائیں"...... کرنل یون نے کہا۔
" ٹھیک ہے سر میں تو خود یہی چاہتا ہوں"...... جارج نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" او کے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... کرنل یون نے کہا تو جارج نے
اٹھ کر سلام کیا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کے
چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔
" کیا ہوا عمران صاحب کوئی خاص بات"...... رسمی سلام دعا کے
بعد بلیک زیرو نے کہا۔
" ایک اہم مسئلہ سامنے آیا ہے لیکن سمجھ نہیں آرہا کہ اس کا کیا کیا
جائے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں
کہا۔
" کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔
" ایک زرعی سائنسدان ہے ڈاکٹر عباس وہ ایکریمیا میں طویل
عرصے تک کام کرنے کے بعد ریٹائرڈ ہو کر واپس پاکیشیا آگیا اور اپنے
آبائی علاقے کورائی میں رہائش پذیر ہو گیا۔ اس کی بیوی پہلے ہی فوت
ہو چکی تھی اور اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس لئے وہ دو ملازموں کے

ساتھ اکیلا رہتا تھا۔ اس نے ایگری ریٹس یعنی زرعی چوہوں کے خاتمہ
کے لئے ایکریمیا میں پائے جانے والے ایک پودے گلیری سیڈیا پر
ایڈوانس ریسرچ کی اور اس میں وہ اس حد تک کامیاب ہو گیا کہ اس
گلیری سیڈیا سے نہ صرف زرعی چوہوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے بلکہ یہ
پودے زمین میں فصل سے بھی خوراک اور پانی نہیں بلکہ ہوا سے
پانی اور خوراک حاصل کر کے پھلتے پھولتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ
اس پودے کو دودھ دینے والے جانوروں کی خوراک میں شامل کرنے
سے دودھ کی پیداوار اور اسی طرح مرغیوں کی خوراک میں شامل
کرنے سے ان کے انڈے دینے کی صلاحیت ناقابل یقین حد تک بڑھ
جاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس ریسرچ سے زرعی، ڈیری اور
پولٹری پیداوار میں انقلاب آ سکتا ہے"...... عمران نے مسلسل
بولتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔

"حیرت ہے ایسی ریسرچ بھی ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ملک کی ترقی کے ہزاروں پہلو ہوتے ہیں بلیک زیرو۔ جہاں
دفاعی بنیادوں کی ریسرچ اہمیت رکھتی ہے۔ وہاں ملکی پیداوار پر ہونے
والی ریسرچ بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ ہمارا ملک بنیادی طور پر
زرعی ملک ہے اور اگر زراعت میں زیادہ پیداوار حاصل نہیں ہو گی تو
ظاہر ہے ہم اپنے ملک کے کروڑوں شہریوں کے لئے خوراک مہیا

کرنے کے لئے دوسرے ملکوں کے دست نگر ہو جائیں گے اور یہ بات
تم بھی سمجھ سکتے ہو کہ جو ملک اپنی روزانہ خوراک کے لئے دوسروں کا
دست نگر ہو جائے وہ ملک کس طرح اپنا آزادانہ وجود قائم رکھ سکتا
ہے۔ اس صورت میں خوراک کی قیمتیں بھی ظاہر ہے بے حد بڑھ
جائیں گی اور بڑھتی ہی رہیں گی۔ اس طرح غریب اور متوسط طبقہ
پس کر رہ جائے گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ روسیاہ دفاعی طور پر کس قدر
طاقتور تھا۔ اس کے پاس ایٹم بم تو کیا ہائیڈروجن بم بھی موجود تھے
اور ناقابل شمار انتہائی خطرناک اسلحہ بھی تھا اور وہ دنیا بھر میں سپر پاور
کہلاتا تھا۔ لیکن خوراک کی کمی کی وجہ سے اس سپر پاور کا کیا حال ہوا۔
پورا ملک ٹوٹ پھوٹ کر رہ گیا اور سپر پاور باوجود بے شمار خوفناک
اسلحے کے اپنا وجود قائم نہ رکھ سکا۔ اس لئے کہ وہاں ضروریات زندگی
کی اشیاء مفقود ہو کر رہ گئیں کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس
کی بنیادی وجہ خوراک کی پیداوار میں کمی تھی۔ کیونکہ حکومت نے
تمام تر توجہ اسلحے کے ڈھیر لگانے اور ہمسایہ ملکوں پر قبضہ کرنے میں لگا
دی۔ لیکن اپنے ملک کے باشندوں کو سستی اور وافر خوراک مہیا
کرنے پر توجہ نہ دی۔ اب یہی پاکیشیا میں بھی ہو رہا ہے۔ یہاں بھی
خوراک کی پیداوار میں روز بروز کمی ہوتی جا رہی ہے۔ کیمیائی کھادوں
اور زرعی کیڑے مار دواؤں کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ جس
کی وجہ سے پیداوار بھی کم ہو رہی ہے اور فصل پر لاگت بھی بڑھ رہی
ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں خوراک کی قیمتیں روز بروز بڑھتی جا

رہی ہیں۔ غریب اور متوسط طبقہ پہلے سے زیادہ غریب اور غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ اگر یہی صورتحال قائم رہی تو خدانخواستہ اس ملک کا حشر بھی روسیاہ جیسا ہو سکتا ہے۔ پھر نہ کوئی دفاعی ہتھیار کام آئے گا اور نہ لیبارٹریاں، نہ اسلحے کے ڈھیر"...... عمران نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میں نے تو اس پہلو پر کبھی غور ہی نہیں کیا تھا"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خوراک کی پیداوار کی کمی میں زرعی چوہوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ زرعی چوہے فصل کی جڑوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ اس وجہ سے فصل تباہ ہو جاتی ہے۔ انہیں عام دواؤں سے ہلاک بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ زمین کی گہرائی میں بل بنا کر رہتے ہیں۔ ان کی تعداد تیزی سے بڑھتی رہتی ہے۔ اگر ان چوہوں کو ہلاک کر دیا جائے تو پیداوار میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے اور ڈاکٹر عباس کی ریسرچ کی بنا پر نہ صرف وسیع پیمانے پر ایگری ریٹس ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ گلیری سیڈیا عام فصل کو ملنے والی خوراک میں بھی حصہ نہیں لیتے۔ پھر یہ پودا فصل پر ہی نہیں بلکہ ڈیری فارمنگ اور پولٹری کے شعبے میں بھی حیران کن اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ پودا اور اس پر ڈاکٹر عباس کی ریسرچ انتہائی قیمتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ ریسرچ ملکی

مفاد میں انتہائی قیمتی ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر عباس یہاں آ کر اپنے طور پر کام کرتا رہا ہے۔ اس نے یہاں حکومت کو اس بارے میں نہیں بتایا۔ لیکن پچھلے دنوں اس کی رہائش گاہ پر حملہ ہوا اور ڈاکٹر عباس کو ہلاک کر دیا گیا اور اس کی زرعی لیبارٹری اور اس میں موجود کمپیوٹر کو توڑ پھوڑ دیا گیا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔ اس لئے پولیس نے اسے ڈکیتی کی واردات قرار دیتے ہوئے سوائے رسمی انکوائری کے اور کچھ نہ کیا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو اس بارے میں کیسے علم ہوا"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"کورائی میں نواب احمد خان رہتے ہیں جو ڈیڈی کے قریبی عزیز ہیں اور وہاں کے رئیس ہیں۔ ان کی ایک بیٹی ہے آصفہ۔ ڈیڈی چاہتے تھے کہ اس سے میری شادی ہو جائے۔ اماں بی بھی رضامند تھیں چنانچہ مجبوراً مجھے وہاں جانا پڑا۔ سوپر فیاض کو بھی ڈیڈی نے ساتھ بھجوا دیا تاکہ میں وہاں کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کر سکوں۔ ہم دونوں وہاں اس روز پہنچے جس سے پچھلی رات کو ڈاکٹر عباس کو ہلاک کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر عباس کے نواب احمد خان سے خاصے گہرے تعلقات تھے۔ اس لئے نواب صاحب اس کی اچانک موت کے سلسلے میں گئے ہوئے تھے ان کی بیٹی آصفہ کو ڈاکٹر عباس کی اس ریسرچ کے بارے میں معلوم

تھا۔ چنانچہ میرے پوچھنے پر اس نے مجھے مختصر طور پر یہ سب کچھ بتایا پھر میں سوپر فیاض اور آصفہ کے ساتھ ڈاکٹر عباس کی رہائش گاہ پر گیا۔ لیکن وہاں نہ کوئی فارمولا تھا اور نہ ریسرچ کے نوٹس۔ صرف ڈاکٹر عباس اور اس کے دو ملازموں کی لاشیں موجود تھیں۔ لیکن وہاں میں نے جو کچھ دیکھا اس سے میری چھٹی حس نے سائرن بجا دیا کہ یہ عام واردات نہیں ہے۔ بلکہ اس کے پیچھے کوئی بڑی سازش ہے۔ لہذا میں نے ٹائیگر کو اس کی چھان بین پر لگا دیا۔ ٹائیگر نے کچھ شواہد اکٹھے کئے اور ان شواہد کی رو سے دارالحکومت میں واقع رافٹ کلب کے مالک رافٹ پر شک پڑا تو میں نے اسے رانا ہاؤس میں منگوا کر پوچھ گچھ کی تو پوری سازش سامنے آ گئی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیسی سازش عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"رافٹ نے یہ کام ایک یورپی ملک لاگوریا کی سیکرٹ سروس کے چیف کرنل یون کے کہنے پر کیا ہے۔ رافٹ بھی لاگوریا کا باشندہ ہے اور کرنل یون سے اس کے گہرے تعلقات ہیں۔ لاگوریا سیکرٹ سروس کا سپر ایجنٹ جارج یہاں رافٹ کے پاس پہنچا اور پھر یہ ساری کارروائی جارج نے رافٹ کے ساتھ مل کر کی۔ لیکن رافٹ سے جو باتیں معلوم ہوئی ہیں اس سے ایک اور انکشاف بھی ہوا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر عباس کو ہلاک نہیں کیا بلکہ اسے اغوا کیا ہے اور یہاں کے ایک مقامی آدمی پر ڈاکٹر عباس کا میک اپ کر کے اسے ہلاک کر دیا گیا اور جارج ڈاکٹر عباس کو ساتھ لے کر بحری راستے سے

کافرستان سے چلا گیا۔ اس نے ڈاکٹر عباس کا فارمولا بھی حاصل کر لیا۔ جو ایک مائیکرو فلاپی میں تھا"...... عمران نے کہا۔

"لاگوریا والوں کو اس کی اطلاع کیسے مل گئی اور پھر یہ کوئی دفاعی فارمولا تو نہیں ہے کہ اس سے وہ اکیلے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ یہ تو تمام ملکوں کی بنیادی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر عباس بھی ظاہر ہے اپنی اس ریسرچ کو پوری دنیا پر اوپن کر دیتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہر ملک چاہتا ہے کہ ایسے فارمولے اس کو ملیں۔ اس کے دشمن ملکوں کو نہ ملیں۔ تاکہ وہ خود تو زرعی پیداوار میں خود کفیل ہو جائے لیکن اس کے دشمن ملک کی پیداوار نہ بڑھ سکے اور وہ معاشی طور پر تباہ ہو کر ختم ہو جائے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اب جبکہ اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ یہ فارمولا اور ڈاکٹر عباس لاگوریا پہنچ گئے ہیں تو پھر وہاں سے انہیں واپس بھی تو لایا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ لاگوریا یورپی ملک ہے اور پھر صنعتی ملک ہے۔ زراعت کا شعبہ بے حد محدود ہے اور وہاں زیادہ تر موسم سرد رہتا ہے۔ اس لئے وہاں ایگری ریٹس کا مسئلہ اس قدر شدید نہیں ہے کہ وہ لوگ اس انداز کی کارروائی کریں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ کارروائی یا تو ایکریمیا کے کہنے پر کی ہے یا پھر کافرستان کے کہنے پر"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔آپ نے ابھی بتایا ہے کہ ڈاکٹر عباس کو یہاں سے کافرستان لے جایا گیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔کیا اس فارمولے کے پیچھے جانا چاہئے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب، کیوں نہیں جانا چاہئے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ لاگوریا یا ایکریمیا یا کافرستان جو بھی ملک اس فارمولے پر عمل کرے گا۔اس کی خبر پوری دنیا کو ہو جائے گی اور پھر اس ریسرچ سے سب فائدہ اٹھا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ اس ریسرچ شدہ پودے کے بیج اس انداز میں ہوں کہ جب تک وہ انہیں خود سپلائی نہ کریں یہ دوسری جگہ پھل پھول ہی نہ سکیں۔ایسی صورت میں تو ظاہر ہے کہ سب کو ان کا دست نگر ہونا پڑے گا اور بات پھر وہیں آجائے گی۔دوسری بات یہ کہ ہمیں اس کی زیادہ ضرورت ہے اور پھر یہ ریسرچ ہے بھی ہمارے ہی ملک کی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔لیکن اب اس سلسلے میں کس سے بات کی جائے"...... عمران نے کہا۔

"کسی بھی زرعی سائنسدان سے بات ہو سکتی ہے۔آپ وزارت

خوراک کے سیکرٹری سے بات کریں۔یہاں اور بھی تو بڑے بڑے زرعی سائنسدان ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔اگر جناب سر سلطان صاحب اتنی ڈگریوں کے بعد مجھ سے بات کرنے پر آمادہ ہوں تو بات کرا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پی اے کی بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"ہولڈ کریں۔میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔میں حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) سلطان عالی مقام والا شان کی خدمت اقدس میں انتہائی عاجزی سے سلام پیش کرتا ہوں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔ظاہر ہے کافی دیر سے وہ سنجیدہ تھا۔اس لئے جیسے ہی موقع ملا اس کی زبان رواں ہو گئی۔

"وعلیکم السلام فرمائیے جناب"...... سر سلطان نے بڑے سنجیدہ

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کیا جانتے ہیں ٹھمری، راگ یا بھیرویں تاکہ میں اس کے مطابق فرمائش کروں"........ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

" میں دنیا کا سب سے فالتو آدمی ہوں۔ میرے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ اس لئے جو آپ چاہیں کہہ سکتے ہیں"........ سرسلطان آخر کار پھٹ پڑے تھے۔

" واہ پھر تو آپ سے زیادہ خوش قسمت کوئی نہیں ہو سکتا۔ آج کل تو جسے دیکھو مصروفیت کا رونا روتا نظر آتا ہے۔ کسی کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔ واہ واہ۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ جسے چاہے بخش دے۔ وہ ہمارا ایک بڑا شاعر تھا۔ وہ بے چارہ بھی فرصت کے رات دن ملنے کی دعائیں کرتا رہا تاکہ تصور جاناں کئے بیٹھا رہے۔ لیکن مرتے دم تک اس کی خواہش پوری نہ ہو سکی"........ عمران بھلا کہاں قابو آنے والوں میں سے تھا۔

" دو گھنٹوں کے بعد دوبارہ فون کرنا"........ سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" حیرت ہے سرسلطان فارغ بھی ہیں لیکن بات سننا بھی گوارہ نہیں"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" آپ نے سرسلطان کو فون کیا ہی کیوں تھا۔ آپ کا کام تو سیکرٹری وزارت خوراک نے کرنا تھا"........ بلیک زیرو نے کہا۔

" ان سیکرٹری صاحب سے ہمارا کبھی واسطہ ہی نہیں پڑا۔ سرسلطان تو صرف فون رکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ ان سیکرٹری صاحب نے پولیس بھی بھیج دینی ہے"........ عمران نے کہا اور ایک بار پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"........ دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" سیکرٹری وزارت خارجہ صاحب اس وقت کیا کر رہے ہیں۔ کیا کوئی میٹنگ ہو رہی ہے"........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی نہیں میٹنگ تو نہیں ہو رہی۔ آفس کا کام کر رہے ہوں گے"........ پی اے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اسے عمران کے اس سوال کا مقصد سمجھ نہ آیا تھا۔

" او کے بات کراؤ"........ عمران نے کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد سرسلطان کی سرد آواز سنائی دی۔

" سرسلطان میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سیکرٹری وزارت خوراک و پیداوار سے بات کرنی ہے۔ اگر آپ انہیں میرے بارے میں بریف فرما دیں تاکہ وہ اپنی انتہائی سرکاری مصروفیات میں سے چند منٹ نکال کر میری بات سن لیں تو میں آپ کا بے حد مشکور رہوں گا"........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" سیکرٹری وزارت خوراک و پیداوار۔ اس سے تمہیں کیا کام پڑ گیا

ہے"........ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تفصیل خاصی طویل ہے اور آپ کے پاس وقت نہیں ہے"........ عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
"اس کا مطلب ہے کہ اب تمہیں بھی روٹھنا آگیا ہے۔ ماشاء اللہ بڑی تبدیلی ہے یہ تو"........ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
"روٹھتا وہ ہے جسے امید ہوتی ہے کہ اسے منایا جائے گا اور میں کیا میری اوقات کیا"........ عمران نے جواب دیا تو اس بار سر سلطان اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔
"تم واقعی میری بات سے ناراض ہو گئے ہو۔ آئی ایم سوری میں ذہنی طور پر واقعی بے حد الجھا ہوا تھا"........ سر سلطان نے جواب دیا۔
"واقعی آپ اسم بامسمیٰ ہیں یعنی جس طرح آپ کا نام سلطان ہے۔ اسی طرح مزاج کے لحاظ سے بھی آپ سلطان ہی واقع ہوئے ہیں۔ ورنہ آپ جیسا بااختیار اور صاحب اقتدار آدمی تو ایک عام آدمی کو سوری کہہ ہی نہیں سکتا۔ بہرحال تفصیل بعد میں پہلے آپ ان سے میری بات کرا دیں"........ عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے تم ان کا نمبر میرے پی اے سے پوچھ لینا۔ میں انہیں تمہارے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ ان کا نام خورشید اعظم ہے"۔ سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس نے سر سلطان کے پی اے سے

خورشید اعظم کا نمبر معلوم کیا اور پھر وہ نمبر پریس کر دیا۔
"پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خوراک"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"میرا نام علی عمران ہے۔ ابھی سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے سیکرٹری صاحب کو میرے بارے میں فون کیا ہوگا۔ ان سے بات کراؤ"........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ہولڈ کریں جناب"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"خورشید اعظم بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"........ عمران نے کہا۔
"جی فرمایئے جناب۔ ابھی سر سلطان نے آپ کے بارے میں مجھے بتایا ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی ہیں"........ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
"میں پاکیشیا کے کسی ایسے زرعی سائنسدان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں جو ایگری ریٹس پر کام کر رہے ہوں"........ عمران نے کہا۔
"ایگری ریٹس۔ کیا مطلب"........ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔
"اگر آپ کو صرف پاکیشیائی زبان آتی ہے تو اس کا مطلب ہے زرعی چوہے"........ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے

اختیار مسکرا دیا۔

" مطلب تو جناب مجھے معلوم ہے۔ لیکن سیکرٹ سروس کا زرعی چوہوں سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے"...... خورشید اعظم نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" فی الحال تو آپ سے تعلق پیدا ہوا ہے۔ آگے دیکھو یہ سلسلہ کہاں جا نکلتا ہے"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سوری جناب مجھے ایسے کسی زرعی سائنسدان کا علم نہیں ہے"...... خورشید اعظم نے قدرے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلیں کسی بھی زرعی سائنسدان کا نام بتا دیں تو آپ کو پاس کر دیا جائے ورنہ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کو اس سیٹ کے لئے نااہل قرار دے دیا جائے اور آپ سڑکوں پر جوتیاں چٹخاتے نظر آئیں اور اگر آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے اختیارات کا علم نہ ہو تو آپ سر سلطان سے معلوم کر سکتے ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں۔ آپ سے جو ہو سکتا ہے کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" یہ تو سر سلطان سے بھی بڑے سیکرٹری ہیں شاید"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سب تو سر سلطان نہیں ہو سکتے عمران صاحب۔ اس لئے ایسے لوگوں پر ہاتھ ہلکا رکھا کریں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے زیر لب مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ بات کرائیں سر سلطان سے"۔ عمران نے کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

" سیکرٹری خورشید اعظم صاحب تو آپ سے بھی بڑے سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے میری بات سننے سے ہی انکار کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے تو اسے اچھی طرح تمہارے بارے میں بریف کر دیا تھا"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے اس سے پوچھا کہ وہ پاکیشیا کے کسی ایسے زرعی سائنسدان کا نام بتائے جو ایگری ریٹس یعنی زرعی چوہوں پر تحقیقات کر رہا ہو۔ لیکن پہلے تو اسے ایگری ریٹس کا مطلب بتانا پڑا اس کے باوجود اسے معلوم نہ تھا جس پر میں نے کہا کہ وہ کسی بھی

زرعی سائنسدان کا نام بتا دے تو اسے پاس کر دیا جائے گا ورنہ اسے
اس سیٹ کے لئے نااہل سمجھ لیا جائے گا تو پھر اسے سڑکوں پر جوتیاں
چٹخانا پڑیں گی۔ لیکن اس نے کسی بھی زرعی سائنسدان کا نام نہ بتایا
اور فون بند کر دیا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ تمہیں بیٹھے بٹھائے زرعی چوہوں کا خیال کیسے آ گیا"۔
سر سلطان نے اس انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ جیسے وہ بھی سمجھ گئے
ہوں کہ عمران نے صرف شرارت کی ہے۔

" پاکیشیا کی زرعی پیداوار میں اضافے کو روکنے اور ملک کی زرعی
معیشت کو تباہ کرنے کی باقاعدہ سازش ہو رہی ہے اور اس سازش
میں یورپی ملک لاگوریا، ایکریمیا اور کافرستان تینوں شامل ہیں۔ یہاں
ایک زرعی سائنسدان کام کر رہے تھے۔ انہوں نے ایکریمیا میں پائے
جانے والے ایک پودے گلیری سیڈیا پر ایڈوانس ریسرچ کی۔ جس
سے ملک میں زراعت کو تباہ کرنے والے ایگری ریٹس کو نہ صرف
ہلاک کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کی مدد سے ڈیری اور پولٹری کی صنعتوں کو
بھی بے انداز فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ لیکن لاگوریا سیکرٹ سروس کے
ایک ایجنٹ نے ایک مقامی گروپ کے ساتھ مل کر اس زرعی
سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت اغوا کر لیا اور اسے کافرستان
پہنچا دیا گیا ہے اور اس سائنسدان کی لیبارٹری کو توڑ پھوڑ دیا گیا ہے۔
میں اسی سلسلے میں کسی زرعی سائنسدان سے تفصیلی بات کرنا چاہتا
ہوں۔ تاکہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ کیا اس فارمولے اور سائنسدان کو

واپس لے آنا ضروری ہے یا نہیں اور سیکرٹری زراعت آپ نے ایسا
رکھا ہوا ہے۔ جسے کسی زرعی سائنسدان کا نام بھی نہیں معلوم"۔
عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ سب کچھ تم واقعی سنجیدگی سے کہہ رہے ہو یا اس کے پیچھے
بھی کوئی شرارت ہے"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

" میں بھلا حکومتی معاملات میں اور خصوصاً آپ سے ایسا مذاق کر
سکتا ہوں اور پھر جب آپ کے چیف آف سیکرٹ سروس کی طرف سے
مجھے یہ معاملہ سونپا گیا ہو اور اس میں چیک ملنے کا بھی امکان ہو تو پھر
کیسی شرارت"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو ایک بار پھر
ہنس پڑا۔

" جو کچھ تم نے بتایا ہے عمران بیٹے۔ یہ واقعی حیران کن ہے۔
میرے ذہن میں کبھی ایسی بات نہیں آئی کہ اس انداز میں بھی ملک
کی معیشت کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ ویری بیڈ۔ تم کہاں سے
بات کر رہے ہو"...... سر سلطان نے کہا۔

" دانش منزل سے"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے میں ابھی خود تمہیں کال کرتا ہوں"...... سر سلطان
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ
دیا۔

" اب اس خورشید اعظم کی کمبختی آ جائے گی"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہے تو عجیب بات عمران صاحب کہ سیکرٹری زراعت کسی زرعی سائنسدان کا نام نہ جانتا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سیکرٹری اپنی وزارت کا سب سے اعلیٰ عہدہ دار ہوتا ہے۔ اس لئے یہ لوگ صرف دفتری کارروائیاں کرنے اور مراعات کی وصولی کے چکر میں ہی رہتے ہیں اور سر سلطان ایک لحاظ سے پاکیشیا کے چیف سیکرٹری ہیں۔ ان کے دم سے سارا کام چل رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہو گا یہاں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"بالکل ہو گا جناب اگر دانش منزل میں نہ ہو گا تو پھر پاگل خانے میں ہو گا۔ بہرحال ہو گا ضرور"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے سیکرٹری زراعت کو نااہلی کی بنا پر فوری طور پر معطل کر دیا گیا ہے اور ان کی جگہ چارج عارضی طور پر انہی کے سیکشن انچارج یوسف علی نے سنبھال لیا ہے۔ یوسف علی کا سیکشن زرعی سائنسدانوں سے ہی متعلق ہے۔ اس لئے وہ اس بارے میں خاصی تفصیل جانتے ہیں۔ انہیں تمہارے بارے میں بتا دیا گیا ہے۔ تم اسی پہلے والے فون نمبر پر اس سے بات کر سکتے ہو"...... سر سلطان نے

کہا۔

"آپ نے بڑی سخت کارروائی کر ڈالی ہے سر سلطان"...... عمران نے کہا۔

"میں ملکی مفادات کے معاملات میں معمولی سی غفلت بھی برداشت نہیں کر سکتا عمران بیٹے۔ اگر تم اور تمہارے ساتھی ملکی مفادات کے لئے دن رات چوکنا رہتے ہیں تو پھر ہم لوگوں کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال آپ اس بارے میں بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن میری گزارش ہے خورشید اعظم صاحب کو ہلکی سزا دی جائے ان کا واسطہ پہلی بار سیکرٹ سروس سے پڑا تھا۔ آپ تو چونکہ سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں۔ اس لئے آپ کی بات دوسری ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے کچھ روز بعد اسے وارننگ دے کر بحال کر دیا جائے گا۔ اللہ حافظ"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری زراعت"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ نئے سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں جناب" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر میں یوسف علی بول رہا ہوں جناب" ...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں یوسف علی صاحب۔ آپ کو سر سلطان نے میرے بارے میں بتا دیا ہوگا" ...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ آپ فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"زرعی چوہے جو فصلوں کو شدید نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کے بارے میں یہاں پاکیشیا میں کوئی ایسا زرعی سائنسدان ہے۔ جس سے اس موضوع پر تفصیلی بات ہو سکے" ...... عمران نے کہا۔

"جی ایک صاحب ہیں ڈاکٹر علی طاہر۔ وہ دارالحکومت میں ہی رہتے ہیں۔ وہ ملکی تو کیا بین الاقوامی سطح پر بھی زرعی ریسرچ کے لئے بے حد معروف ہیں اور زرعی چوہوں کے سلسلے میں وہ خصوصی تحقیقات کرتے رہتے ہیں۔ وہ یہاں سنٹرل زرعی انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر جنرل بھی ہیں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے" ...... عمران نے کہا۔

"آپ اپنا ایڈریس بتا دیں۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں وہ آپ سے ملاقات کر لیں گے" ...... یوسف علی نے کہا۔

"اوہ نہیں وہ سائنسدان ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ آپ ان کا فون نمبر اور ایڈریس مجھے بتا دیں اور ساتھ ہی میرے

بارے میں انہیں بریف کر دیں۔ میں خود ہی ان سے مل لوں گا" ...... عمران نے کہا۔

"جی ایڈریس تو وہی ہے۔ سنٹرل زرعی ریسرچ انسٹیٹیوٹ۔ یہ غریب شاہ روڈ پر واقع ہے اور مشہور انسٹی ٹیوٹ ہے۔ فون نمبر میں بتا دیتا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"آپ ان سے بات کر لیں۔ میں دس منٹ بعد انہیں فون کروں گا" ...... عمران نے کہا۔

"جی بہتر" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اگر ڈاکٹر علی طاہر زرعی چوہوں کی تلفی پر کام کرتے رہے ہیں تو پھر یقیناً یہ اس ڈاکٹر عباس سے بھی واقف ہوں گے" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں دیکھو" ...... عمران نے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو ڈائریکٹر آف انسٹی ٹیوٹ" ...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا ڈائریکٹر صاحب کا نام ڈاکٹر علی طاہر ہے" ...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں، آپ کون صاحب ہیں" ...... پی اے نے چونک کر

پوچھا۔

"میرا نام علی عمران ہے ۔ میری ڈاکٹر صاحب سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا جناب۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میں ڈاکٹر علی طاہر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میرا نام علی عمران ہے ڈاکٹر صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے آفس میں آجاؤں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ مجھے آپ کے بارے میں بتایا گیا ہے ۔ آپ مجھے ایڈریس دیں میں خود حاضر ہو جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ پریشان نہ ہوں آپ سائنسدان ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ میں خود آپ کے پاس حاضر ہو رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جی آپ کی مہربانی ہے۔ تشریف لے آئیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"سیکرٹری زراعت کی معطلی کی وجہ سے اب یہ آپ کے نام سے ہی خوف کھانے لگے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلطان نے بھی تو یکلخت لٹھ مار دیا ہے ورنہ صرف وارننگ

بھی دی جا سکتی تھی۔ بہرحال اب میں جا کر ڈاکٹر علی طاہر سے بات کرتا ہوں۔ تاکہ فیصلہ کیا جا سکے کہ اس فارمولے کے پیچھے جانا چاہئے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ایکریمیا کی ریاست یانا کے بڑے شہر یانا سے تقریباً چار سو کلو میٹر کے فاصلے پر وسیع و عریض علاقے کو ایگری کلچر ریسرچ ایریئے کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ یہ علاقہ تقریباً چالیس کلو میٹر پر محیط تھا اور اسی ایریئے میں ایک جگہ وسیع و عریض علاقے میں باقاعدہ عمارتیں بنی ہوئی تھیں اور ان کی تعداد تیس کے قریب تھی اور ان عمارتوں کے گرد وسیع و عریض رقبے میں جدید ترین انداز کے کھیت تھے۔ جن کے درمیان فراخ پکی سڑکیں موجود تھیں۔ ان عمارتوں میں زراعت کے تقریباً ہر شعبے پر ریسرچ کی جاتی تھی اور اس ریسرچ کے مطابق ہی ان کھیتوں میں کاشت کی جاتی تھی اور پورے ایریئے کے گرد باقاعدہ اونچی چار دیواری بنا کر اسے محفوظ کیا گیا تھا۔ اس میں داخلے کے لئے صرف ایک گیٹ تھا۔ جہاں باقاعدہ چیک پوسٹ بنائی گئی تھی اور سوائے خاص خاص افراد کے اور کسی کو اندر نہ جانے دیا جاتا تھا۔ جو لوگ

یہاں ریسرچ کرتے تھے ان کے لئے رہائشی کالونی وہیں موجود تھی اور وہ اپنی فیملیز کے ساتھ مستقل طور پر وہیں رہتے تھے اور انہیں یہاں دنیا کی تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہیں ہر ہفتے یانا جانے کی بھی اجازت تھی اور اگر انہوں نے یانا ریاست سے باہر جانا ہوتا تو اس کے لئے انہیں خصوصی اجازت نامہ حاصل کرنا پڑتا تھا۔ چونکہ یہاں انتہائی اہم زرعی ریسرچ کی جاتی تھی اس لئے عام آدمی کو یہاں آنے کی قطعاً اجازت نہ تھی۔ ان عمارتوں کے آخر میں ان سے ہٹ کر ایک خاکی رنگ کی عمارت ایسی تھی جس کا گیٹ بند رہتا تھا اور اس گیٹ کے باہر مسلح محافظ چوبیس گھنٹے اس طرح پہرہ دیتے تھے جیسے یہ کوئی جیل ہو۔ لیکن یہاں بھی زرعی ریسرچ ہی کی جاتی تھی۔ البتہ یہاں ان زرعی سائنسدانوں کو رکھا جاتا تھا جنہیں کسی خاص فارمولے پر ریسرچ کے لئے دوسرے ملکوں سے اغوا کر کے لایا جاتا تھا۔ ان کی رہائش کا انتظام بھی اسی عمارت کے اندر ہی تھا۔ عمارت کے اندر بھی انتہائی سخت سیکورٹی نظام موجود تھا۔ لیکن یہ تمام نظام سائنسی تھا۔ اس لئے سائنسدان عمارت کے اندر ایک لحاظ سے آزاد رہتے تھے۔ لیکن انہیں یہاں لانے کے بعد اس نظام کے بارے میں بتا دیا جاتا تھا کہ ان کی ایک ایک حرکت اور ایک ایک بات باقاعدہ مانیٹر کی جاتی ہے۔ باہر ان کا جانا اگر کسی وجہ سے ضروری ہوتا تو پھر باقاعدہ مسلح محافظ ان کے ساتھ جاتے تھے۔ اس عمارت کو براؤن ہاؤس کہا جاتا تھا۔ اس عمارت کے ایک کمرے میں کرسی پر

ایک بوڑھا آدمی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ڈاکٹر عباس تھا۔ اسے یہاں لائے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اس ایک ہفتے میں اسے بہترین خوراک دی گئی تھی اور اسے صرف آرام کرنے کا موقع خصوصی طور پر مہیا کیا گیا تھا۔ آج اسے بتایا گیا تھا کہ اس سے ملنے ریسرچ ایریئے کے دو بڑے سائنسدان ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر عباس ان دونوں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ دونوں ایکریمیا میں اس کے ساتھ کام کرتے رہے تھے۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ دونوں انتہائی متعصب یہودی ہیں اور یہودی ہونے کی وجہ سے وہ مسلمانوں سے شدید نفرت کرتے تھے۔ ڈاکٹر عباس کی پہلے بھی ان سے نہ بنتی تھی۔ اس لئے اب ان کی آمد کی خبر سن کر ڈاکٹر عباس بے حد پریشان ہو گیا تھا۔ اسے یہ بتایا گیا تھا کہ اسے پاکیشیا سے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے اور وہاں پاکیشیا میں ایک آدمی کو اس کا میک اپ کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس نقلی ڈاکٹر عباس کو دفن بھی کر دیا گیا ہے اس لئے اب پاکیشیا اور پوری دنیا کی نظروں میں ڈاکٹر عباس مر چکا ہے اس کا گلیری سیڈیا کا فارمولا بھی پاکیشیا سے لے آیا گیا ہے اور اس پر مزید ریسرچ کرنے کی غرض سے اسے یہاں بھیجا گیا ہے اور یہ دونوں سائنسدان بھی اس فارمولے کے سلسلے میں اس سے بات کرنے آ رہے ہیں۔ لیکن یہی بات اس کی پریشانی کا باعث تھی کہ اس نے تو فارمولے کو ہر لحاظ سے مکمل کر دیا تھا۔ اگر فارمولا ان کے ہاتھ لگ چکا ہے تو پھر مزید بات کرنے کے لئے کیا رہ گیا ہے۔ ابھی وہ بیٹھا یہی

باتیں سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے ان میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا تھا اور اس کی عمر بھی کافی تھی۔ یہ ڈاکٹر رابرٹ تھا۔ جبکہ دوسرا درمیانے قد اور مناسب جسم کا آدمی تھا اور وہ ادھیڑ عمر تھا اور اس کا نام ڈاکٹر رونالڈ تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ڈاکٹر عباس اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف رکھیں ڈاکٹر عباس۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ سے ان حالات میں ملاقات ہو رہی ہے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"شکریہ"...... ڈاکٹر عباس نے کہا اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تو دونوں آنے والے بھی اس کے سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ڈاکٹر عباس آپ نے گلیری سیڈیا پر جو ایڈوانس ریسرچ کی ہے۔ اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت سے اس پودے کو اس حد تک پہنچایا ہے کہ زرعی لحاظ سے اب یہ پودا دنیا کا سب سے قیمتی پودا بن گیا ہے۔ میں نے آپ کے فارمولے کا انتہائی تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور اس سلسلے میں چند لیبارٹری ٹیسٹ بھی کئے گئے ہیں اور اب مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا یہ فارمولا عملی طور پر ناکام ہے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر عباس بے اختیار اچھل پڑا۔

"ناکام ہے۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... ڈاکٹر عباس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر عباس اس پودے میں سے جو خصوصی بو نکلتی ہے وہ

چوہوں کو بے ہوش تو کر سکتی ہے لیکن انہیں ہلاک نہیں کر سکتی۔ ہم نے اس سلسلے میں تجربات بھی کئے ہیں اور تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے ۔دوسری بات یہ کہ یہ بوجگالی کرنے والے جانوروں اور مرغیوں کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوئی ہے ۔ان پودوں کے پتوں کے ان کی خوراک میں شامل ہوتے ہی جانور اور مرغیاں ہلاک ہو جاتی ہیں۔ اس بارے میں بھی ہم نے ٹیسٹ کئے ہیں۔ جبکہ تھیوری کے لحاظ سے آپ کا یہ فارمولا واقعی انتہائی شاندار ہے ۔لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہے ۔ہم باوجود انتہائی کوشش کے یہ بات نہیں سمجھ سکے کہ ایسا کیوں ہے اور اب اس لئے آپ کے پاس آئے ہیں کہ آپ اس بارے میں بتائیں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا جبکہ ڈاکٹر رونالڈ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ایسا کیسے ممکن ہے ۔میں نے تو باقاعدہ ساتھ ساتھ عملی طور پر بھی اسے جانچا تھا۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔اگر آپ کہیں تو آپ کو تجربات کی فلمیں دکھائی جائیں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"ہاں دکھائیں"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"آئیں ہمارے ساتھ"...... ڈاکٹر رابرٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان دونوں کے ساتھ اس کمرے سے نکل کر ایک ہال نما کمرے میں پہنچا۔ وہاں دیوار پر مختلف سائزوں کی سکرینیں موجود تھیں۔

کمرے میں عجیب سی مشینری بھی موجود تھی۔ ڈاکٹر رابرٹ ایک بڑی مشین کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔

"یہ ڈاکٹر عباس ہیں گلیری سیڈیا کے ایڈوانس فارمولے کے خالق۔انہیں تجرباتی فلمیں دکھاؤ"...... ڈاکٹر رابرٹ نے مشین کے سامنے موجود ایک نوجوان سے کہا۔

"یس سر تشریف رکھیں"...... اس نوجوان نے کہا اور وہ تینوں وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ نوجوان نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تو سامنے دیوار پر موجود ایک بڑی سی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر مختلف اعداد و شمار اور ڈایا گرام ابھر آئے ۔وہ تینوں خاموش بیٹھے اسے دیکھ رہے تھے۔ سکرین پر اعداد و شمار اور ڈایا گرام بار بار بدل رہے تھے ۔جنہیں دیکھ کر ڈاکٹر عباس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔چند لمحوں بعد سکرین آف ہو گئی۔

"آپ نے دیکھ لیا ڈاکٹر عباس"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"ہاں ان ڈایا گرام کے لحاظ سے تو آپ کی بات درست ہے ۔کیا آپ مجھے فارمولا پڑھائیں گے تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ اصل مسئلہ کیا ہے"...... ڈاکٹر عباس نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ نے جیب سے ایک مائیکرو فلم نکالی اور آپریٹر کی طرف بڑھا دی۔

"اسے سکرین پر لے آؤ"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"یس سر"...... اس نوجوان نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد سکرین

دوبارہ ایک جھماکے سے روشن ہوئی اور اس پر پہلے کی طرح اعداد و
شمار اور ڈایاگرام نظر آنے لگے۔ ڈاکٹر عباس کی نظریں سکرین پر جیسے
چپک سی گئی تھیں۔ پھر ایک ڈایاگرام کے سامنے آتے ہی ڈاکٹر عباس
بے اختیار چونک پڑا۔

"اسے سٹل کرو"...... ڈاکٹر عباس نے کہا تو آپریٹر نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔ پھر ڈایاگرام سکرین پر ساکت ہو گیا اور ڈاکٹر عباس کافی دیر
غور سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے بند کر دو"...... ڈاکٹر عباس نے کہا تو آپریٹر نے
سکرین آف کر دی اور پھر اس نے مائیکرو فلم نکال کر ڈاکٹر رابرٹ کو
دے دی۔ جو اس نے واپس اپنی جیب میں ڈال لی۔

"ہاں اب بتائیں ڈاکٹر عباس کہ یہ سب کیا ہے اور اسے کیسے
درست کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ مجھ سے تجربات کے دوران غلطی ہو گئی ہے۔
گلیری سیڈیا کی کراسنگ میں نے واسٹوروفا کے ساتھ کی تھی اور شاید
اس میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ لہذا اب مجھے نئے سرے سے اس پر کام
کرنا پڑے گا"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ بھی میری طرح
درست نتیجے پر پہنچے ہیں۔ گلیری سیڈیا اور واسٹوروفا کی کراسنگ میں
واقعی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے الٹ رزلٹ نکل رہے ہیں۔
چوہے ہلاک ہونے کی بجائے بے ہوش ہو جاتے ہیں اور جگالی کرنے

والے جانور اور مرغیاں ہلاک ہو جاتی ہیں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے
کہا۔

"ڈاکٹر رابرٹ ہم خود بھی تو اس پر مزید کام کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر
عباس کو مزید تکلیف کیوں دی جائے"...... ڈاکٹر رونالڈ نے پہلی بار
زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر رونالڈ میں نے اس پر بہت غور کیا ہے اور اپنے طور پر
مختلف تجربات بھی کئے ہیں۔ لیکن میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ لیکن مجھے
یقین ہے کہ ڈاکٹر عباس اس میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ ان کا
ذہن اس معاملے میں واقعی بے حد ایڈوانس ہے"...... ڈاکٹر رابرٹ
نے جواب دیا۔

"آپ کا شکریہ ڈاکٹر رابرٹ کہ آپ میرے بارے میں ایسی رائے
رکھتے ہیں"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"آپ واقعی انتہائی قابل سائنسدان ہیں ڈاکٹر عباس۔ آیئے مزید
باتیں آپ کے کمرے میں ہوں گی"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا اور اٹھ
کھڑا ہوا تو اس کے اٹھتے ہی ڈاکٹر عباس اور ڈاکٹر رونالڈ بھی اٹھ کر
کھڑے ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اسی کمرے میں آ گئے۔

"ڈاکٹر عباس اب بہتر ہے کہ کھل کر باتیں ہو جائیں"۔ ڈاکٹر
رابرٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسی باتیں"...... ڈاکٹر عباس نے چونک کر پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ کہ حکومت ایکریمیا آپ کے فارمولے میں انتہائی

دلچسپی لے رہی ہے اور اسے زراعت کے لئے انتہائی نیک فال قرار دیا
گیا ہے ۔ اس سے پیداوار میں دوگنا اضافہ ہو جائے گا اور حکومت
ایکریمیا کا فیصلہ ہے کہ اگر آپ کا یہ فارمولا عملی طور پر کامیاب ہو گیا
تو آپ کے نام پر اسے رجسٹرڈ کرایا جائے گا۔ اس طرح آپ پوری دنیا
کے ہیرو بن جائیں گے ۔ لیکن قانون اور اصول کے مطابق آپ کو یہ
سارا کام اسی براؤن ہاؤس میں ہی کرنا ہوگا اور یہ بھی سن لیں کہ اگر
آپ اس میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر آپ کو گولی بھی ماری جا سکتی ہے
اور اس کے لئے آپ کو صرف چھ ماہ دیئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔
یہاں آپ کو ہر سہولت مہیا ہو گی لیکن آپ یہاں سے باہر نہ جا سکیں
گے ۔ البتہ گلیری سیڈیا کا تجرباتی فارم باہر ہو گا۔ جہاں آپ مسلح گارڈز
کے ساتھ جا سکتے ہیں ۔ اب آپ بتائیں کیا آپ واقعی اس پر کام کرنے
کے لئے تیار ہیں" ...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"ہاں میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ میں کام کرنے کے لئے تیار
ہوں ۔ لیکن مجھ پر پابندیاں کیوں لگائی جا رہی ہیں" ...... ڈاکٹر عباس
نے کہا۔

"اس لئے کہ آپ کو پاکیشیا سے پراسرار حالات میں یہاں لایا گیا
ہے اور یہاں کا اصول یہی ہے" ...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ دنیا کے لئے تو میں مر چکا ہوں ۔ ویسے بھی میرا دنیا
میں کوئی نہیں ہے ۔ اس لئے جب مجھے یہاں تمام سہولیات مل رہی
ہیں تو میں ضرور کام کروں گا" ...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"آپ نے واقعی دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے ڈاکٹر عباس ۔ اب ہمیں
اجازت دیں ۔ یہ آپ کا فارمولا اور آپ کے لئے ہال نمبر بارہ ریزرو کر
دیا گیا ہے ۔ اب آپ سے اکثر ملاقات ہوتی رہے گی" ...... ڈاکٹر
رابرٹ نے فارمولا نکال کر ڈاکٹر عباس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور
پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"شکریہ ڈاکٹر رابرٹ" ...... ڈاکٹر عباس نے کہا تو وہ دونوں مڑ کر
کمرے سے باہر چلے گئے تو ڈاکٹر عباس دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئے ۔ ویسے
وہ سمجھ گیا تھا کہ غلطی کہاں ہوئی ہے ۔ اس نے کراسنگ کا جو ڈایا
گرام بنایا تھا۔ بنیادی غلطی اسی میں تھی۔ اس نے غلطی سے اس میں
کراسنگ طاقت کو زیادہ کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے آگے جا کر فارمولا
مکمل طور پر ناکام ہو گیا تھا۔ چونکہ تمام تجربات اس نے خود کئے ہوئے
تھے اس لئے اسے فوراً اصل بات کا علم ہو گیا تھا۔ اب اگر وہ چاہتا تو
اس ڈایاگرام کو درست کر کے اسی فارمولے کو درست کر سکتا تھا۔
لیکن اسے معلوم تھا کہ فارمولا درست ہوتے ہی ان لوگوں نے اسے
ہلاک کر دینا ہے ۔ کیونکہ اسے فارمولے سمیت پاکیشیا سے اغوا اس
لئے نہیں کرایا گیا تھا کہ وہ اسے اس کے نام سے رجسٹرڈ کرائیں اور
اسے پوری دنیا کا ہیرو بنائیں ۔ لامحالہ اسے ہلاک کر دینے کے بعد
فارمولا ڈاکٹر رابرٹ کے نام رجسٹرڈ کرایا جائے گا اور حکومت ایکریمیا
اس کی مالک ہو گی ۔ یہ تو ڈاکٹر عباس کی خوش قسمتی تھی کہ فارمولے
میں نادانستہ طور پر اس سے غلطی ہو گئی تھی جس کا ادراک اسے نہ ہوا

تھا اور اس طرح فارمولا تجرباتی طور پر ناکام ہو گیا تھا۔ ورنہ وہ اسے بغیر کچھ بتائے ہلاک کر دیتے اور اب وہ یہ بات بھی سمجھ گیا تھا کہ صرف فارمولا حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اسے بھی کیوں اغوا کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کے ذہنوں میں بھی یہی بات ہو گی کہ فارمولا ادھورا بھی ہو سکتا ہے یا غلط بھی ہو سکتا ہے اور وہ اسے اس سے درست کرا لیں گے لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اسے اپنے نام سے ہی اور اپنے ملک پاکیشیا کے تحت ہی رجسٹرڈ کرائے گا۔ اس لئے اس نے اصل غلطی کی نشاندہی نہ کی تھی اس طرح اسے چھ ماہ کی مہلت مل گئی تھی اور ان چھ ماہ کے دوران وہ کسی بھی وقت یہاں سے فارمولے سمیت فرار ہو سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی شروع شروع میں اس پر پابندیاں سخت رکھی جائیں گی۔ لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا یہ پابندیاں نرم ہوتی جائیں گی اور پھر اسے یہاں سے فرار ہونے کا کوئی نہ کوئی موقع بہرحال مل ہی جائے گا۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ کیا ڈاکٹر علی طاہر سے ملاقات نہیں ہوئی"...... بلیک زیرو نے عمران کی جلد واپسی پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ملاقات تو ہوئی ہے۔ لیکن خاصی مختصر رہی ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر علی طاہر تو ڈاکٹر عباس کا نام تک نہ جانتے تھے اور گلیری سیڈیا کے بارے میں بھی ان کی معلومات خاصی محدود ہیں۔ انہیں صرف اتنا معلوم تھا کہ ایکریمی ریاست میکسیکو میں یہ پودا خودرو انداز میں پایا جاتا ہے اور اس سے نکلنے والی بو سے زرعی چوہے فصلوں سے دور بھاگ جاتے ہیں۔ البتہ ایک بات ہوئی ہے معلوم ان سے کہ لاگوریا ایسا ملک ہے جہاں زرعی چوہے زراعت کا کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے اور لاگوریا بنیادی طور پر زرعی ملک بھی نہیں ہے۔ وہاں اہم ترین پیداوار صنعتی ہے اور صنعتی پیداوار کو برآمد کر کے وہ کثیر زرمبادلہ

کماتا ہے اور ویسے بھی لاگوریا کی آب و ہوا ایسی ہے کہ وہاں ایگری ریٹس زیادہ تعداد میں زندہ ہی نہیں رہ سکتے۔ البتہ انہوں نے بتایا کہ ایکریمیا کی ریاست میکسیکو اور ایسی اور کئی ریاستیں جہاں کا موسم گرم رہتا ہے اور وہاں کی بنیادی معیشت زراعت ہے وہاں ایگری ریٹس واقعی ملکی مسئلہ بن چکے ہیں اور ان کی کثرت کی وجہ سے پیداوار عام حالات سے نصف تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن آج تک ان کے خلاف کوئی موثر فارمولا سامنے نہیں آسکا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ فارمولا لاگوریا نے ایکریمیا بھجوایا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب کرنل یون سے ملاقات کرنا ہی پڑے گی۔ تب ہی حتمی نتیجہ نکل سکے گا"...... عمران نے کہا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو جناب۔ تب بھی آپ کے حکم پر کان سے پکڑ کر حاضر کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے اس بار اصل لہجے میں کہا۔

"عمران لاگوریا کے چیف سیکرٹری نے مجھے فون کیا ہے اور انہوں نے معذرت کی ہے کہ ان سے بالا بالا لاگوریا کی ڈیفنس کونسل نے

لاگوریا کی سیکرٹ سروس کو استعمال کر کے پاکیشیا سے زرعی سائنسدان ڈاکٹر عباس کو اس کے زرعی فارمولے سمیت اغوا کرایا اور پھر اس سائنسدان اور فارمولے کو حکومت ایکریمیا کے حوالے کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ جیسے ہی انہیں اس بات کا علم ہوا انہوں نے اعلیٰ حکام سے میٹنگ کی اور اب وہ مجھے فون کر رہے ہیں اور حکومت لاگوریا کی طرف سے سرکاری معذرت نامہ بھی بھجوایا جا رہا ہے اور وہ لوگ ہر قسم کا ہرجانہ ادا کرنے کے لئے بھی تیار ہیں"۔ سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"انہوں نے یہاں ڈاکٹر عباس کے دو ملازمین کو ہلاک کیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی کا وقت بھی ضائع کیا اور اس معاملہ کی وجہ سے پاکشیا کے سیکرٹری زراعت خورشید اعظم بھی معطل ہوئے۔ اس لئے ہرجانہ معقول ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا تو تم اس سلسلے میں بات کر رہے تھے۔ لیکن عمران بیٹے حکومتیں ایک دوسرے سے ہرجانے نہیں لیا کرتیں۔ البتہ اس سلسلے میں کوئی ایسا معاہدہ ضرور کر لیا جاتا ہے کہ جس سے ملک کو فائدہ پہنچ سکے"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"تو پھر میری اشک شوئی کیسے ہوگی۔ چلیں آپ ان کی حکومت سے مجھے ہرجانہ دلوا دیں۔ کیونکہ اگر لاگوریا کے چیف سیکرٹری آپ سے معذرت نہ کرتے تو میں چیف کو رضامند کر چکا تھا کہ میں نیم

لے کر لاگوریا جاؤں اور ظاہر ہے پھر مجھے چیک بھی مل جاتا۔ چاہے چھوٹا ہی سہی لیکن ملتا ضرور۔ لیکن اب آپ کی کال کے بعد تو اس چیک کا سکوپ بھی ختم ہو گیا ہے" .... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن تم اس زرعی سائنسدان اور اس کے فارمولے کو واپس لانے کے لئے ایکریمیا تو جا سکتے ہو" .... سر سلطان نے کہا۔

"اللہ آپ کا بھلا کرے۔ آپ واقعی نیک فطرت بزرگ ہیں۔ نوجوان کے خوابوں تک کو سمجھتے ہیں۔ واہ ایکریمیا کی تفریح اور وہ بھی سرکاری خرچ پر۔ واہ مزہ آجائے گا۔ لیکن پلیز آپ خود چیف کو رضامند کر لیں۔ وہ تو ایکریمیا کا نام سنتے ہی بھڑک اٹھتے ہیں" .... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اگر تمہارا چیف نہیں بھیجنا چاہتا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ تمہارا چیف اول تو سفارش مانتا ہی نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میری سفارش پر وہ مجھے سڑکوں پر جوتیاں چٹخانے پر مجبور کر دے"۔ سر سلطان نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر وہ ہرجانہ ہی دلوا دیں" .... عمران نے کہا۔

"اگر تمہارا چیف منظوری دے دے تو میں حکومت کی طرف سے ہرجانے کی بات کر دوں گا ورنہ نہیں۔ اللہ حافظ" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ آپ اس کیس پر کام کر رہے ہیں" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں میرا خیال ہے کہ رافٹ کے اغوا اور ہلاکت کی خبر انہیں مل گئی ہو گی" .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" .... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ بولنے والا سیکرٹ سروس کا چیف کرنل یون ہے۔

"چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکسٹو بول رہا ہوں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ، فرمایئے" .... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"آپ کے سپر ایجنٹ جارج نے پاکیشیا سے ایک زرعی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت اغوا کیا اور یہاں اس سائنسدان کے دو ملازمین کو ہلاک کر دیا۔ حالانکہ اگر آپ کو فارمولا اور سائنسدان چاہئے تھا تو آپ حکومتی سطح پر بھی بات چیت کر سکتے تھے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ جس ٹائپ کا وہ فارمولا تھا وہ لاگوریا کے لئے فائدہ مند نہیں تھا۔ اس لئے میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ آپ نے یہ ساری کارروائی کسی دوسرے ملک کی خاطر کی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اس سلسلے میں جوابی کارروائی کراتا۔ لاگوریا کے چیف سیکرٹری نے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے باقاعدہ معذرت کی اور یہ بھی بتایا کہ حکومتی سطح پر بھی معذرت نامہ بھجوایا جا

رہا ہے۔ اس لئے ہم نے لاگوریا کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ واپس لے لیا ہے۔ لیکن ہم نے بہرحال اپنے سائنسدان اور اس کے فارمولے کو واپس حاصل کرنا ہے۔ اس لئے آپ ہمیں بتائیں گے کہ وہ سائنسدان اور اس کا فارمولا آپ نے کس کے حوالے کیا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری مسٹر ایکسٹو۔ ہمیں تو حکومت کی طرف سے یہ مشن ملا اور ہم نے مکمل کر دیا اور اس سائنسدان اور اس کے فارمولے کو ہم نے حکومت کے ارکان کے حوالے کر دیا۔ اب ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ انہیں ایکریمین حکام کے حوالے کر دیا گیا ہے اور بس"...... کرنل یون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے سائنسدان کو کس کے حوالے کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ڈیفنس کونسل کی طرف سے آنے والے افراد نے ایئرپورٹ سے اسے ہمارے آدمیوں سے اپنی تحویل میں لے لیا تھا"...... کرنل یون نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے سپر ایجنٹ جارج کو یقیناً اس کا علم ہوگا۔ ان کا نمبر بتا دیں تاکہ ہم ان سے فون پر بات کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر ایکسٹو یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے اب ہم خود ہی معلوم کر لیں گے۔ شکریہ گڈ بائی"۔ عمران

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی سب سے نیچے والی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ایک ضخیم ڈائری نکال کر اس نے عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے کافی دیر تک وہ ایسا کرتا رہا پھر ایک صفحے پر اس کی نگاہیں جم سی گئیں۔ اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور فون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ اسے لاگوریا کا رابطہ نمبر معلوم تھا کیونکہ رافٹ کی بات کرنل یون سے کراتے ہوئے یہ نمبر رافٹ سے اس نے معلوم کیا تھا۔ اس لئے اس نے کرنل یون سے پہلے بھی بات کرتے ہوئے انکوائری سے رابطہ نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔

"مڈوے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ یورپی تھا۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ میکنزو سے بات کراؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو میکنزو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"تمہارا میکنزم ٹھیک ہوا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون بول رہا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ، اوہ آپ عمران صاحب۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"میکنزم درست ہونے کا انتظار کر رہا تھا"...... عمران نے کہا تو میکنزو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بالکل ٹھیک ہو چکا ہے۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"لاگوریا سیکرٹ سروس کے ساتھ تمہارے تعلقات کیسے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہیں۔ کیوں کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیا"...... میکنزو نے چونک کر پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کے سپر ایجنٹ جارج نے یہاں پاکیشیا سے ایک زرعی سائنسدان کو ان کے فارمولے سمیت اغوا کیا۔ ہم ابھی ان سپر ایجنٹ صاحب سے ملاقات کی تیاری کر ہی رہے تھے کہ لاگوریا کے چیف سیکرٹری نے باقاعدہ حکومتی سطح پر معذرت کر لی اور بتایا کہ اس سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت ایکریمیا کے حوالے کر دیا

گیا ہے۔ جس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے کرنل یون سے بات کی اور اس سے پوچھا کہ وہ بتائے کہ سائنسدان کو ایکریمیا میں کس کے حوالے کیا گیا ہے۔ لیکن انہوں نے آئیں بائیں شائیں کر کے بات ٹال دی۔ جس پر چیف نے حکم دیا کہ اس سپر ایجنٹ جارج سے معلوم کیا جائے۔ اب ہمارے پاس دو صورتیں ہیں کہ ہم لاگوریا آ کر جارج صاحب سے معلومات حاصل کریں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ اس کے بعد جارج صاحب کے چراغوں میں روشنی نہ رہ سکے گی۔ دوسری صورت یہی ہے کہ تمہیں فون کیا جائے۔ اس طرح شاید جارج صاحب کے چراغوں کی روشنی قائم رہ جائے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جارج میرا دوست ہے عمران صاحب۔ خاصا تیز اور فعال ایجنٹ ہے۔ لیکن......" میکنزو نے بات ادھوری چھوڑتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ میکنزم کو تیل کی ضرورت ہے تو تیل مہیا کر دیا جائے گا تاکہ اسے زنگ نہ لگ سکے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے میکنزو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی یہی خوبی تو مجھے پسند ہے کہ آپ مطلب فوراً سمجھ لیتے ہیں۔ بہرحال میں معلوم کر لوں گا۔ آپ اپنا نمبر بتا دیں"...... میکنزو نے کہا۔

"تم یہ کام کتنے گھنٹوں میں کر لو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"گھنٹوں، اوہ اس کا مطلب ہے کہ ایمرجنسی ہے۔ ٹھیک ہے پھر

مجھے فوری حرکت میں آنا ہوگا اور معاوضہ ڈبل لیکن پھر بھی آپ کے لئے دس لاکھ ڈالر ہوگا" .... میکنزو نے کہا۔

"مل جائے گا۔ لیکن تمہارے اپنے بقول جارج تیز اور ہوشیار ایجنٹ ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں چکر دے جائے اور تمہاری وجہ سے مجھے خوار ہونا پڑے۔ اس لئے معلومات حتمی ہونی چاہیں" ۔ عمران نے کہا۔

"حتمی ہی ہوں گی۔ آپ بے فکر رہیں۔ جارج کی ایک ایسی کمزوری میرے ہاتھ میں ہے کہ جارج کو اصل بات بتانی ہی پڑے گی" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب تک معلومات مل سکتی ہیں" .... عمران نے کہا۔

"پانچ گھنٹوں کا مارجن تو رکھ ہی لیں" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے میں پانچ گھنٹوں بعد دوبارہ فون کر لوں گا۔ اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا پتہ بتا دو" .... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے گڈ بائی" .... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"رقم بھجوا دو۔ یہ معمولی سی رقم ہے ورنہ اگر ہمیں وہاں جا کر معلومات حاصل کرنا پڑتیں تو اس سے کئی گنا زیادہ رقم خرچ ہو جاتی" .... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو آپ نے بہرحال سائنسدان اور فارمولا واپس لے آنے کا

فیصلہ کر لیا ہے۔ حالانکہ پہلے آپ اس معاملے میں متذبذب تھے" ۔ بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پیڈ کو واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ پیڈ پر اس نے فون کے لاؤڈر سے سن کر بنک اکاؤنٹ نمبر اور دیگر تفصیلات لکھ لی تھیں۔

"ہاں، اس لئے کہ ایک تو ڈاکٹر عباس پاکیشیائی ہے۔ دوسرا یہ کہ ایگری ریٹس بہرحال ہماری زراعت کا بھی بہت اہم مسئلہ ہیں" ۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ایکریمیا والے تو خود ریسرچ میں بے حد ایڈوانس ہیں اور پھر فارمولا بھی تو ان کے پاس پہنچ چکا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر عباس کو ہلاک کر دیا ہو" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ لیکن تم اس فارمولے کی اہمیت کو سمجھو کہ حکومت ایکریمیا نے اسے لاگوریا کے ذریعے حاصل کرایا ہے۔ ورنہ ان کے پاس ایجنٹوں کی کمی نہیں ہے" .... عمران نے کہا۔

"ایسی صورت میں تو لاگوریا والوں کو ہمیں بتانا ہی نہیں چاہئے تھا کہ فارمولا اور سائنسدان حکومت ایکریمیا کی تحویل میں ہے" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ حکومت ایکریمیا سرکاری طور پر یہ بتائے کہ فارمولا ان کے کام کا نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے اسے ضائع کر دیا ہے اور ڈاکٹر عباس بھی بوڑھے آدمی تھے اور وہ دل کا دورہ پڑنے سے

ہلاک ہو گئے ہیں۔ پھر"........ عمران نے کہا تو بلیک زیرو صرف مسکرا کر رہ گیا۔

" میں اتنی دیر لائبریری میں جا کر چیکنگ کر لوں کہ حکومت ایکریمیا ایسے زرعی سائنسدانوں کو کہاں بھیج سکتی ہے"........ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں بعد عمران کی واپسی ہوئی۔

" کچھ معلوم ہوا"........ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" ویسے تو ایکریمیا پورا براعظم ہے اور وہاں بے شمار سرکاری زرعی ریسرچ ادارے ہیں۔ لیکن ایک سپاٹ کو اس معاملے میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ ریاست میکسیکو کے قریب ایک چھوٹی سی ریاست یانا ہے۔ اس ریاست میں زرعی ریسرچ کے لئے بہت بڑا ایریا مخصوص کیا گیا ہے اور چونکہ اس پودے گلیری سیڈیا کا تعلق ریاست میکسیکو سے ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عباس کو یانا کے اس ریسرچ سنٹر میں پہنچایا گیا ہو"........ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ مزید گزار کر عمران نے دوبارہ میکنزو سے رابطہ کیا۔

" عمران صاحب میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں اور بنک سے بھی مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ آپ نے وعدے کے مطابق رقم بھجوا دی ہے۔ اس لئے میں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ جارج نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی سائنسدان اور فارمولے کو ایئرپورٹ سے ایکریمیا کے

ایجنٹوں نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا اور وہ اسے لے کر لاگوریا سے ایکریمیا چلے گئے تھے لیکن جارج کی فطرت میں تجسس بہت ہے اس لئے اس نے اپنے طور پر ایکریمیا سے معلومات حاصل کیں تو اسے معلوم ہوا کہ پاکیشیائی سائنسدان کو ایکریمی ریاست یانا کے زرعی ریسرچ سنٹر میں پہنچایا گیا ہے اور وہ اب تک وہیں ہیں"........ میکنزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں کے بارے میں کوئی تفصیل"........ عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں عمران صاحب۔ وہاں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"........ میکنزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو یانا میں کوئی ایسی ٹپ بتا دو جہاں سے میرا مقصد حل ہو سکے"........ عمران نے کہا۔

" ہاں یانا میں سب سے بڑا ہوٹل اور کلب ہے جس کا نام رین بو ہوٹل اور رین بو کلب ہے اور اس کا مینجر آرنلڈ ہے۔ جسے ماسٹر آرنلڈ کہا جاتا ہے۔ وہ بہت بڑے جرائم پیشہ گروپ کا چیف بھی ہے۔ وہ میرا دوست ہے میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ آپ اسے اپنا نام پرنس بتا دیں اور ساتھ ہی میرا نام بھی لے دیں وہ معلومات کی حد تک آپ کے ساتھ تعاون کر سکتا ہے"........ میکنزو نے کہا۔

" اوکے شکریہ"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ اب یانا جائیں گے"........ بلیک زیرو نے کہا۔

" دیکھو اس ماسٹر آرنلڈ سے بات ہو جائے پھر فیصلہ کروں

گا"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے انکوائری سے یانا کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر یانا انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

"رین بو ہوٹل اور رین بو کلب کے مینجر ماسٹر آرنلڈ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رین بو ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس بول رہا ہوں۔ ماسٹر آرنلڈ سے بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے یہ کون سی جگہ ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"براعظم ایشیا کا ایک ملک ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ، اوہ اتنی دور سے۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ماسٹر آرنلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی اور کرخت آواز سنائی دی۔

"لاگوریا کے میکنزو نے تمہیں فون کیا ہوگا۔ میرا نام پرنس ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ اچھا کیا مسئلہ ہے بتاؤ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"چند معلومات چاہئیں۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ہوگا لیکن معلومات حتمی اور درست ہونی چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"تم نے بد اعتمادی کا اظہار کیا ہے اور وہ بھی ماسٹر آرنلڈ پر۔ لیکن چونکہ تم مجھے جانتے نہیں ہو اس لئے میں نے اسے نظرانداز کر دیا ہے اور میکنزو میرا اچھا دوست ہے ورنہ تمہاری یہ بات سن کر میں رسیور رکھ دیتا"...... دوسری طرف سے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"ناراض ہونے کی بات نہیں ہے ماسٹر آرنلڈ۔ میں نے تو ایک سادہ سی بات کی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کس قسم کی معلومات چاہئیں تمہیں بولو"...... ماسٹر آرنلڈ نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سوری اب کچھ بتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ تم غصے میں ہو اور ظاہر ہے تم نے انکار کر دینا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ نہیں تم نے میکنزو کا حوالہ دیا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اس تک شکایت پہنچے۔ بولو کیسی معلومات چاہئیں تمہیں"۔ اس بار ماسٹر آرنلڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ایک زرعی سائنسدان کو اغوا کر کے یانا کے زرعی ریسرچ ایریئے میں پہنچایا گیا ہے۔ اس سائنسدان کا زرعی فارمولا بھی ساتھ لے جایا گیا ہے۔ میں اس بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ زرعی سائنسدان زندہ بھی ہے یا نہیں اور اس فارمولے کے ساتھ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس سائنسدان کا نام کیا ہے"...... ماسٹر آرنلڈ نے پوچھا۔

"ڈاکٹر عباس"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر تم بیس لاکھ ڈالر دو تو حتمی معلومات مل سکتی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب تک مل سکتی ہیں معلومات"...... عمران نے کہا۔

"رقم میرے اکاؤنٹ میں پہنچنے کے ایک گھنٹے بعد"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بنک کے بارے میں تفصیلات بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیلات بتا دی گئیں تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"خاصی بڑی رقم مانگی ہے اس نے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوئی بات نہیں وہاں جانا پڑا تو واپسی ہو جائے گی اس کی"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔ تاکہ ماسٹر آرنلڈ کے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کر دے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر ماسٹر آرنلڈ سے رابطہ کیا۔

"رقم پہنچ گئی ہو گی تمہارے اکاؤنٹ میں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے اطلاع مل گئی ہے شکریہ اور میں نے معلومات بھی حاصل کر لی ہیں۔ ڈاکٹر عباس کو براؤن ہاؤس میں رکھا گیا ہے۔ جہاں سے وہ کسی صورت فرار نہیں ہو سکتا اور اس کا فارمولا بھی تجرباتی طور پر ناکام ثابت ہوا ہے اس لئے اسے چھ ماہ کی مہلت دی

گئی ہے تاکہ وہ اس فارمولے کو درست کر سکے"...... ماسٹر آرنلڈ نے کہا۔

"براؤن ہاؤس کی کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یانا شہر سے تقریباً چار سو کلو میٹر کے فاصلے پر حکومت کا زرعی ریسرچ ایریا ہے۔ جو انتہائی وسیع رقبے پر قائم ہے اور اس کے گرد باقاعدہ چار دیواری ہے اور وہاں عام افراد کا داخلہ بند ہے۔ وہاں زرعی ریسرچ سنٹر کی عمارتیں ہیں اور وسیع رقبے پر پھیلے ہوئے کھیت ہیں۔ وہاں سے قدرے ہٹ کر براؤن رنگ کی علیحدہ عمارت ہے۔ جسے براؤن ہاؤس کہا جاتا ہے۔ اس میں ایسے سائنسدانوں کو رکھا جاتا ہے جن سے جبراً کام لینا ہو۔ میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ تمہارے ملک کا سائنسدان ڈاکٹر رابرٹ کے تحت ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ سے میرے تعلقات نہیں ہیں۔ البتہ اس کا اسسٹنٹ ہیری میرے پاس آتا جاتا رہتا ہے۔ میں نے اس سے بات کی تو اس نے مجھے یہ تفصیل بتائی"...... ماسٹر آرنلڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں تمہاری مرضی کا معاوضہ دیا جائے تو کیا تم اس براؤن ہاؤس سے ڈاکٹر عباس کو باہر بھی لا سکتے ہو اس کے فارمولے سمیت"...... عمران نے کہا۔

"سوری ہم سرکاری معاملات میں مداخلت نہیں کرتے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو اس بار آپ اس آرنلڈ کے ذریعے مشن مکمل کرنا چاہتے تھے"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں میں چیک کر رہا تھا کہ وہاں کی کیا پوزیشن ہے اور جس طرح آرنلڈ نے جواب دیا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہاں خاصی سختی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن بتایا تو یہی گیا ہے کہ فارمولا ناکام ثابت ہوا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں، لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر عباس نے کوئی چکر چلایا ہو۔ لہذا ڈاکٹر عباس سے ملاقات کے بعد ہی فائنل بات کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا نے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"عمران کی سرکردگی میں ایک ٹیم ایکریمیا کی ریاست یانا بھیجی جا رہی ہے۔ تاکہ وہاں سے پاکیشیا کے ایک زرعی سائنسدان کو اس کے اہم زرعی فارمولے سمیت واپس لایا جا سکے۔ تم صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کو کہہ دو کہ وہ تیار رہیں اور تم نے بھی تیار رہنا ہے۔

عمران کسی بھی وقت تم سے رابطہ کرے گا۔ مزید تفصیلات بھی وہی بتائے گا"...... عمران نے کہا اور بغیر کوئی بات سنے اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے اس بار آپ تکلفاً ٹیم کو ساتھ لے جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کوئی سائنسی لیبارٹری تو نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کوئی سائنسی سکیورٹی سسٹم ہو گا اور نہ کوئی تربیت یافتہ ایجنسی آپ کے مقابل ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری بات بظاہر درست ہے بلیک زیرو۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہاں ایسے حالات پیش آنے ہیں کہ بظاہر آسان مشن انتہائی کٹھن مشن ثابت ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"...... بلیک زیرو نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لاگوریا کے چیف سیکرٹری نے اپنی سیکرٹ سروس کو بچانے کے لئے سر سلطان سے معذرت ضرور کی ہے لیکن انہوں نے اس کی اطلاع حکومت ایکریمیا کو بھی ضرور دی ہو گی اور حکومت ایکریمیا نے اگر اس کے باوجود ڈاکٹر عباس کو وہاں رکھا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ فارمولا ان کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ ورنہ ایکریمیا کو بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلوم ہے اور اس بات کے باوجود کہ فارمولا عملی طور پر ناکام ہے لیکن انہیں یقین ہو گا کہ ڈاکٹر

عباس اسے کامیاب کرلے گا ورنہ پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچنے
کے لئے وہ ڈاکٹر عباس اور اس ناکام فارمولے کو واپس بھجوا دیتے۔
لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے لامحالہ اس کا مطلب یہی ہے
کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ اس
لئے لازماً وہاں خصوصی انتظامات بھی کئے گئے ہوں گے اور یاتا میں
کوئی نہ کوئی ایکریمین سرکاری ایجنسی بھی ہمارے استقبال کے لئے
پہنچ چکی ہوگی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں، واقعی آپ بہت گہرائی میں سوچتے ہیں"...... بلیک
زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سوچنا پڑتا ہے بلیک زیرو۔ ایسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو
سرخاب کے پر نہیں لگ گئے کہ سب لوگ اس سے خوف کھاتے ہیں
ورنہ دوسرے ملکوں میں بھی انتہائی تربیت یافتہ، تیز اور ذہین ایجنٹ
موجود ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اس انداز
میں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی بات کی مکمل تائید کر رہا ہو۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی سی میز کے پیچھے
کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے بال بھورے رنگ کے تھے لیکن کنپٹیوں کے بالوں کا رنگ خاصا
ہلکا تھا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری
سنجیدگی کے ساتھ ساتھ سختی کا تاثر بھی نمایاں تھا۔ یہ ایکریمیا کی ایک
ایجنسی جس کا نام براؤن ٹائیگر تھا کا چیف تھا۔ اس ایجنسی کو کوڈ میں
بی ٹی کہا جاتا تھا۔ یہ ایجنسی حکومت ایکریمیا نے گزشتہ چھ سات سال
پہلے قائم کی تھی۔ ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں سے چن چن کر ایجنٹ
اس میں شامل کئے گئے تھے۔ کیونکہ اس ایجنسی کو خصوصی طور پر
عالمی سطح پر کام کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا اور اسے انتہائی خفیہ بھی
رکھا گیا تھا۔ چیف کا نام کرنل ڈکسن تھا۔ وہ پہلے ریڈ ایجنسی کا چیف
تھا اور اس کے کارناموں نے اسے ایکریمیا کا ہیرو بنا دیا تھا اور اس کی

سربراہی میں بی ٹی نے بھی بے شمار محیر العقول کارنامے عالمی سطح پر
سرانجام دیئے تھے۔ اس لئے حکومت ایکریمیا انتہائی اہم مشنز پر ہی بی
ٹی کو سامنے لاتی تھی۔ کرنل ڈکسن کا آفس ناراک میں تھا اور اسے
انتہائی خفیہ رکھا گیا تھا۔ صرف بی ٹی سے متعلقہ افراد ہی اس بارے
میں جانتے تھے۔ بی ٹی کے ایجنٹ نہ صرف انتہائی تربیت یافتہ تھے بلکہ
انہیں باقاعدہ جدید ترین سائنسی آلات کی بھی تربیت دی گئی تھی اور
بی ٹی اپنے مشنز پر کام کرتے ہوئے انتہائی جدید ترین آلات استعمال
کرنے کی بھی عادی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس ایجنسی کا ہر ایجنٹ
کارکردگی میں تیز اور فعال ثابت ہوتا تھا۔ وہ کام جو دوسری ایجنسیاں
ہفتوں میں کرتی تھیں۔ بی ٹی اسے گھنٹوں میں کر لیتی تھی۔ بی ٹی کے
تحت اصل ایجنٹوں کی تعداد صرف دس تھی۔ جس میں دو عورتیں بھی
شامل تھیں۔ یہ سب سپر ایجنٹ کہلاتے تھے۔ جبکہ پورے ایکریمیا
میں ان کے رابطہ آفسز موجود تھے اور اس طرح انہوں نے دوسرے
ممالک میں بھی اپنے فارن ایجنٹ مقرر کئے ہوئے تھے۔ کرنل ڈکسن
اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا
کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈکسن نے
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"چیف سیکرٹری لارڈ رسکا پر بات کرنا چاہتے ہیں باس"۔ دوسری
طرف سے اس کے آفس اسسٹنٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔ بی ٹی انتظامی طور پر
چیف سیکرٹری کے انڈر تھی جبکہ ویسے وہ براہ راست پریذیڈنٹ
ایکریمیا کے تحت تھی۔ لیکن ایکریمیا کے صدر سے ان کی آج تک بات
نہ ہوئی تھی۔ تمام معاملات چیف سیکرٹری سے ہی طے ہوتے تھے۔

"ہیلو رسکا پر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور
باوقار سی آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈکسن بول رہا ہوں سر"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔ لہجے
میں ہلکا سا مؤدبانہ پن موجود تھا۔

"کرنل ڈکسن آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام
کرنے والے ایجنٹ عمران سے تو واقف ہوں گے"...... چیف
سیکرٹری نے کہا تو کرنل ڈکسن بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر"...... کرنل ڈکسن نے جواب دیا۔

"وہ ایک مشن کے سلسلے میں ایکریمیا آ رہے ہیں اور اس بار اعلیٰ
حکام کی میٹنگ جس کی صدارت جناب صدر صاحب نے کی ہے میں
یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس کے لئے آپ کی
ایجنسی کا انتخاب کیا گیا ہے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"اس فیصلے پر کسی کو شرمندگی نہیں ہوگی"...... کرنل ڈکسن
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر آپ نے ان عفریتوں کا خاتمہ کر دیا تو سمجھیں کہ آپ نے
ایکریمیا کا پریشر پوری دنیا پر قائم کر دیا"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ وہ لوگ کچھ بھی ہیں بہرحال بی ٹی کا مقابلہ نہیں کر سکتے"...... کرنل ڈکسن نے انتہائی بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں فائل بھجوا رہا ہوں۔ اس میں تمام تفصیلات موجود ہیں۔ تم اس پر کام شروع کر دو"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... کرنل ڈکسن نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ جس پر سرخ رنگ کا ربن بندھا ہوا تھا۔

"چیف سیکرٹری آفس سے یہ فائل آئی ہے باس"...... لڑکی نے فائل کرنل ڈکسن کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کرنل ڈکسن کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ مڑی اور واپس چلی گئی۔ کرنل ڈکسن نے ربن کھولا اور فائل کھول کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں ٹائپ شدہ چھ صفحات تھے۔ کرنل ڈکسن نے اطمینان سے فائل پڑھ کر بند کی اور پھر وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ اس کے بعد اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور چند نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

"شومیری جہاں بھی ہو اسے بلوا کر میرے آفس بھیجو فوراً"۔

کرنل ڈکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے فائل پڑھنے کے بعد اپنی ایجنسی کے ایک خصوصی سیکشن کو اس مشن پر کام کرنے کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس سیکشن کی انچارج نوجوان شومیری تھی۔ جو بظاہر انتہائی خوبصورت اور فلرٹ لڑکی تھی۔ لیکن درحقیقت وہ انتہائی تربیت یافتہ اور ذہین ایجنٹ تھی۔ شومیری کو ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے بی ٹی میں لیا گیا تھا۔ اس کے سیکشن میں دس افراد تھے۔ اسے شومیری یا ایس سیکشن کہا جاتا تھا۔ اس سیکشن نے خاصے اہم مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کئے تھے اور سب سے اہم بات یہ تھی کہ شومیری ریاست یانا کی رہنے والی تھی۔ ریاست کے دارالحکومت یانا میں اس کا گھر تھا۔ اس کے والد کے ایکریمیا میں کئی کلب تھے۔ جن کا نام اس کے والد کرسٹل کے نام پر کرسٹل کلب رکھا گیا تھا۔ ولنگٹن اور ناراک کے علاوہ ایکریمیا کی تقریباً تمام ریاستوں میں کرسٹل کلب موجود تھے اور یانا میں موجود کرسٹل کلب تو یانا کا سب سے بڑا اور مشہور کلب تھا۔ شومیری نے اپنے سیکشن کے لئے افراد کا انتخاب بھی خود کیا تھا اور کرنل ڈکسن کو معلوم تھا کہ اس نے ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسیوں میں سے جن افراد کو اپنے سیکشن کے لئے منتخب کیا تھا ان سب کا تعلق ریاست یانا سے ہی تھا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یانا کا چپہ چپہ شومیری اور اس کے سیکشن کا دیکھا بھالا تھا اور اسی لئے کرنل ڈکسن نے شومیری کا انتخاب کیا تھا۔ کیونکہ فائل پڑھنے کے بعد اسے معلوم ہوا تھا کہ پاکیشیا سے اغوا ہونے والے زرعی سائنسدان ڈاکٹر

عباس کو یانا کے ریسرچ ایریا کے براؤن ہاؤس میں رکھا گیا ہے اور فارمولا بھی وہیں ہے اور وہاں جانے کے لئے ہر صورت میں یانا پہنچنا پڑتا ہے۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ یانا پہنچیں گے اور پھر وہاں سے وہ ریسرچ ایریا جانے کی کوشش کریں گے اور ان کا خاتمہ یانا میں زیادہ آسانی سے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انہیں یہ تصور بھی نہ ہوگا کہ یانا میں ان کے اس انداز میں استقبال کے لئے کوئی سیکشن موجود ہے۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"چیف سیکرٹری صاحب جہاں بھی ہوں ان سے میری بات کراؤ"...... کرنل ڈکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈکسن نے رسیور اٹھا لیا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں جناب"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں کرنل ڈکسن بول رہا ہوں جناب"...... کرنل ڈکسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈکسن کیا آپ نے پاکیشیا مشن والی فائل پڑھ لی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر اور میں نے یانا شہر میں اپنا ایک سیکشن بھجوانے کا فیصلہ

کیا ہے۔ یہ لوگ ریسرچ ایریا میں پہنچنے کے لئے لازماً پہلے یانا شہر پہنچیں گے اور ہم وہاں انتہائی آسانی سے ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"یہ سب سوچنا آپ کا کام ہے۔ مجھے تو اس مشن میں حتمی کامیابی چاہئے"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر، میں اس سلسلے میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں"۔ کرنل ڈکسن نے کہا۔

"کیسی گزارش"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ڈبل حصار قائم کرنا چاہتا ہوں۔ ایک حصار یانا شہر میں اور دوسرا ریسرچ ایریئے میں۔ میں وہاں اپنا علیحدہ سیکشن بھجوانا چاہتا ہوں۔ تاکہ اگر کسی بھی طرح یہ ایجنٹ یانا سے وہاں پہنچ جائیں تو وہاں ان کا خاتمہ کیا جا سکے"۔ کرنل ڈکسن نے کہا۔

"پھر مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"آپ وہاں کی سیکورٹی کو واپس بلوا لیں اور وہاں کی سیکورٹی میرے حوالے کر دیں اور وہاں کے انچارج ڈاکٹر کو بھی ہدایت کر دیں کہ وہ سب سیکورٹی کے سلسلے میں میری ہدایات پر عمل کریں"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"اوکے یہ ٹھیک رہے گا۔ تم نصف گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کرنا پھر میں تمہیں تفصیلات بتا دوں گا"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈکسن نے رسیور رکھ دیا اور پھر آدھے گھنٹے بعد اس نے دوبارہ چیف سیکرٹری سے رابطہ کیا۔

"وہاں کے جنرل انچارج ڈاکٹر چارلیس ہیں اور انہیں تمہارے بارے میں بتا دیا گیا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر عباس کے سیکشن انچارج ڈاکٹر رابرٹ ہیں۔ انہیں بھی تمہارے بارے میں بتا دیا گیا ہے اور وہاں کے سیکورٹی انچارج کرنل جاکسن ہیں اور انہیں بھی ہدایات دے دی گئی ہیں۔ وہ چونکہ وہاں طویل عرصے سے ہیں اس لئے وہ تمہاری ماتحتی میں وہاں کام کریں گے۔ لیکن اس کے باوجود اگر تم چاہو تو انہیں واپس بھجوا سکتے ہو"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ شکریہ سر۔ وہاں کا نمبر مجھے کہاں سے معلوم ہو گا"۔ کرنل ڈکسن نے کہا۔

"میرے پی اے سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو کرنل ڈکسن نے رسیور رکھ کر اپنی پرسنل سیکرٹری کو انٹرکام پر کال کر کے کہہ دیا کہ وہ چیف سیکرٹری کے پی اے سے زرعی ریسرچ ایریئے یانا کے ڈاکٹر چارلیس کا فون نمبر معلوم کر کے اسے بتائے اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک متناسب جسم کی خوبصورت مقامی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے شوخ رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ لیڈیز بیگ اس کے کاندھے سے لٹکا ہوا تھا۔ چہرے پر خاصی معصومیت اور شگفتگی تھی۔ آنکھیں بڑی اور قدرے خوابناک سی تھیں۔ بال

کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ یہ شومیری تھی۔ جسے دیکھ کر کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ معصوم سی لڑکی انتہائی تیز طرار ایجنٹ، سفاک قاتلہ اور مارشل آرٹ کے ساتھ ساتھ نشانہ بازی میں بھی ماہر ہو گی۔

"باس آپ نے ایمرجنسی کال کی ہے۔ خیریت"...... شومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیٹھو، اگر ایمرجنسی کال کے باوجود تمہیں یہاں آنے میں ایک گھنٹہ لگ سکتا ہے۔ تو عام حالات میں تو تم ہفتے بعد پہنچو گی"۔ کرنل ڈکسن نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں شہر سے باہر تھی باس۔ کال ملتے ہی روانہ ہو گئی اور مسلسل ڈرائیونگ کرتی ہوئی اب یہاں پہنچی ہوں"...... شومیری نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے، بہرحال میں نے تمہیں ایک خاص مشن کے لئے بلوایا ہے۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے ایک ایجنٹ عمران کے بارے میں تو سنا ہو گا"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"یس باس"...... شومیری نے چونک کر جواب دیا۔

"وہ یانا پہنچ رہے ہیں اور اس باران کے خاتمے کا مشن پریذیڈنٹ آف ایکریمیا نے خصوصی طور پر ہمیں دیا ہے"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"یانا میں مگر کیوں۔ وہاں ان کے آنے کی وجہ"...... شومیری نے

اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو کرنل ڈکسن نے ایک طرف پڑی ہوئی فائل اٹھا کر شومیری کی طرف بڑھا دی۔

" اسے پڑھ لو پھر تم سب کچھ سمجھ جاؤ گی" ...... کرنل ڈکسن نے کہا اور شومیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فائل کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔ جبکہ کرنل ڈکسن نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" مارٹی بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف بول رہا ہوں" ...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

" یس سر" ...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" مارٹی تم فوراً میرے آفس آجاؤ" ...... کرنل ڈکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل ڈکسن اور شومیری کو سلام کیا اور شومیری کے ساتھ ہی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ جبکہ شومیری اسی طرح فائل کے مطالعے میں مصروف تھی۔

" مارٹی یانا کے قریب زرعی ریسرچ ایریا ہے۔ کیا تم وہاں کبھی گئے ہو" ...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

" یس باس، دو تین بار وہاں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہاں کے انچارج ڈاکٹر چارلیس میرے عزیزوں میں سے ہیں" ...... مارٹی نے

کہا۔

" گڈ یہ تو اور بھی اچھا ہو گیا۔ تو سنو پاکیشیا سے ایک زرعی سائنسدان جس کا نام ڈاکٹر عباس ہے اغوا کر کے وہاں لایا گیا ہے اور وہاں اسے براؤن ہاؤس میں رکھا گیا ہے۔ وہ زرعی انقلاب کے کسی اہم فارمولے پر کام کر رہا ہے جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ اپنے معروف ایجنٹ عمران کی سربراہی میں اس ڈاکٹر عباس اور اس کے فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے وہاں کسی بھی وقت پہنچنے والا ہے اور اس بار ان کی ہلاکت کا مشن ہماری ایجنسی کو خصوصی طور پر دیا گیا ہے۔ یانا میں ان کے خلاف کام کرنے کے لئے میں نے شومیری سیکشن کا انتخاب کیا ہے۔ جبکہ تم اور تمہارا سیکشن زرعی ایریئے میں سیکورٹی کی جگہ لے گا تاکہ اگر پاکیشیا ایجنٹ یانا سے صحیح سلامت زرعی ایریئے میں پہنچ بھی جائیں تو تم ان کا خاتمہ کر سکو۔ چیف سیکرٹری صاحب نے ڈاکٹر چارلیس اور وہاں کے سیکورٹی انچارج کرنل جاکسن کو احکامات دے دیئے ہیں۔ وہ اب میری ماتحتی میں کام کریں گے۔ تم اپنے سیکشن سمیت وہاں پہنچ جاؤ" ...... کرنل ڈکسن نے کہا جبکہ شومیری بھی اس دوران فائل پڑھ کر بند کر چکی تھی۔

"چیف میں کسی صورت انہیں یانا سے باہر زندہ نہ جانے دوں گی۔ آپ بے فکر رہیں" ...... شومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ لیکن پھر بھی احتیاطاً ریسرچ ایریئے کی سیکورٹی

ضروری ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ یانا کی بجائے کسی اور راستے سے وہاں پہنچیں یا کسی سرکاری ہیلی کاپٹر میں بھی وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ اس لئے وہاں مارٹی کی موجودگی ضرور ہے"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"یس باس ٹھیک ہے"...... شومیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف میں کرنل جاکسن کو بھی جانتا ہوں۔ میں نے وہاں کا چپہ چپہ دیکھا ہوا ہے۔ اس لئے وہاں وہ لوگ پہنچ بھی گئے تو دوسرا سانس نہ لے سکیں گے"...... مارٹی نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اس لئے انہیں عام ایجنٹ نہ سمجھا جائے"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"یس چیف، ہم سمجھتے ہیں"...... شومیری اور مارٹی دونوں نے ہی جواب دیا۔

"تم دونوں اپنا اپنا لائحہ عمل بنانے کے لئے آزاد ہو۔ میں تمہاری کسی کارروائی میں مداخلت نہیں کروں گا۔ لیکن یہ سن لو کہ صدر صاحب نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر ڈاکٹر عباس کو واپس لے جایا گیا اور یہ لوگ ہلاک نہ ہوئے تو بی ٹی ایجنسی کو ختم کر دیا جائے گا اور قانون کے مطابق ڈیتھ آرڈر جاری کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے یہ مشن نہ صرف تم دونوں اور تمہارے سیکشن کی بقاء کا مشن ہے۔ بلکہ پوری ایجنسی کی بقاء کا مشن بھی ہے"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف آپ کو شرمندگی نہیں ہو گی"۔ شومیری اور مارٹی دونوں نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اوکے اب تم دونوں جا سکتے ہو۔ میں ڈاکٹر چارلیس کو فون کر کے مارٹی کے بارے میں بتا دوں گا۔ کرنل ڈکسن نے کہا تو دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر سلام کر کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا کی ریاست میکسیکو اور یانا کے سرحدی شہر لاوس کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ پاکیشیا سے وہ کافرستان اور کافرستان سے وہ جنوبی ایکریمیا اور پھر وہاں سے ولنگٹن پہنچے تھے اور ولنگٹن سے وہ لاوس کی فلائٹ پر سوار ہو کر یہاں پہنچے تھے۔ اس طرح انہیں مسلسل سفر کرتے ہوئے دو روز گزر گئے تھے۔ وہ سب اس وقت کمرے میں بیٹھے ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔

" عمران صاحب چیف نے بتایا تھا کہ ہم نے کسی زرعی سائنسدان کو جسے اغوا کیا گیا ہے واپس لے جانا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہارا چیف غلط بیانی بھی کر سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ، میرا یہ مطلب نہیں تھا عمران صاحب بلکہ میں اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ ایک زرعی سائنسدان نے آخر ایسی کیا ایجاد کی ہے کہ جس کے لئے اسے ایکریمیا نے اغوا کیا ہے اور اب سیکرٹ سروس اسے برآمد کرنے کا مشن لے کر جا رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"چوہے مار گولیاں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" اس کا مطلب ہے کہ آپ بتانا نہیں چاہتے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے اس نے کبھی کچھ بتایا ہے جو اب بتائے گا۔ ہر بار چیف اسے ہماری گردن پر سوار کرا دیتا ہے۔ نجانے کب اس سے نجات ملے گی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو تنویر۔ ہوش میں رہ کر بات کیا کرو سمجھے"۔ جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے غلط تو نہیں کہا۔ چلو تم پوچھ کر دیکھ لو اس سے کہ کیا مشن ہے ہمارا"...... تنویر نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے بھی غلط نہیں کہا تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم مذاق کر رہے ہو۔ بہرحال اب تمہیں واقعی بتانا ہو گا کہ مشن کیا ہے۔ ورنہ میں ساتھیوں سمیت واپس چلی

جاؤں گی۔ تنویر درست کہہ رہا ہے اگر تمہیں ہم پر ہی اعتماد نہیں ہے تو ہمارا تمہارے ساتھ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... جولیا اس بار عمران پر چڑھ دوڑی تھی اور تنویر کا بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

" تم اپنے چیف کو فون کر کے پوچھ لو۔ میں نے واقعی غلط نہیں کہا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" عمران صاحب کیا یہ فارمولا زرعی چوہوں کی ہلاکت کا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ظاہر ہے زرعی سائنسدان نے زرعی چوہے مارنے کی گولیاں ہی ایجاد کرنی ہیں۔ اب روپوش چوہے تو اس کے ہاتھ آنے سے رہے۔ وہ تو ویسے ہی سیکرٹ سروس کے رکن ہوتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو اس بار جولیا سمیت سب کے ہی منہ بگڑ گئے۔

" تم، تم ہمیں چوہے کہہ رہے ہو۔ ہمیں"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" چوہے بل بنا کر اور چھپ کر رہتے ہیں اور سیکرٹ سروس بھی یہی کام کرتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اور تم ہمارے لیڈر ہو"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" یہ وہ چوہا ہے جو اپنی دم پر ناچنے لگتا ہے"...... تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس بار سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" چلو میں تو اپنی دم پر ناچتا ہوں اور تم کیا کرتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" بکواس بند کرو اور ہمیں بتاؤ کہ کیا سلسلہ ہے"...... جولیا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

" یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

" میکنزو بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

" مسٹر مائیکل آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے استقبال کے لئے ایکریمیا کی معروف ترین ایجنٹ شومیری اپنے پورے سیکشن سمیت یہاں موجود ہے اور وہ لوگ پورے یانا میں آپ لوگوں کو ٹریس کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

" شومیری کیا کوئی خاتون ہے۔ کس ایجنسی سے متعلق ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ سے بات باہر نہیں نکلے گی۔ شومیری یانا کی رہنے والی ہے۔ اس کے والد کا نام کرسٹل ہے اور اس وقت پورے ایکریمیا میں کرسٹل کلبوں کا جال

پھیلا ہوا ہے۔ ان سب کی مالکہ دراصل شومیری ہی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے والد کی اکلوتی بیٹی ہے۔ وہ پہلے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی میں کام کرتی رہی ہے۔ بظاہر معصوم اور خوبصورت لڑکی ہے۔ لیکن درحقیقت انتہائی تیز طرار، فعال، ذہین اور نشانہ بازی اور مارشل آرٹ کی بھی ماہر ہے۔ حد درجہ سفاک قاتلہ ہے اور انتہائی ذہانت سے اپنا جال شکار کے گرد پھیلاتی ہے۔ شومیری میری دور کی عزیزہ بھی ہے لیکن ہمارے اور اس کے خاندان کے درمیان گذشتہ دو سالوں سے رابطہ نہیں ہے۔ لیکن شومیری مجھ سے ملتی رہتی ہے۔ اس لئے مجھے اس کے بارے میں علم ہے۔ ایکریمیا نے ایک خصوصی ایجنسی چند سال پہلے قائم کی تھی جس کا نام براؤن ٹائیگرز ہے۔ جسے کوڈ میں بی ٹی کہا جاتا ہے۔ اس کا چیف کرنل ڈکسن ہے۔ کرنل ڈکسن بھی پہلے ریڈ ایجنسی کا چیف رہا ہے۔ اب وہ بی ٹی کا انچارج ہے۔ اس کا ہیڈ آفس ناراک میں ہے۔ شومیری بھی ناراک میں رہتی ہے اور بی ٹی کی سیکشن چیف ہے اور اس کا سیکشن انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے اور اس کے سیکشن کے تمام افراد بھی یانا کے رہنے والے ہیں"۔ میکنزو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ہمارے خلاف کام کر رہی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"شومیری نے مجھے خود بتایا ہے کہ وہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے آئی ہوئی ہے۔ اب اسے تو یہ معلوم نہ تھا کہ میرا

آپ سے بھی کوئی رابطہ ہو سکتا ہے"...... میکنزو نے کہا۔

"اگر اس شومیری کو ہماری طرف سے کوئی نقصان پہنچ جائے تو تمہیں تو افسوس نہیں ہوگا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے میکنزو بے اختیار ہنس پڑا۔

"مسٹر مائیکل ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ دور سے میری عزیزہ ضرور ہے اور اب بھی مجھ سے اس کی ملاقات اچھے ماحول میں ہوتی ہے۔ لیکن مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ پھر وہ خود اپنا برا بھلا سوچ سکتی ہے اور آپ کو معلومات فراہم کرنا میرا بزنس ہے اور بس"۔ میکنزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے اب شومیری کا حلیہ بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے حلیہ بتا دیا گیا۔

"اس کے سیکشن کے افراد کے بارے میں بھی معلومات ہوں گی تمہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی میرے سامنے نہیں آئے اور نہ ہی ان سے میری تنظیم کے افراد واقف ہیں"...... میکنزو نے جواب دیا۔

"لیکن ابھی تم نے خود بتایا ہے کہ ان کا تعلق بھی یانا سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات مجھے شومیری نے خود بتائی تھی"...... میکنزو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ شومیری صاحبہ کہاں رہتی ہے اور اس کا کوئی فون نمبر

بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یہاں یانا میں ان کا آبائی گھر تو تھا لیکن پھر اسے فروخت کر دیا گیا۔ البتہ اگر آپ کہیں تو میں خصوصی طور پر معلوم کر سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب تک معلوم ہو سکے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"دو چار گھنٹے لگ جائیں گے"...... میکنزو نے کہا۔

"او کے معلوم کرو اور یہ بتاؤ کہ یانا میں تم نے ہمارے لئے کوئی بندوبست کیا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یانا میں ریڈ سی کالونی میں کوٹھی نمبر اٹھارہ آپ کے لئے مخصوص ہے۔ اس پر نمبروں والا تالا لگا ہوا ہے۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں۔ اس میں دو کاریں بھی ہیں اور دوسرا ضروری سامان بھی"...... میکنزو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاک کھولنے کا نمبر بتا دیا۔

"او کے میں بہرحال تمہاری کال کا منتظر رہوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ میکنزو کون ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یانا کے ایک کلب کا مالک اور مینجر۔ مخبری کا دھندہ کرتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہمارے بارے میں ایکریمیا میں اطلاعات پہلے ہی پہنچ چکی ہیں۔ حالانکہ ہم نے بڑا لمبا چکر کاٹا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ایکریمیا ہے۔ یہاں کی ایجنسیاں وسائل اور کارکردگی کے لحاظ سے پوری دنیا میں نمبر ون سمجھی جاتی ہیں۔ اسی لئے تو میں یہاں رک گیا تھا۔ بہرحال اب میں تمہیں اصل مشن کے بارے میں بتا دوں۔ کیونکہ بی ٹی کے بارے میں کسی حد تک مجھے معلوم ہے کہ یہ ایجنسی خاصی شاندار جا رہی ہے اور اگر اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے پر لایا جا رہا ہے تو ظاہر ہے اسے اس قابل سمجھا گیا ہوگا۔ دوسری اہم بات جو میکنزو نے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ شومیری اور اس کے سیکشن کا تعلق یانا سے ہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ یانا کے چپے چپے سے واقف ہوں گے جبکہ ہم پہلی بار وہاں جا رہے ہیں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ہم نے تو اس سائنسدان کو برآمد کرنا ہے اور وہ ظاہر ہے یانا کے کسی ہوٹل میں تو نہیں ہوگا کسی زرعی انسٹی ٹیوٹ میں ہی ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں یانا سے چار سو کلو میٹر کے فاصلے پر وسیع و عریض ایریا ہے۔ جس کے گرد باقاعدہ چار دیواری ڈال کر اسے محفوظ کیا گیا ہے۔ اس کا ایک ہی گیٹ ہے جو اس سڑک پر ہے جو یانا سے جاتی ہے۔ اس کو سنٹرل ایگری کلچر ریسرچ ایریا کہا جاتا ہے۔ اس ریسرچ ایریئے میں کافی عمارتیں بھی ہیں اور وسیع و عریض کھیت بھی۔ یہاں سیکورٹی کا انتہائی سخت ترین انتظام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اندر ایک ایسی عمارت ہے جسے براؤن ہاؤس کہا جاتا ہے۔ یہ باقاعدہ جیل کی طرح بند ہوتی ہے اور

اس کے گرد انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر عباس کو لازماً براؤن ہاؤس میں رکھا گیا ہوگا اور اس کا فارمولا بھی وہیں موجود ہوگا اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر بی ٹی نے یانا میں ہمارے استقبال کے لئے سیکشن بھیجا ہے۔ تو لامحالہ اس زرعی ریسرچ ایریئے میں بھی خصوصی حفاظتی انتظامات کئے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ یہ تو بتائیں کہ آخر ایسا کون سا فارمولا ڈاکٹر عباس نے ایجاد کیا ہے جس کے لئے اس قدر بھاگ دوڑ ہو رہی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ ڈاکٹر عباس نے چوہے مار گولیاں ایجاد کی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"سیدھی طرح تفصیل بتاؤ"...... جولیا نے یکلخت آنکھیں نکالتے ہوئے مصنوعی لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ابھی صرف گولیوں کا نام ہی سنا ہے اور تمہاری آنکھیں پھٹنے لگی ہیں۔ اگر آزما لیں تو کیا ہوگا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں چوہیا ہوں۔ کیوں"...... جولیا نے اس بار حقیقی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر بتا سکتا ہے کہ تم شیرنی ہو یا اب کیا کہوں۔ بہر حال میں تفصیل بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے گلیری سیڈیا

پر ہونے والی تحقیق کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اس میں ایسی کیا اہمیت ہے جس کے لئے چیف پاگل ہو رہے ہیں۔ ہونہہ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اندازہ نہیں ہے تنویر کہ انسانوں کے لئے پیدا کی جانے والی خوراک کا کتنا حصہ زرعی چوہے کھا جاتے ہیں اور آئندہ آنے والا دور خوراک کے حصول کا دور ہوگا۔ جس ملک اور جس قوم کے پاس خوراک جتنی زیادہ ہوگی وہ ملک اور قوم اتنی ہی زیادہ طاقتور اور سپر ہوگی۔ وہ قومیں جو اپنی خوراک کے لئے دوسروں کی دست نگر ہوں گی وہ اسلحے اور دوسری صنعتی پیداوار کے باوجود اتنی طاقتور نہ ہوں گی کہ دوسروں کے ناجائز مطالبات کو رد کر سکیں۔ اس لئے تو ایکریمیا نے ڈاکٹر عباس اور اس کے فارمولے کو پاکیشیا سے اغوا کرایا ہے۔ یہ واقعی اس صدی کی انقلابی ایجاد ہے۔ ورنہ میکسیکو کو ویسے ہی گندم کا گھر کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے وہاں یانا کے ریسرچ ایریئے میں ان کے پاس نہ ہی زرعی سائنسدانوں کی کمی ہے اور نہ ہی ریسرچ کی"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں تنویر۔ دنیا کی آبادی انتہائی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ سائنسدان بیماریوں کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ اس طرح بھی موت کی شرح کم ہوتی جا رہی ہے اور اس سے بھی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اور جس تیزی سے دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے۔ آئندہ خوراک کا حصول دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ

ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" عمران صاحب زرعی ریسرچ ایریئے میں دوسرے ملکوں کے زرعی سائنسدان تو آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ اس لئے آپ ایسا کوئی چکر چلائیں کہ ہم کسی ملک کے سائنسدانوں کی صورت میں وہاں کا دورہ کر سکیں۔ اس طرح ہم وہاں کے حالات کا جائزہ بھی لے لیں گے اور ڈاکٹر عباس سے بھی ملاقات ہو جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

" میرے ذہن میں بھی یہ آئیڈیا آیا تھا اور اس کے لئے میں نے خصوصی کاغذات بھی تیار کرائے تھے۔ لیکن میکنزو کی کال کے بعد اب یہ آئیڈیا ڈراپ کرنا پڑے گا کیونکہ موجودہ حالات میں وہاں ہمیں کسی نے نہیں جانے دینا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ایک صورت ہو سکتی ہے کہ شومیری کی جگہ جولیا لے لے اور اس کے ساتھیوں کی جگہ ہم لے لیں۔ اس کے بعد ہم وہاں سیکورٹی کا جائزہ لینے پہنچ جائیں گے۔ پھر آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اگر مس جولیا شومیری نہ بن سکیں تو"...... صفدر نے کہا۔

" تو کوئی بات نہیں۔ شومیری، مس جولیا بن جائے گی۔ میکنزو بتا رہا تھا کہ وہ بھی کسی طرح کم نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہونہہ تو اب تمہاری رال اس پر ٹپکنے لگی ہے کیوں"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

بڑی سی جیپ کھیتوں کے درمیان دوڑتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ حد نگاہ تک پھیلے ہوئے کھیتوں میں پختہ اور فراخ سڑکیں بنی ہوئی تھیں اور ان سڑکوں پر زرعی ایریئے کی مخصوص جیپیں دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ یہ سب تجرباتی کھیت تھے جہاں ریسرچ کے لئے باقاعدہ فصلیں، سبزیاں اور پھلدار اجناس پیدا کی جاتی تھیں۔ ان کے لئے بڑے بڑے بلاک مخصوص کر دیئے جاتے تھے اور پھر وہاں کا عملہ ریسرچ کرنے والے سائنسدان کی زیر نگرانی وہاں کام کرتا رہتا تھا۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر باوردی ڈرائیور موجود تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ڈاکٹر رونالڈ اور عقبی سیٹ پر ڈاکٹر عباس اور ڈاکٹر رابرٹ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب اس وقت اس خصوصی بلاک کی طرف جا رہے تھے جسے ڈاکٹر عباس کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ چونکہ گلیری سیڈیا کی کاشت کے لئے خاص ٹائپ کی مٹی چاہئے ہوتی ہے اور

اس ٹائپ کی مٹی کا بلاک چار دیواری کے قریب واقع تھا۔ یہ بلاک پچاس ایکڑ کے رقبے پر پھیلا ہوا تھا۔ تقریباً دو گھنٹوں کی ڈرائیو کے بعد جیپ اس بلاک کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ چونکہ یہ بلاک ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ کے لئے بھی مخصوص تھا اس لئے اس وقت وہ اسے ڈاکٹر عباس کو دکھانے لائے تھے تاکہ اگر ڈاکٹر عباس اسے قبول کرے تو پھر باقاعدہ یہاں علیحدہ تنصیبات کرائی جا سکیں۔ جیپ رکتے ہی وہ تینوں جیپ سے اتر آئے۔ جبکہ ڈرائیور ویسے ہی جیپ میں بیٹھا رہا۔

"ڈاکٹر عباس ہم نے اپنے طور پر تو درست بلاک کا انتخاب کیا ہے پھر بھی آپ اسے خود چیک کر لیں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"جی ہاں شکریہ"...... ڈاکٹر عباس نے کہا اور آگے بڑھ گیا جبکہ ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ وہیں رک گئے تھے۔ ڈاکٹر عباس جھک کر کہیں کہیں سے مٹی اٹھاتا۔ پھر اس کے ڈھیلے کو اس انداز میں گھما کر پھینکتا جیسے کرکٹ کا باؤلر بال پھینکتا ہے۔ جب وہ ڈھیلا مٹی پر گر کر ٹوٹ جاتا تو ڈاکٹر عباس آگے بڑھ کر اسے غور سے کافی دیر تک دیکھتا رہا۔ یہ شاید مٹی کی چیکنگ کا کوئی خاص طریقہ تھا۔

"ڈاکٹر عباس یہ آپ کیا کر رہے ہیں"...... ڈاکٹر رابرٹ کی اونچی آواز سنائی دی۔

"یہ مٹی کی کوالٹی چیک کرنے کا خاص پاکیشیائی طریقہ ہے"۔ ڈاکٹر عباس نے مڑ کر اونچی آواز میں کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ وہ بار بار

اکڑوں بیٹھ کر مٹی کو کافی دیر تک چیک کرتا۔ پھر آگے بڑھ جاتا اور پھر ڈھیلے اٹھا اٹھا کر بازو گھما کر پھینک دیتا۔ اس طرح وہ سڑک سے کافی دور پہنچ گیا۔ اب سڑک اور اس پر موجود جیپ اسے چھوٹی سی نظر آ رہی تھی۔ ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ شاید تھک کر جیپ کے اندر بیٹھ گئے تھے۔ کیونکہ وہ سڑک پر نظر نہ آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر عباس اس اونچی دیوار کے قریب پہنچ کر زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا۔ لیکن اس کی نظریں دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ دیوار خاصی اونچی تھی اور اس پر خاردار تاروں کا جال سا پھیلا ہوا تھا اور تقریباً ہر دس فٹ کے بعد باقاعدہ طاقتور مرکری بلب بھی لگے ہوئے تھے۔ اچانک ڈاکٹر عباس ایک بلب کے ہولڈر کو دیکھ کر چونک پڑا۔ یہ ہولڈر ٹوٹا ہوا تھا اور غور سے دیکھنے پر ہی دکھائی دیتا تھا۔ ڈاکٹر عباس نے بیٹھے بیٹھے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مائیکرو فلاپی تھی۔ یہ وہ مائیکرو فلاپی تھی جس میں گلیری سیڈیا کا ریسرچ شدہ فارمولا موجود تھا۔ ڈاکٹر عباس نے آج کافی دیر کام کر کے یہ فلاپی تیار کی تھی۔ اس میں اس نے غلط ڈایاگرام کو درست کر کے فیڈ کیا تھا۔ جبکہ غلط ڈایاگرام والی فلاپی ویسے ہی براؤن ہاؤس میں موجود تھی۔ اس فلاپی کو ڈاکٹر عباس نے خصوصی میٹریل میں پیک کیا تھا جس کی وجہ سے مرطوب آب و ہوا، پانی، بارش یا دھوپ کا اثر اس پر نہ ہو سکتا تھا۔ اس کے ساتھ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے یکلخت بازو کو پوری قوت سے گھمایا اور دوسرے لمحے اس

کے ہاتھ سے مائیکرو فلاپی نکل کر اڑتی ہوئی دیوار پار کر کے دوسری طرف جا گری۔اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر عباس ایک بار پھر نیچے جھکا اور اس نے مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھا کر اسے پوری قوت سے بازو گھما کر دیوار پر مار دیا۔اس طرح کچھ دیر تک وہ کرتا رہا پھر ہاتھ جھاڑ کر اور کاندھے اچکاتے ہوئے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔ جب وہ جیپ کے قریب پہنچا تو ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ جیپ سے باہر آگئے۔

"کیا رزلٹ رہا ڈاکٹر عباس"...... ڈاکٹر رابرٹ نے پوچھا۔

"یہ بلاک ہر لحاظ سے درست ہے۔میں نے ہر پہلو سے چیک کر لیا ہے۔آپ نے واقعی بہترین بلاک کا انتخاب کیا ہے"...... ڈاکٹر عباس نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور پھر وہ جیپ میں سوار ہو کر واپس براؤن ہاؤس کی طرف بڑھ گئے۔پھر جب جیپ براؤن ہاؤس کے سامنے پہنچ گئی تو ڈاکٹر عباس کو وہ دونوں اندر تک چھوڑنے آئے۔

"بیٹھیں آپ بھی یقیناً تھک گئے ہوں گے"...... ڈاکٹر عباس نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے بیٹھ گئے۔

"ڈاکٹر عباس کیا آپ کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... اچانک ڈاکٹر رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر عباس بے اختیار چونک پڑے۔ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس، وہ کیا ہے۔میں تو یہ نام ہی پہلی بار آپ

سے سن رہا ہوں"...... ڈاکٹر عباس کے لہجے میں حیرت تھی۔ویسے یہ بات تھی بھی درست کیونکہ اس نے واقعی یہ نام پہلی بار سنا تھا۔

"تو آپ کا یا آپ کی ریسرچ کا تعلق حکومت پاکیشیا سے نہیں تھا۔ آپ نے کوئی رپورٹ نہیں دی تھی وہاں اس فارمولے کے سلسلے میں"۔ڈاکٹر رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں اسے پہلے اپنے طور پر مکمل کرنا چاہتا تھا۔پھر حکومت سے بات کرنا چاہتا تھا۔لیکن جیسے ہی کام ہوا مجھے اغوا کر لیا گیا"۔ ڈاکٹر عباس نے جواب دیا۔

"پھر یہ بات پاکیشیا سیکرٹ سروس تک کیسے پہنچ گئی اور انہیں اس فارمولے کی تفصیلات کا علم کیسے ہو گیا"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں ہوں۔پلیز آپ کھل کر بات کریں"...... ڈاکٹر عباس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کی رہائی اور فارمولے کی واپسی کے لئے پاکیشیا کی سیکرٹ سروس یہاں پہنچ رہی ہے۔اس لئے حکومت ایکریمیا نے یہاں زرعی ایریئے میں اور یانا میں باقاعدہ ان کے خاتمے اور انہیں روکنے کے انتظامات کئے ہیں۔حکومت کی خصوصی ایجنسی بی ٹی کے ایک سیکشن کی یہاں ڈیوٹی لگائی گئی ہے اور دوسرے سیکشن کو یانا میں تعینات کیا گیا ہے۔ڈرائیور جو ہمارے ساتھ تھا وہ اس ایجنسی کا آدمی تھا۔اب آپ کی انتہائی کڑی حفاظت کی جائے گی"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"حیرت ہے انہیں کیسے میرے اغوا کی اطلاع مل گئی۔ جبکہ میرا آبائی قصبہ تو دارالحکومت سے کافی فاصلے پر ہے اور پھر انہیں کیسے اس فارمولے کی تفصیل کا علم ہوا اور انہوں نے کیسے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا۔ یہ سب کچھ میرے لئے انتہائی حیرت انگیز ہے"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"بہر حال میں نے یہ بات اس لئے بتائی ہے کہ آپ نے اپنے طور پر بھی محتاط رہنا ہے۔ کیونکہ سیکرٹس ایجنسیوں کے لوگ سائنسدانوں کی اہمیت اور قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ آپ کسی وجہ سے مشکوک ہو کر ان کے ہاتھوں نقصان اٹھا بیٹھیں"۔ ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں مزید محتاط رہوں گا"...... ڈاکٹر عباس نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر رونالڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا تو ان کے احترام میں ڈاکٹر عباس بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر وہ دونوں واپس چلے گئے تو ڈاکٹر عباس نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ یہ بات ان کے لئے واقعی حیرت انگیز تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں انہیں اور ان کے فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے پہنچ رہی ہے اور یہاں ان کی حفاظت کے لئے باقاعدہ کسی سیکرٹ ایجنسی کو تعینات کیا گیا ہے۔

"اگر ڈاکٹر رابرٹ پہلے مجھے یہ بات بتا دیتے تو میں فارمولا باہر نہ

پھینکتا"...... ڈاکٹر عباس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی اب پچھتا رہے تھے۔ کیونکہ پہلے ان کے ذہن میں جو پلان تھا وہ یہ تھا کہ فارمولا باہر پھینک کر وہ پابندی نرم ہونے پر کسی نہ کسی طرح یہاں سے نکل جائیں گے اور پھر وہ کچھ دن چھپ کر گزار دیں گے۔ اس کے بعد جب ان کی تلاش ختم کر دی جائے گی تو وہ واپس آ کر فارمولا اٹھا کر واپس پاکیشیا پہنچ جائیں گے۔ یا کم از کم ولنگٹن میں پاکیشیائی سفارت خانے میں جا کر پناہ لے لیں گے۔ لیکن انہیں معلوم تھا کہ عام سیکورٹی سے نکلنا ہی مشکل ہوتا ہے جبکہ سیکرٹ ایجنسی تو عام سیکورٹی سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے اور واقعی فرار کی کوشش میں انہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے۔ اس لئے انہوں نے اب یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ فی الحال فرار کی کوشش نہیں کریں گے اور بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کر کے وہ مطمئن ہو گئے اور اٹھ کر بیڈ روم کی طرف بڑھ گئے کیونکہ وہ ذہنی طور پر خاصا دباؤ محسوس کر رہے تھے۔

شومیری یانا کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی کے ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف تھی۔ اس کا سیکشن پورے یانا میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرنے میں مصروف تھا۔ ان کے پاس انتہائی جدید ترین کیمرے تھے جن کی مدد سے وہ ہر قسم کے میک اپ کو چیک کر سکتے تھے اور اگر انہیں کسی پر شک پڑتا تو وہ جدید ترین آلات کی مدد سے دور سے ہی اس کا شکار بھی کر سکتے تھے۔ بی ٹی انتہائی جدید ترین آلات کو استعمال کرنے میں مشہور تھی۔

اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شومیری نے چونک کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے شراب کے جام کو سائیڈ تپائی پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... شومیری نے رسیور کو کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"جیرم بول رہا ہوں میڈم۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی تو شومیری چونک پڑی۔ کیونکہ جیرم کے پاس وہ رسیونگ مشین تھی جس کی مدد سے وہ یانا سے باہر ہونے والی فون کالوں کو چیک کرتا تھا۔ یہاں ایک کوٹھی میں باقاعدہ اس مشین کو نصب کیا گیا تھا۔ گو یانا سے باہر کی جانے والی فون کالیں لاکھوں کی تعداد میں ہو سکتی تھیں۔ لیکن اس جدید ترین مشین میں ایسا سسٹم رکھا گیا تھا کہ اس مشین میں اگر چند الفاظ کو فیڈ کر دیا جائے تو پھر جس جس کال میں یہ الفاظ استعمال کئے جاتے۔ اسے یہ مشین ٹیپ کر کے محفوظ کر سکتی تھی اور اس جگہ کی نشاندہی بھی کر سکتی تھی۔ شومیری نے اس سلسلے میں جو الفاظ مشین میں فیڈ کرنے کے لئے منتخب کئے تھے ان میں زرعی ایریا، ڈاکٹر عباس، فارمولا، پرنس اور پاکیشیا کے الفاظ شامل تھے۔ اسے یقین تھا کہ ان الفاظ کی مدد سے وہ کوئی نہ کوئی خاص بات چیک کر لینے میں کامیاب ہو جائے گی اور اب جیرم کی کال آنے پر وہ اس لئے چونک پڑی تھی کہ یقیناً کوئی کال ٹریس ہو گئی ہے۔

"یس کوئی خاص بات"...... شومیری نے کہا۔

"میڈم ایک کال ٹریس ہوئی ہے جو یہاں یانا کے ایک کلب سے اس کے مالک میکنزو نے سرحدی شہر میں واقع ایک ہوٹل میں کی ہے اس میں آپ کے بارے میں بھی تفصیلات بتائی گئی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ، کیا بتایا گیا ہے"...... شومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو کال کی ٹیپ سناتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ٹیپ چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور پھر دو آدمیوں میکنزو اور مائیکل کے درمیان تفصیلی بات چیت ہوتی رہی اور شومیری خاموش بیٹھی یہ سب سنتی رہی۔اس کے چہرے پر ہلکے ہلکے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ نے ٹیپ سن لی میڈم"...... ٹیپ ختم ہونے پر جیرم کی آواز سنائی دی۔

"ہاں میرے تصور میں بھی یہ بات نہ تھی کہ میکنزو کا رابطہ ان لوگوں سے ہو سکتا ہے۔بہر حال تم اپنا کام جاری رکھو اور اب مشین میں مائیکل اور میکنزو کے الفاظ بھی فیڈ کر دو"...... شومیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شومیری بول رہی ہوں"...... شومیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ریڈ سی کالونی کوٹھی نمبر اٹھارہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے ہائر کی گئی ہے۔تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ جاؤ۔ابھی کوٹھی خالی پڑی ہے۔تم نے اس کے اندر ایکس وی پوائنٹ نصب کرنا ہے اور ساتھ

ہی بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم بھی فکس کر دینا۔اس کے بعد تم نے دور سے اس کوٹھی کی اس انداز میں نگرانی کرنی ہے کہ جب میں تمہیں حکم دوں تم نے اس گیس سسٹم کو آن کر دینا ہے"۔ شومیری نے کہا۔

"یس میڈم، لیکن وہ لوگ کب یہاں پہنچیں گے"...... جیگر نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے آج ہی پہنچ جائیں یا دو تین روز مزید بھی لگ سکتے ہیں۔لیکن تم نے انتہائی ہوشیاری سے کام کرنا ہے"...... شومیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شومیری نے رسیور رکھ دیا۔اب اس کے ذہن میں پاکیشیا سیکرٹ کے خاتمے کا پورا نقشہ ابھر آیا تھا۔پھر وہ کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی کہ اسے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں۔پھر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیرم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جیرم کی آواز سنائی دی۔

"شومیری بول رہی ہوں جیرم"...... شومیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جہاں کال رسیو کی گئی ہے اس جگہ اور اس فون نمبر کو مارک کیا ہے تم نے"...... شومیری نے کہا۔

"یس میڈم، سرحدی شہر کے ہوٹل سی ویو میں کال کی گئی اور پھر کال اس ہوٹل کے کمرہ نمبر ایک سو آٹھ میں ڈائریکٹ کی گئی"۔ جیرم نے جواب دیا۔

"یہاں سے اس سرحدی شہر کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... شومیری نے پوچھا تو جیرم نے نمبر بتا دیا۔ شومیری نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈارک کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"روفن سے بات کرائیں میں شومیری بول رہی ہوں"۔ شومیری نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو روفن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"شومیری بول رہی ہوں روفن"...... شومیری نے کہا۔

"اوہ آپ، حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"تمہارے لئے ایک کام نکل آیا ہے"...... شومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو میری خوش قسمتی ہے میڈم کہ آپ مجھے یاد رکھتی ہیں۔ فرمائیں"...... روفن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوٹل سی ویو کے کمرہ نمبر ایک سو آٹھ میں ایک آدمی مائیکل ٹھہرا ہوا ہے۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی ساتھ ہیں۔ جن کی تعداد کا مجھے علم نہیں ہے۔ تم نے انہیں اس انداز میں چیک کرنا ہے کہ انہیں اس کا احساس نہ ہو سکے۔ ان کی تعداد اور ان کے حلیئے معلوم کر کے مجھے بتانے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی مسلسل نگرانی کرانی ہے اور جب وہ کسی بھی ذریعے سے یانا روانہ ہوں تو تم نے مجھے اطلاع دینی ہے"...... شومیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ سن لو کہ یہ لوگ میک اپ میں ہوں گے۔ ویسے یہ پاکیشیائی ہیں اور ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے تمہاری معمولی سی غفلت تمہیں اور تمہارے آدمیوں کو نقصان بھی پہنچا سکتی ہے"۔ شومیری نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم۔ تمام کام انتہائی احتیاط سے ہو گا"۔ روفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں یانا میں موجود ہوں۔ میرا فون نمبر نوٹ کر لو اور مجھے ساتھ ساتھ اطلاع دیتے رہنا"...... شومیری نے کہا اور ساتھ ہی اپنا فون نمبر بتا دیا۔

"اوکے میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شومیری نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت سرحدی شہر سے لوکل فلائٹ کے
ذریعے یانا ایئرپورٹ پہنچا۔ میکنزو باوجود کوشش کے شومیری کا رابطہ
نمبر معلوم نہ کر سکا تھا۔ اس لئے عمران نے خود ہی یانا پہنچ کر اس کے
خلاف کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے کے تحت وہ یانا پہنچے تھے
ایئرپورٹ سے باہر آکر انہوں نے ٹیکسیاں لیں اور انہیں سی ویو کالونی
جانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سی ویو کالونی پہنچ چکے تھے۔ ٹیکسیاں
انہوں نے کالونی کے پہلے چوک پر ہی چھوڑ دی تھیں اور پھر ان
ٹیکسیوں کے واپس چلے جانے کے بعد وہ پیدل ہی آگے بڑھتے چلے گئے
اور تھوڑی سی کوشش کے بعد انہوں نے کوٹھی نمبر اٹھارہ تلاش کر
لی۔ متوسط ٹائپ کی کوٹھی تھی۔ پھاٹک پر نمبروں والا تالا موجود تھا۔
میکنزو نے چونکہ اسے تالا کھولنے کا خصوصی نمبر بتا دیا تھا۔ اس لئے
عمران نے آسانی سے تالا کھول لیا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر وہ اندر

داخل ہو گئے۔ کوٹھی ان کی ضروریات کے لحاظ سے مناسب تھی۔
اندر دو کاریں بھی موجود تھیں اور اسلحہ وغیرہ بھی۔ پوری کوٹھی کا
راؤنڈ لگا کر وہ سب سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ کیا اس شومیری کو تلاش
کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں، جب تک شومیری اور اس کا گروپ راستے سے نہیں ہٹے گا
ہم زرعی ایریئے میں کارروائی نہ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا اور
پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک نامانوس سی بو
عمران کی ناک سے ٹکرائی اور اس نے لاشعوری طور پر سانس روکنے
کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریکی میں
ڈوب گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر تاریکی میں جس طرح
جگنو چمکتے ہیں اسی طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کے نقطے نمودار
ہوئے اور پھر یہ نقطے پھیلتے چلے گئے اور پھر جیسے ہی عمران کی آنکھیں
کھلیں اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اس
کے ذہن کو جھٹکا سا لگا کیونکہ اس کا جسم صرف معمولی سی حرکت کر سکا
تھا۔ اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی ایک نظر میں دیکھ لیا کہ
وہ ایک بڑے سے کمرے میں لکڑی کی کرسی پر بیٹھا ہے اور رسی کی مدد
سے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھا گیا ہے۔ اس نے گردن
گھمائی تو اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ اس کے سارے ساتھی اس
کے دائیں بائیں اسی پوزیشن میں بندھے ہوئے موجود تھے اور ایک

لمبے قد کا آدمی سب سے آخر میں موجود جولیا کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ عمران کے دائیں طرف صفدر تھا جب کہ بائیں طرف تنویر پھر کیپٹن شکیل اور آخر میں جولیا موجود تھی اور ان کے جسموں میں حرکت کے آثار نمایاں تھے۔

"ہم کس کی قید میں ہیں مسٹر"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو جولیا کے بازو میں انجکشن لگا کر اب مڑ رہا تھا۔

"میڈم شومیری کی قید میں"...... اس آدمی نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور عمران نے اپنے عقب میں موجود دونوں ہاتھوں کو سائیڈوں سے نکالنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ لیکن رسیاں اس انداز میں باندھی گئی تھیں کہ باوجود شدید کوشش کے عمران کے بازو اس پوزیشن میں نہ آسکے کہ وہ ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو استعمال کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے اور عمران نے جب انہیں بتایا کہ وہ شومیری کی قید میں ہیں تو ان کے چہرے بگڑ سے گئے۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ وہاں سرحدی شہر سے ہی ہماری نگرانی شروع کر دی گئی تھی۔ جو یہاں تک ہوتی رہی اور ہمیں اس کا احساس ہی نہیں ہو سکا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے بہرحال ہمیں اس شومیری کو تلاش نہیں کرنا پڑا۔ فی الحال تو یہی ہمارے لئے بڑا فائدہ ہے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس شومیری نے ہمیں بے ہوش کرنے کا تکلف کیوں کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سے باتیں کرنے کا اعزاز حاصل کرنے کے لئے"...... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت ایکریمین لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ اس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے دو لمبے قد اور بھاری جسموں کے آدمی تھے۔ جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ لڑکی عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کچھ فاصلے پر موجود کرسی پر بڑے فاتحانہ انداز میں بیٹھ گئی۔ جبکہ دونوں مشین گن بردار اس کے پیچھے بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"تم میں سے عمران کون ہے یا دوسرے لفظوں میں مائیکل کون ہے"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"پہلے اپنا تعارف کرا دو تاکہ لیڈیز فرسٹ کا اصول قائم رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو تم ہو مائیکل۔ میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے۔ میرا نام شومیری ہے۔ وہی شومیری جس کا تفصیلی تعارف میکنزو نے تمہیں فون پر کرایا تھا"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا میکنزو نے حق عزیز داری نبھاتے ہوئے تمہیں ہمارے بارے میں اطلاع دی ہے"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہماری تنظیم بی ٹی انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے۔ہماری مشینری نے تمہارے اور میکنزو کے درمیان ہونے والی کال چیک کر لی تھی اور پھر اس کال کی ٹیپ مجھے سنائی گئی۔جس کے بعد میں نے سرحدی شہر کے ایک آدمی کو کال کر کے تمہاری نگرانی کے لئے تمہارے ہوٹل بھجوادیا۔اس طرح تمہاری تعداد اور تمہارے حلیے میرے پاس پہنچ گئے اور پھر جب تم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تب بھی مجھے اطلاع مل گئی۔اس کوٹھی کے بارے میں بھی اس کال کی وجہ سے مجھے علم ہو گیا تھا اور ایئر پورٹ سے بھی تمہاری نگرانی کی گئی اور جب تم اس کوٹھی میں پہنچے تو تمہیں بے ہوش کر کے یہاں میرے سپیشل پوائنٹ پر لایا گیا"...... شومیری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم نے خواہ مخواہ اتنی تکلیف کی۔اگر تم ویسے ہی ہمیں ملاقات کی دعوت دے دیتیں تو ہم سب براہ راست تمہارے پاس پہنچ جاتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہارپر"...... شومیری نے یکلخت اونچی آواز میں کہا۔

"یس میڈم"...... عقب میں موجود ایک آدمی نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ان کی کرسیوں کے عقب میں جا کر چیک کرو۔انہوں نے رسیاں تو نہیں کھول لیں اور پھر وہیں کھڑے ہو کر ان کی نگرانی کرو"۔شومیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... ہارپر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں پہنچ گیا اور پھر اس نے ایک ایک کی باقاعدہ چیکنگ کی۔

"نہیں میڈم رسیاں نہیں کھولی گئیں"...... ہارپر نے چیکنگ کے بعد اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر یہ لوگ اس قدر مطمئن کیوں ہیں۔بہرحال ہوشیار رہنا اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو گولی مار دینا"...... شومیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... ہارپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے غلط اور صحیح حرکت میں فرق بتا دو شومیری۔تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی طرف سے صحیح حرکت کریں اور یہ ہارپر صاحب اسے غلط سمجھ لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اطمینان بتا رہا ہے کہ تم کوئی خاص چکر چلانے میں کامیاب ہو چکے ہو۔اس لئے اب مزید بات چیت بند۔شورٹی انہیں گولی مار دو"...... شومیری نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے عقب میں موجود آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کر لی۔

"رک جاؤ۔پہلے میں چند باتیں تمہاری چیف سے کر لوں۔اس

کے بعد جو چاہے کرتے رہنا"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو شومیری نے ہاتھ اٹھا کر شورٹی کو فائر کرنے سے روک دیا۔

" تم کیا باتیں کرنا چاہتے ہو۔ میں نے تو سنا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی خطرناک تنظیم ہے اور پوری دنیا کی ایجنسیاں اس سے خوفزدہ رہتی ہیں۔ لیکن تم تو حقیر چوہوں کی طرح پکڑے گئے ہو۔ میں نے تمہیں اس لئے بے ہوش کر کے ہوش دلایا ہے کہ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ تم کیوں اس قدر خطرناک مشہور ہو"...... شومیری نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے شومیری کہ ہم خطرناک ہیں۔ ہم تو بڑے امن پسند لوگ ہیں۔ اصل میں ہم تم سے ملاقات کرنا چاہتے تھے لیکن ہم نے سوچا کہ جب تم خود ہی ہم سے ملاقات کی خواہش مند ہو تو ہمیں کیا ضرورت ہے مارا مارا پھرنے کی۔ بہرحال اب دو باتیں سن لو۔ اس کے بعد جو تمہارا جی چاہے کرتی رہنا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا باتیں"...... شومیری نے چونک کر کہا۔

" تم حکومت ایکریمیا کی سرکاری ایجنٹ ہو۔ اس لئے تمہیں ایکریمیا کا مفاد عزیز ہوگا۔ جبکہ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اس لئے ہمیں پاکیشیا کا مفاد عزیز ہے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ مفادات ٹکرانے نہ پائیں اور ہم آپس میں سودا بازی کر لیں"...... عمران نے کہا۔

" کیسی سودا بازی"...... شومیری نے چونک کر کہا۔

" ہمارا فارمولا تم رکھ لو اور سائنسدان ہمارے حوالے کر دو یا دوسری صورت میں سائنسدان تم رکھ لو اور فارمولا ہمیں دے دو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن گھما کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر شومیری کی طرف دیکھنے لگا۔

" کیا تم احمق ہو۔ نانسنس ہمیں کیا ضرورت ہے ایک پس ماندہ ملک سے سودا بازی کرنے کی۔ شورٹی......" شومیری نے یکلخت چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ عمران کی ٹانگ نے بجلی کی سی تیزی سے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی شورٹی جو گن لئے اس کے سامنے پہنچ چکا تھا۔ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر ایک سائیڈ پر جا گری تھی اور پھر اس سے پہلے کہ شومیری یا ان کے عقب میں موجود ہارپر کچھ سمجھتا عمران نے اپنی کرسی کو پشت کی طرف جھٹکا دیا اور ایک دھماکے سے وہ کرسی سمیت پشت کے بل زمین پر گرا۔ دوسرے لمحے اس کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھیں اور ہارپر جو بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر عمران پر چھلانگ لگا چکا تھا چیختا ہوا اچھل کر ہوا میں اڑتا ہوا ایک جھٹکے سے اٹھتی ہوئی شومیری سے ٹکرایا اور دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کرسیوں سمیت اچھلتے ہوئے آگے بڑھے اور اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے شورٹی، ہارپر اور شومیری پر جا گرے۔ جبکہ عمران کی کرسی ایک دھماکے سے نیچے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی اور اس کے جسم کے

گرد موجود رسیاں یکلخت ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ لیکن ظاہر ہے ان ڈھیلی رسیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے بہرحال وقت چاہئے تھا۔ اس لئے ہارپر کو اچھالنے کے بعد وہ دیوانہ وار ان رسیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہو گیا تھا۔ ادھر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کو شومیری اور اس کے ساتھیوں نے ایک طرف اچھال دیا تھا۔ کیپٹن شکیل جہاں گرا تھا وہاں ایک مشین گن موجود تھی اور کیپٹن شکیل کی بھی کرسی نیچے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ اس لئے رسیاں ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ صفدر اور تنویر تو نیچے گرتے ہی ایک بار اچھل کر کرسیوں سمیت شورٹی اور ہارپر سے ٹکرا گئے تھے لیکن کیپٹن شکیل نے اٹھ کر دوبارہ چھلانگ لگانے کی بجائے بجلی کی سی تیزی سے ڈھیلی رسیوں میں سے ہاتھوں کو باہر نکالا اور مشین گن جھپٹنے میں کامیاب ہو گیا۔ جبکہ صفدر اور تنویر کو ایک بار پھر کرسیوں سمیت ایک طرف اچھال دیا گیا تھا اور شورٹی اور ہارپر دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھے ہی تھے کہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی چیختے ہوئے دوبارہ فرش پر جا گرے۔ یہ فائرنگ کیپٹن شکیل کی طرف سے ہوئی تھی۔ وہ بدستور ٹوٹی ہوئی کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور عجیب سے انداز میں فائرنگ کر رہا تھا اور اس حالت کے باوجود شورٹی اور ہارپر دونوں گولیوں کا نشانہ بن چکے تھے۔ جبکہ اسی لمحے عمران بھی رسیوں سے آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مگر اسی لمحے جیسے بجلی کوندتی ہے اسی طرح شومیری نے چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے

میں وہ کھلے دروازے سے باہر جا گری۔ کیپٹن شکیل نے اس پر بھی فائر کھولا تھا لیکن اس کی مشین گن سے نکلنے والی گولیوں سے شومیری بال بال بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ عمران نے آزاد ہوتے ہی وہاں پڑی ہوئی دوسری مشین گن جھپٹی اور مڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔ شومیری غائب ہو چکی تھی۔ یہ ایک زرعی فارم نما عمارت تھی جس کا لکڑی کا بڑا سا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور دور دھول اڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ شومیری کسی کار میں سوار ہو کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ عمران حیران تھا کہ شومیری نے اپنے طور پر ان پر فائر نہیں کھولا تھا۔ اس کی وجہ شاید اس کا اعتماد تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ دو مشین گن سے مسلح آدمی موجود ہیں۔ اس لئے اس نے اسلحہ ساتھ رکھا ہی نہیں ہو گا۔ عمران جب واپس کمرے میں پہنچا تو اس کے سارے ساتھی رسیوں سے نجات حاصل کر چکے تھے۔ جولیا کو بھی کھول دیا گیا تھا۔ گو جولیا نے اس فائٹ میں حصہ نہ لیا تھا لیکن سب جانتے تھے کہ عورت ہونے کے ناطے وہ اس انداز میں جدوجہد نہ کر سکتی تھی۔ جس انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے کی تھی۔ اس لئے وہ بے حس و حرکت بیٹھی رہی تھی۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... عمران کے اندر داخل ہوتے ہی صفدر نے پوچھا۔

"وہ کار لے کر نکل گئی ہے اور اب ہم نے فوری طور پر یہ جگہ چھوڑنی ہے۔ ورنہ کسی بھی لمحے اس کے ساتھی یہاں ریڈ کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اتنی جلدی وہ کیسے نکل گئی"...... جولیا نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"خواتین جب پھرتی دکھانے پر آتی ہیں تو پھر چھلاوہ بھی ان کی پھرتی پر شرمندہ ہو جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب اب اس کوٹھی میں تو ہم واپس نہیں جا سکتے۔ پھر کہاں جانا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ابھی تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ہم کہاں موجود ہیں۔ یہاں سے باہر نکلیں گے تو پھر سوچیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب اس عمارت سے باہر آ گئے تو دور دور تک پھیلے ہوئے کھیت انہیں نظر آنے لگے۔

"اسی سڑک پر گئی ہے شومیری۔ اب ہمیں اس سے بچ کر آگے بڑھنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب سڑک سے ہٹ کر کھیتوں میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک بڑی سڑک پر پہنچ گئے جہاں ایک سنگ میل دیکھ کر انہیں معلوم ہوا کہ وہ یانا سے تقریباً ستر کلو میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ تھوڑی دیر بعد انہیں یانا جاتی ہوئی ایک بس مل گئی اور وہ سب اس بس میں

سوار ہو کر یانا پہنچ گئے۔ دونوں مشین گنیں انہوں نے کھیتوں میں ہی پھینک دی تھیں۔ یانا پہنچ کر عمران نے ایک پبلک فون بوتھ میں داخل ہو کر سکہ ڈالا اور پھر میکنزو کے نمبر پریس کر دیئے۔

"میکنزو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی میکنزو کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں میکنزو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ ویری بیڈ، اس کا مطلب ہے کہ کسی جدید مشینری کے ذریعے میرا فون ٹیپ کیا گیا ہے"...... میکنزو نے کہا۔

"ہاں میرا خیال ہے کہ وہ صرف فارن کالیں چیک کر سکتے ہیں لوکل کالیں نہیں۔ اس لئے اب تم ہمیں کسی اور رہائش گاہ کا پتہ بتا دو۔ جس کے بارے میں تمہاری ذات کے علاوہ کسی کو علم نہ ہو اور ساتھ ہی اس شومیری کا کوئی اڈہ یا کوئی ایسی ٹپ جس کی مدد سے ہم اسے ٹریس کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ سواگان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک پہنچ جائیں۔ وہاں میرا آدمی رابرٹ موجود ہے میں اسے کال کر کے آپ کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ آپ اسے ڈے رائٹ کا کوڈ بتائیں گے تو وہ کوٹھی آپ کے حوالے کر دے گا۔ وہ میرا انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ اگر آپ اسے وہاں رکھنا چاہیں تو بے فکر ہو کر اس پر اعتماد کر سکتے ہیں اور اگر نہ رکھنا چاہیں تو بے شک بھیج دیں۔ میں شومیری کے بارے میں کوئی اطلاع

ملتے ہی آپ کو وہاں فون پر بتا دوں گا"...... میکنزو نے کہا۔

" اب میرا نام مائیکل نہیں ہوگا۔ چارمنگ ہوگا صرف چارمنگ ۔ پرنس چارمنگ نہیں"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور فون بوتھ سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اس کوٹھی میں پہنچ چکے تھے ۔ کوٹھی واقعی عمران کے مطلب کی تھی ۔ اس میں ایک کار اور ایک لینڈ روور بڑی جیپ بھی موجود تھی ۔

" تمہارا نام رابرٹ ہے"...... عمران نے اس آدمی سے پوچھا۔ وہ سب اب سٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے ۔

" یس سر"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" تم یانا کے رہنے والے ہو یا کہیں باہر سے آئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی میرے آباؤ اجداد بھی یہیں کے رہنے والے تھے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" تم نے زرعی ایریا دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس سر، میں وہاں دو سال تک کام بھی کرتا رہا ہوں" ۔ رابرٹ نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے ۔

"کیا کام کرتے رہے ہو"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" جناب وہاں کھیتوں میں بطور ہیلپر کام کرتا رہا ہوں ۔ لیکن وہاں ایک آدمی سے میرا جھگڑا ہو گیا تھا اس لئے مجھے فارغ کر دیا گیا"۔

رابرٹ نے جواب دیا۔

" تم مجھے اس ایریئے کی بیرونی اور اندرونی صورتحال کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

" وہاں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جناب جس کی تفصیل بتائی جائے سینکڑوں ایکڑ پر پھیلے ہوئے اس زرعی ایریئے کے گرد اونچی چار دیواری ہے ۔ جس پر خاردار تاروں کا جال بچھا ہوا ہے ۔ جس میں تقریباً ہر دس فٹ کے فاصلے پر مرکری بلب لگے ہوئے ہیں ۔ جو ساری رات جلتے رہتے ہیں ۔ چاروں کونوں پر باقاعدہ نگرانی کے لئے اونچی برجیاں بنی ہوئی ہیں ۔ جن پر پہرہ دار موجود ہوتے ہیں ۔ داخلے کے لئے ایک ہی مرکزی گیٹ ہے جس پر باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی ہے ۔ جہاں ہر آنے اور جانے والوں کی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے" ۔ رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اندر کیا بنا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اندر دس بڑی بڑی عمارتیں ہیں ۔ جن میں ریسرچ بھی ہوتی ہے اور آفسز بھی بنے ہوئے ہیں ۔ باقی ہر طرف تجرباتی کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

" براؤن ہاؤس بھی ہے وہاں"...... عمران نے کہا تو رابرٹ چونک پڑا۔

" یس سر یہ علیحدہ عمارت ہے اور بند رہتی ہے ۔ اس کے باہر باقاعدہ پہرہ ہوتا ہے ۔ یہاں ان لوگوں کو رکھا جاتا ہے جن کے

بارے میں کوئی خطرہ ہو کہ وہ فرار ہو سکتے ہیں"...... رابرٹ نے کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ یہ زرعی ایریئے کی جیل ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب جیل تو نہیں ہے۔یہاں بھی سائنسدان ہی کام کرتے ہیں اور وہ باہر بھی آتے جاتے رہتے ہیں لیکن ان کی نگرانی بے حد سخت ہوتی ہے۔اندر بھی اور باہر بھی گارڈز ان کے ساتھ ہوتے ہیں"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اب میری بات غور سے سن لو پھر سوچ سمجھ کر جواب دینا۔اگر تم نے کوئی قابل عمل حل بتا دیا تو تمہیں ایک لاکھ ڈالر انعام بھی مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"ایک لاکھ ڈالر"...... رابرٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں ایک لاکھ ڈالر"...... عمران نے کہا۔

"پھر حکم دیں جناب۔ایک لاکھ ڈالر سے تو میری زندگی ہی بدل جائے گی"...... رابرٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"براؤن ہاؤس میں پاکیشیا کے ایک سائنسدان کو اغوا کر کے رکھا گیا ہے اور وہاں اس سے اس کے ایک زرعی فارمولے پر کام کرایا جا رہا ہے۔ہم نے اس سائنسدان کو اس فارمولے سمیت باہر نکالنا ہے تم بتاؤ کہ یہ کام کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری سر میں کیسے بتا سکتا ہوں۔وہاں تو انتہائی سخت نگرانی اور چیکنگ کی جاتی ہے"...... رابرٹ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم کچھ پڑھے ہوئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں تھوڑا سا کیوں"...... رابرٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو سفید کاغذ اور بال پوائنٹ لے آؤ اور یہاں بیٹھ کر کاغذ پر زرعی ایریئے کا اندرونی نقشہ بناؤ۔جہاں جہاں عمارتیں اور براؤن ہاؤس ہے وہاں نشانات لگاؤ اور جہاں مرکزی گیٹ ہے وہ بھی بتاؤ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر رابرٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ شکریہ جناب"...... رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"وہ شومیری اور اس کے گروپ کا کیا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی پوری توجہ زرعی ایریئے پر رکھنی چاہیئے۔یہ لوگ ہمیں ٹریس کرتے رہیں۔ورنہ ہم یہاں خواہ مخواہ وقت ضائع کرتے رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں ہم جائیں گے کیسے۔کیا تم نے کوئی بندوبست کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر سے کسی ایسے آدمی کو اغوا کرنا ہوگا جو وہاں کے فون نمبرز اور لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہو"...... عمران

نے کہا۔ اسی لمحے رابرٹ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں بڑا سا سفید کاغذ اور ایک بال پوائنٹ موجود تھا۔

"بناؤ نقشہ"....... عمران نے کہا تو رابرٹ نے کاغذ کو میز پر رکھ کر نقشہ بنانا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے اسے دیکھتے رہے۔

"جناب میں ایسا ہی بنا سکتا ہوں"....... رابرٹ نے کہا تو عمران کاغذ پر جھک گیا۔ پھر اس نے مختلف سوالات کر کے مرکزی گیٹ سے براؤن ہاؤس کا فاصلہ اور دیگر عمارتوں سے اس کے فاصلے کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر ایک اور نوٹ دے کر اس نے رابرٹ کو کافی بنانے کا کہہ کر بھیج دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس چارمنگ بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"ایم بول رہا ہوں چارمنگ۔ آپ کی مطلوبہ پارٹی نے گولڈ کالونی میں کوٹھی نمبر تھری تھری فور میں مشینری نصب کی ہوئی ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے"....... میکنزو نے کہا۔

"میں زرعی ایریئے کے کسی ایسے آدمی سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں جو اب بھی وہاں کا سرکردہ ہو۔ کیا ایسا ہونا ممکن ہے"....... عمران نے کہا۔

"کس ٹائپ کا آدمی"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"جو اندر کے فون نمبرز اور انچارج صاحبان کے ناموں سے واقف ہو"....... عمران نے کہا۔

"ہاں ایسا آدمی مل سکتا ہے۔ اس کا نام برانو ہے۔ وہ وہاں آفس سپرنٹنڈنٹ ہے۔ زرعی ایریئے کے انچارج ڈاکٹر چارلیس کے آفس کا سپرنٹنڈنٹ ہے۔ وہ بیمار ہے اس لئے دو ہفتوں کی چھٹی ہے۔ اسے ویسے بھی رقم کی ضرورت ہے۔ اگر آپ اسے تھوڑی سی رقم دے دیں تو وہ آپ کے کام آ سکتا ہے"....... ایم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اس کا پتہ بتاؤ اور اسے فون کر کے کہہ دو کہ وہ چارمنگ سے تعاون کرے"....... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پتہ بتا دیا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب اس شومیری اور اس کے گروپ کا خاتمہ بے حد ضروری ہے۔ ورنہ ہمارا عقب محفوظ نہیں رہے گا اور ہم پھنس بھی سکتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر ایسا ہے کہ تم، کیپٹن شکیل اور تنویر مل کر ان کے خلاف کام کرو۔ گولڈ کالونی کی کوٹھی نمبر تھری تھری فور میں شومیری کے گروپ نے باقاعدہ مشینری نصب کر رکھی ہے۔ میں اس دوران جولیا کے ساتھ جا کر برانو سے ملتا ہوں۔ شاید زرعی ایریئے کے بارے میں کوئی کام کی بات سامنے آ جائے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تنویر کا چہرہ خاص طور پر چمک اٹھا تھا۔

شومیری بپھری ہوئی شیرنی کے انداز میں کمرے میں ٹہل رہی
تھی۔ اس کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے فون
کی طرف دیکھتی اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتی۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو
ان کی رہائش گاہ سے بے ہوش کر کے انہیں یانا سے باہر ایک زرعی
فارم پر لے گئی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ آرام سے انہیں ہلاک
کر کے ان کی لاشیں وہاں محفوظ کر لے گی۔ کیونکہ شہر میں پولیس
مداخلت کر سکتی تھی۔ اس لئے اس نے اس زرعی فارم کا انتخاب کیا
تھا۔ اس نے یہ خصوصی پوائنٹ اسی مقصد کے لئے خاص طور پر
حاصل کیا تھا اور جب پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہاں پہنچایا گیا تو شومیری
خود بھی وہاں پہنچ گئی۔ اس کے دو آدمی وہاں موجود تھے۔ اس لئے وہ
مطمئن تھی۔ پھر پاکیشیائی ایجنٹ بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان
پاکیشیائی ایجنٹوں نے بندھے ہونے کے باوجود جس حیرت انگیز انداز
میں جدوجہد کی تھی اور ان کے ہاتھوں اس کے دونوں تربیت یافتہ

آدمی جس طرح مارے گئے تھے اس سے وہ واقعی خوفزدہ ہو گئی تھی۔
اس لئے اس نے وہاں سے نکلنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ واقعی فائرنگ
سے بال بال بچی تھی ورنہ اس کی لاش بھی وہیں پڑی ہوتی۔ واپس آ کر
اس نے سیکشن کے افراد کو وہاں بھیجا تھا لیکن وہاں سے اسے رپورٹ
ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں سے غائب ہو چکے ہیں۔ تو وہ سمجھ گئی کہ
وہ واپس یانا پہنچ چکے ہوں گے۔ اس لئے اب اس نے جیگر کو دوبارہ
انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا تھا لیکن جیگر کی طرف سے کوئی کال ہی نہ
آ رہی تھی۔ اس لئے وہ انتہائی غصے اور بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی
تھی۔ اب وہ پوری قوت سے ان ایجنٹوں پر ٹوٹ پڑنا چاہتی تھی۔ ویسے
اسے اب اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ایجنٹ
ہیں۔ کیونکہ وہ تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ اس انداز میں بھی یہ لوگ
جدوجہد کر سکتے ہیں۔ ابھی وہ کمرے میں ٹہل رہی تھی کہ میز پر پڑے
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور شومیری نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"یس شومیری بول رہی ہوں"...... شومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیگر بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے جیگر کی آواز
سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے جیگر۔ جلدی بتاؤ"۔ شومیری نے تیز لہجے میں کہا

"میڈم باوجود تلاش کے ان لوگوں کا پتہ نہیں چل سکا اور جہاں
تک میرا خیال ہے یہاں یانا میں ان کا رابطہ صرف میکنزو سے ہی ہے۔

اس لئے لامحالہ انہوں نے اس سے کوئی دوسری رہائش گاہ حاصل کی ہو گی"...... جیگر نے کہا۔

"پھر تم نے میکنزو سے معلوم کرنا تھا"...... شومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ آدمی آسانی سے زبان نہیں کھولے گا۔ اس لئے لامحالہ اس کی زبان کھلوانی پڑے گی اور وہ آپ کا عزیز ہے"...... جیگر نے کہا۔

"نانسنس، مشن کے دوران ایسی باتیں نہیں سوچی جاتیں۔ میں نے ہر صورت میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ تم میکنزو سے معلوم کرو۔ چاہے جس طرح بھی معلوم ہو۔ مجھے ہر صورت میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چاہئے۔ میں ان کی ایک ایک رگ میں مشین گن کا پورا برسٹ اتارنا چاہتی ہوں"...... شومیری نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس میڈم، اب آپ نے اجازت دے دی ہے اب میں معلوم کر لوں گا"...... جیگر نے کہا۔

"جلدی معلوم کر کے مجھے بتاؤ"...... شومیری نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ اب کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ لیکن اس کا چہرہ ستا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے سیکشن کے دو افراد ہلاک ہو چکے تھے اور اسے اس کا بے حد غم تھا کیونکہ اس نے اپنے سیکشن کے ایک ایک آدمی کا انتخاب بے حد چھان بین کے بعد کیا تھا اور انہیں انتہائی سخت ٹریننگ بھی دلوائی تھی۔ اسے اصل غم یہ تھا

کہ اس سب کے باوجود اس کے آدمی بندھے ہوئے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے اور اسے بھی بزدلوں کی طرح جان بچا کر بھاگنا پڑا۔ اس لئے اس کے دل میں انتقام کا جذبہ شعلے کی طرح جل اٹھا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس شومیری بول رہی ہوں"...... شومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیگر بول رہا ہوں میڈم"...... دوسری طرف سے جیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... شومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"میکنزو نے بتایا ہے کہ اس نے ان ایجنٹوں کو سواگان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک دی ہے اور وہ وہاں موجود ہیں"...... جیگر نے کہا۔

"پھر"...... شومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"پھر میں اپنے گروپ سمیت وہاں گیا۔ لیکن کوٹھی پر صرف ایک مقامی آدمی موجود ہے۔ جس کا نام رابرٹ ہے۔ وہ میکنزو کا آدمی ہے اس نے بتایا ہے کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت تو زرعی ایریئے کی طرف گئے ہیں جبکہ تین مرد کہیں اور گئے ہیں۔ جس کا اسے علم نہیں ہے"...... جیگر نے کہا۔

"میکنزو نے انہیں اطلاع نہ دے دی ہو"...... شومیری نے کہا۔

"نہیں میڈم اس نے انتہائی تشدد کے بعد زبان کھولی تھی۔ اس

لئے وہ ہلاک ہو گیا ہے"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور وہ رابرٹ اس کی کیا پوزیشن ہے"...... شومیری نے کہا۔

"اسے بھی ہلاک کر دیا گیا ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

"اوکے، انہوں نے بہرحال واپس تو آنا ہے۔ تم ایک بار پھر کوٹھی کے اندر ایکس ویو پوائنٹ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم فکس کر دو"...... شومیری نے کہا۔

"کیا انہیں دوبارہ بے ہوش کرنا ہے میڈم"...... جیگر نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ اس لئے حملے کی صورت میں بچ بھی سکتے ہیں۔ اس لئے پہلے ان کا بے ہوش ہونا ضروری ہے۔ جب یہ بے ہوش ہو جائیں تو پھر اندر داخل ہو کر تم نے ان کا خاتمہ کر دینا ہے۔ ان کی ایک ایک رگ میں گولیاں اتار دینا لیکن چہرے بچا لینا۔ تاکہ ان کی لاشیں پہچانی جا سکیں"...... شومیری نے کہا۔

"یس میڈم"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب یہ ہلاک ہو جائیں تو مجھے یہاں کال کرنا پھر میں آکر ان کی لاشیں دیکھوں گی"...... شومیری نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی میڈم"...... جیگر نے کہا تو شومیری نے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ اب اسے یقین تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہر صورت میں ہلاک ہو جائیں گے۔

عمران اور جولیا کار میں سوار یانا کی ایک متوسط ٹائپ کی کالونی میں داخل ہوئے اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد انہوں نے کوٹھی نمبر بارہ بی کو تلاش کر لیا۔ اس کے ستون پر برانو کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ عمران نے کار گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"جی"...... نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں عمران اور کار میں بیٹھی ہوئی جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام چارمنگ ہے اور یہ میری ساتھی مارگریٹ ہیں۔ ہم نے برانو سے ملنا ہے اور ہمیں مڈوے کلب کے مالک میکنزو نے بھیجا ہے"...... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی تو بیمار ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ہم ان کی مزاج پرسی بھی کر لیں گے اور اس ملاقات سے انہیں فائدہ ہی ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ کار اندر لے آئیں"۔ نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران جو اس دوران کار میں بیٹھ چکا تھا کار کو اندر لے گیا۔

"آیئے جناب"...... نوجوان نے جو پھاٹک بند کر کے واپس آگیا تھا عمران اور جولیا سے کہا۔ جو کار پورچ میں روک کر نیچے اتر چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔ جس کا فرنیچر متوسط انداز کا تھا لیکن بہر حال صاف ستھرا ضرور تھا۔

"آپ تشریف رکھیں میں ڈیڈی کو اطلاع دیتا ہوں"۔ نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور نوجوان ہاتھوں میں مشروب کی بوتلیں پکڑے اندر داخل ہوا۔

"ڈیڈی آرہے ہیں"...... نوجوان نے بوتلیں عمران اور جولیا کے سامنے میز پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی آہستہ آہستہ چلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

"میرا نام برانو ہے"...... آنے والے نے کہا اور پھر جلدی سے صوفے پر بیٹھ کر ہانپنے لگ گیا۔

"ہمیں افسوس ہے کہ آپ کو تکلیف دی"...... عمران نے کہا۔

"کوئی بات نہیں آپ مہمان ہیں اور پھر آپ کو میکنزو نے بھیجا

ہے۔ وہ میرا مہربان ہے"...... برانو نے کہا۔

"ہمیں میکنزو نے بتایا تھا کہ آپ زرعی ایریئے میں بطور سپرنٹنڈنٹ کام کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں، ان دنوں بیماری کی وجہ سے میں چھٹی پر ہوں اور شاید ابھی مزید چھٹی لینی پڑے کیونکہ بیماری طول پکڑتی جا رہی ہے"۔ برانو نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو کیا بیماری ہے۔ جس کا صحیح علاج نہیں ہو سکا"۔ عمران نے کہا۔

"میرے دماغ میں رسولی ہے اور ایسی جگہ پر ہے کہ جہاں آپریشن بے حد خطرناک ہو سکتا ہے۔ محفوظ آپریشن ولنگٹن کے بڑے ہسپتال میں ہو سکتا ہے۔ لیکن وہاں کے اخراجات میرے بس میں نہیں ہیں اور ہمارا محکمہ سوشل سیکورٹی کے تحت علاج یانا میں ہی کرتا ہے۔ اس لئے میں مجبور ہو گیا ہوں"...... برانو نے جواب دیا۔

"ولنگٹن میں آپریشن پر کتنے اخراجات آتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"خاصی بڑی رقم چاہیئے۔ تقریباً دس لاکھ ڈالر۔ بہر حال آپ چھوڑیں اس مسئلے کو اور یہ بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... برانو نے کہا تو عمران نے جواب دینے کی بجائے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکالی اور اٹھ کر اس نے یہ گڈی برانو کے سامنے رکھ دی۔

"یہ، یہ کیا ہے"....... برانو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ پچاس لاکھ ڈالر ہیں۔ یہ آپ رکھ لیں اور آپریشن کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں اتنی بڑی رقم میں واپس کیسے کر سکوں گا"....... برانو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ ہماری طرف سے آپ کے لئے تحفہ ہے اور بس"....... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ مگر کیوں۔ آپ سے تو میری پہلی ملاقات ہو رہی ہے"....... برانو کی حیرت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"محترم برانو ہمیں میکنزو نے بتایا تھا کہ علاج کے لئے آپ کو رقم کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم یہ رقم ساتھ لے آئے ہیں۔ میں آپ سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتا۔ اس لئے اصل بات بتا دیتا ہوں کہ ہم یہاں آپ سے زرعی ایریئے کے بارے میں چند معلومات حاصل کرنے آئے ہیں۔ آپ چاہے بتائیں چاہے نہ بتائیں یہ آپ کی مرضی ہے۔ بہر حال یہ رقم آپ کی رہے گی"....... عمران نے کہا۔

"کیسی معلومات میں سمجھا نہیں"....... برانو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک پاکیشیائی سائنسدان کو اغوا کر کے زرعی ایریئے کے براؤن ہاؤس میں پہنچایا گیا ہے۔ اس کا زرعی فارمولا بھی ساتھ ہی لے آیا گیا ہے اور ہم نے اس سائنسدان اور اس فارمولے کو واپس حاصل کرنا

ہے"....... عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی سائنسدان۔ مگر آپ تو ایکریمی ہیں"....... برانو نے چونک کر کہا۔

"ہماری تنظیم بین الاقوامی ہے اور ہمارا کام معلومات مہیا کرنا ہے۔ ہم رقم دے کر معلومات حاصل کرتے ہیں اور پھر اپنی پارٹی کو پہنچاتے ہیں۔ ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ ان معلومات کی مدد سے اپنا کام خود کرتے ہیں اور یہ رقم بھی آپ کو ان معلومات کی بنا پر دی جا رہی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ عام حالات میں ہم اس طرح کی معلومات کے لئے دس پندرہ ہزار ڈالر خرچ کرتے ہیں۔ آپ کو اس لئے خصوصی رقم دی جا رہی ہے تاکہ آپ اپنا علاج کرا سکیں"۔ عمران نے کہا تو برانو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب۔ آپ نے واقعی مجھ پر احسان کیا ہے۔ اب میرا آپریشن ٹھیک طرح سے ہو جائے گا"....... برانو نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر اس نے عمران کو انتہائی تفصیل سے زرعی ایریئے کے بارے میں بتا دیا۔

"مسٹر برانو کیا براؤن ہاؤس میں موجود ڈاکٹر عباس سے کسی طرح فون پر بات ہو سکتی ہے۔ جس کا علم دوسروں کو نہ ہو"....... عمران نے کہا تو برانو چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔

"آپ نے چونکہ مجھ پر احسان کیا ہے اس لئے میں یہ کام کرا سکتا ہوں۔ میرا ایک دوست براؤن ہاؤس کی ایکس چینج کا انچارج ہے۔ میں

اس سے بات کرتا ہوں"...... برانو نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیں"...... عمران نے کہا تو برانو نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔

"میں برانو بول رہا ہوں۔ برائے کرم براؤن ہاؤس میں البرٹ سے بات کراؤ"...... برانو نے دوسری طرف سے یس کا لفظ سنتے ہی کہا۔

"اوہ آپ، اب آپ کی طبیعت کیسی ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر اور بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اب جلدی ٹھیک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ ولنگٹن کے بڑے ہسپتال میں آپریشن کے انتظامات ہو گئے ہیں"...... برانو نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میری تو دعا ہے کہ آپ جلد صحت یاب ہو جائیں۔ میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو البرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"برانو بول رہا ہوں البرٹ"...... برانو نے کہا۔

"اوہ، اوہ برانو تم۔ کیسے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ٹھیک ہوں۔ کیا تم میرا ایک کام کر سکتے ہو"...... برانو نے کہا۔

"کیوں نہیں، بتاؤ کیا مسئلہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"براؤن ہاؤس میں ایک پاکیشیائی سائنسدان ہے ڈاکٹر عباس اس سے میرا ایک دوست کسی زرعی مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح مجھے علاج کے لئے رقم مل جائے گی"...... برانو نے کہا۔

"اوہ اچھا بات کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کون بات کرے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اس سے رابطہ کرا دو"...... برانو نے کہا۔

"اچھا ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بات ایکس چینج سے خفیہ ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں، لیکن جب بات شروع ہو جائے تو تم ڈاکٹر عباس سے کہنا کہ وہ سیٹ کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر دے پھر ایکس چینج آف ہو جائے گی"...... برانو نے کہا۔

"ہیلو میں ڈاکٹر عباس بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو عمران نے برانو کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"ڈاکٹر صاحب آپ پہلے فون سیٹ کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر دیں پھر آپ سے کھل کر باتیں ہوں گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میں نے بٹن پریس کر دیا ہے۔ آپ کون ہیں"...... ڈاکٹر عباس کی آواز سنائی دی۔

"السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ ڈاکٹر صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے پاکیشیائی زبان میں کہا تو برانو چونک کر اور حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا۔ لیکن وہ منہ سے کچھ نہ بولا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ مم، مگر کیا مطلب۔ آپ کون ہیں اور کہاں سے بول رہے ہیں"...... ڈاکٹر عباس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یانا سے بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ حکومت نے آپ کی اور آپ کے فارمولے کی واپسی کے لئے ہمیں بھیجا ہے۔ میں نے ایک دوست کی معرفت آپ سے فون پر رابطہ کیا ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ فارمولا کہاں ہے۔ تاکہ جب ہم آپ کو لینے آئیں تو فارمولا بھی ساتھ لے سکیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ وہاں اس وقت ہنگامی حالات ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے بتایا گیا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے یہاں میری نگرانی انتہائی سخت کر دی گئی ہے۔ بہرحال پہلی بات تو میں یہ بتا دوں کہ فارمولا جو کہ مائیکرو فلاپی میں ہے اور اسے میں نے خصوصی پیکنگ کر کے زرعی ایریئے کے عقبی طرف دیوار کے پیچھے

پھینک دیا ہے۔ یہ فارمولا آپ کو وہاں سے ملے گا جہاں بلب کا ہولڈر ٹوٹا ہوا ہے۔ آپ یہ فارمولا حاصل کر کے پہلے پاکیشیا پہنچا دیں۔ تاکہ ایک تو یہ پاکیشیا کے کام آسکے اور دوسرا میرے نام سے رجسٹرڈ ہو سکے گا۔ میں زندہ رہوں یا نہ رہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن فارمولا پاکیشیا کے کام آنا چاہئے"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"آپ نے کب اسے پھینکا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دو روز پہلے۔ میرا خیال تھا کہ فارمولے کی چیکنگ زیادہ ہو گی اور اگر وہ میرے پاس نہ ہو گا تو میری اتنی چیکنگ نہ ہو گی اور میں کسی نہ کسی طرح باہر نکل جاؤں گا"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"لیکن بغیر فارمولے کے وہاں آپ کیسے کام کر رہے ہوں گے اور ہمیں معلوم ہوا تھا کہ فارمولا عملی طور پر غلط ہے۔ جسے درست کرایا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں فارمولے میں ایک جگہ مجھ سے خود غلطی ہو گئی تھی۔ جسے میں آسانی سے ٹھیک کر سکتا تھا۔ لیکن میں نے اس کے لئے چھ ماہ کی مہلت لے لی۔ یہاں میں نے فارمولے کی دوسری کاپی تیار کی اور اس فارمولے میں سابقہ غلطی کو درست کر دیا اور پھر اسے میں نے باہر پھینک دیا۔ جبکہ اس غلط فارمولے کو درست کرنے کے لئے میں یہاں آہستہ آہستہ کام کر رہا ہوں"...... ڈاکٹر عباس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں ہم جلد ہی آپ کو وہاں سے نکال

لیں گے اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ پاکیشیائی ہیں"...... برانو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں لیکن مجھے پاکیشیائی زبان آتی ہے اور ڈاکٹر عباس سے اگر پاکیشیائی زبان نہ بولی جاتی تو وہ کبھی ہم پر اعتماد نہ کر سکتا تھا"۔ عمران نے ایکریمین زبان میں کہا۔

"اوہ حیرت ہے۔ آپ تو اس طرح روانی سے بول رہے تھے جیسے آپ واقعی پاکیشیائی ہوں۔ لیکن کیا آپ کا مسئلہ حل ہو گیا یا نہیں"...... برانو نے کہا۔

"ہاں، ہماری تسلی ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر عباس ابھی زندہ ہے۔ اب ہم تفصیلی رپورٹ دے سکیں گے۔ آپ کی مہربانی۔ ہاں ایک بات اور اگر زرعی ایریئے سے آپ کے دوست اس بات چیت کے بارے میں آپ سے پوچھیں تو آپ پلیز انہیں صرف یہ بتائیں کہ کسی زرعی مسئلے پر بات چیت ہوئی ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میں سب سنبھال لوں گا"...... برانو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور جولیا اس سے اجازت لے کر ڈرائنگ روم سے باہر آگئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار بھی کوٹھی سے باہر گئی۔

"اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں کسی پبلک فون بوتھ سے میکنزو کو کال کر کے بات کرتا

ہوں شاید وہ کوئی ایسا راستہ بتا سکے۔ جس سے ہم چیک پوسٹ پر موجود افراد کی نگاہوں سے بچ کر زرعی ایریئے کے عقب میں پہنچ جائیں۔ عمران نے کہا اور پھر ایک فون بوتھ کے سامنے اس نے کار روک دی اور نیچے اتر کر وہ بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں چونکہ زیادہ تر کارڈز والے فون بوتھ تھے اس لئے عمران نے دو تین بڑی مالیت والے کارڈ خرید کر جیب میں رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک کارڈ نکال کر فون سیٹ میں ڈالا اور پھر جب بلب جل اٹھا تو اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مڈوے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میکنزو سے بات کراؤ میں چارمنگ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ مینجر آرنلڈ سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میں آرنلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چارمنگ بول رہا ہوں۔ میکنزو سے بات کرنی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ آپ جناب، میکنزو کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ایسا آپ کی وجہ سے ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل

پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ"........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف میکنزو کے پاس دو آدمی آئے اور پھر انہوں نے چیف میکنزو کو قابو میں کر کے ان پر تشدد کیا۔ وہ چیف سے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ چیف نے بتانے سے انکار کر دیا۔ لیکن ان کے بے پناہ تشدد کی وجہ سے آخر کار چیف نے زبان کھول دی اور انہیں بتایا کہ چارمنگ کے نام سے آپ نے انہیں فون کیا تھا اور انہوں نے آپ کو سواگان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک دی ہے۔ جس پر وہ چیف کو ہلاک کر کے واپس چلے گئے"........ آرنلڈ نے جواب دیا۔

"آپ کو یہ ساری باتیں کیسے معلوم ہوئی ہیں"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیف کے آفس میں خفیہ کیمرے اور ٹیپ ریکارڈ نصب ہیں۔ جو خود بخود آن ہوتے ہیں۔ جب چیف کی ہلاکت کی خبر مجھے ملی تو میں نے چیکنگ کی تو یہ ساری باتیں سامنے آئیں"........ آرنلڈ نے جواب دیا۔

"آپ نے معلوم کیا کہ وہ کون لوگ تھے"........ عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے انداز سے سرکاری اور تربیت یافتہ ایجنٹ لگتے تھے۔ اس لئے ہم خاموش ہو گئے ہیں۔ مزید کیا کر سکتے ہیں"........ آرنلڈ نے

جواب دیا۔

"آپ نے فلم دیکھی ہے۔ آپ ان کے حلیے بتا دیں تاکہ میں میکنزو کی روح کو سکون پہنچا سکوں"........ عمران نے کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر حلیے بتا دیئے گئے۔

"ٹھیک ہے۔ جلد ہی آپ سے دوبارہ ملاقات ہو گی"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ باہر نکالا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا تم بے حد سنجیدہ لگ رہے ہو"........ جولیا نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ یقیناً شومیری کے آدمی ہوں گے اور وہ کوٹھی پر بھی پہنچ چکے ہوں گے"........ جولیا نے کہا۔

"ہاں اب پہلے ان لوگوں اور شومیری کا خاتمہ ہو گا پھر آگے کام ہو گا"........ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل گئے ہوئے تو ہیں"........ جولیا نے کہا۔

"وہاں کوٹھی پر بھی یہ لوگ لازماً موجود ہوں گے اور یقیناً انہوں نے وہاں پہلے کی طرح ویو پوائنٹ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم فکس کر دیا ہو گا"........ عمران نے کہا اور کار کو سواگان کالونی کی طرف موڑ دیا۔

"کیا تم واپس کوٹھی جا رہے ہو"........ جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"....... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار ایک مارکیٹ کے آغاز میں موجود پارکنگ میں روک دی۔

"میں آرہا ہوں"....... عمران نے جولیا سے کہا اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ایک بڑے میڈیکل سٹور سے ان گولیوں کا پیکٹ خریدا جنہیں استعمال کرنے کے بعد بے ہوش کرنے والی گیس اثر نہیں کرتی اور پھر واپس کار میں بیٹھ کر اس نے پیکٹ کھول کر دو گولیاں جولیا کو دیں کہ وہ انہیں نگل لے اور دو گولیاں اس نے اپنے منہ میں ڈال لیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ عمران نیچے اترا تو اس نے چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا دیکھا۔ اس نے پھاٹک کو دھکیل کر کھولا اور اندر جا کر اس نے خود ہی بڑا پھاٹک کھولا اور پھر آگے آکر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور کار اندر لے گیا۔

"وہ رابرٹ کہاں گیا ہے"....... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"شاید کچھ خریداری کے لئے مارکیٹ گیا ہوگا"....... عمران نے جولیا کو مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"....... جولیا نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے پورچ میں کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے بڑا پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹا پھاٹک لاک کرنے کی بجائے اس نے اسے صرف بند

کر دیا اور پھر واپس برآمدے کی طرف بڑھنے لگا جہاں جولیا کھڑی تھی۔

"ہمارے ساتھی تو نہیں آئے ابھی"....... جولیا نے کہا۔

"ابھی انہیں دیر لگے گی"....... عمران نے جواب دیا۔ اس کی تیز نظریں برآمدے کا بیرونی جائزہ لے رہی تھیں۔ پھر وہ اندر داخل ہوئے اور جیسے ہی سٹنگ روم میں پہنچے تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس کی تیز نظروں نے وہاں کھڑکی کے اوپر بنے ہوئے کارنس کی اوٹ میں ویو پوائنٹ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم چیک کر لیا تھا۔

"اب ان کا انتظار کیا جائے یا......." جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں میکنزو کو فون کر لوں"....... عمران نے کہا اور پھر وہ فون کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک کھڑکی کے قریب سے سرر کی تیز آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا نیچے قالین پر گر گیا۔ اسے گرتے دیکھ کر جولیا نے بھی گرنے کی اداکاری کی اور وہ بھی کرسی سمیت نیچے قالین پر گر گئی۔ عمران اس انداز میں گرا تھا کہ اس کی نظریں سٹنگ روم کے دروازے کی طرف ہی تھیں۔ چند لمحوں بعد اسے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر دو آدمی اندر داخل ہوئے۔

"ان کا تو خاتمہ کر دیں پھر جب ان کے ساتھی آئیں گے تو انہیں بھی بے ہوش کر کے ہلاک کر دیں گے"....... اندر آنے والوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کو سیدھا کرتا۔ عمران یکلخت کسی کھلتے

ہوئے سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے
ایک دوسرے ٹکرا کر نیچے جا گرے۔ جولیا بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ
کر ان کے سروں پر پہنچ گئی اور پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں ہی بے ہوش
پڑے ہوئے تھے۔

"ان کا کوئی ساتھی باہر بھی ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے۔ تم باہر جا کر اوٹ میں ہو کر نگرانی کرو۔ میں
ان سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ان بے
ہوش پڑے آدمیوں میں سے ایک کا مشین پسٹل اٹھایا اور کمرے سے
باہر چلی گئی۔ عمران بھی کمرے سے باہر آیا اور پھر سٹور سے اس نے
رسیوں کے دو بنڈل اٹھائے اور انہیں لا کر اس نے ایک ایک کر کے
دونوں آدمیوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں کی مدد سے باندھ دیا۔
اس کے بعد اس نے ان کی جیبوں کی تلاشی لی تو ایک آدمی کی جیب
سے ویو پوائنٹ کا رسیور جو موبائل فون جتنا تھا نکل آیا تو عمران سمجھ
گیا کہ ان دونوں کے علاوہ باہر اور کوئی نہیں ہے۔ عمران نے رسیور
کو ایک طرف میز پر رکھا اور اس آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں
سے بند کر دیئے۔ جس کی جیب سے وہ رسیور نکلا تھا۔ چند لمحوں بعد
جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو
عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں
بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی
اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے وہ صرف

کوشش ہی کر سکتا تھا۔ رسیوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے اٹھ نہ
سکتا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم، تم تو بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر۔ کیا مطلب"...... اس
آدمی نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات
تھے۔

"میرے ذہن میں ایسا آلہ لگا ہوا ہے کہ جب میں چاہوں بے
ہوش ہو جاؤں اور جب چاہوں ہوش میں آ جاؤں۔ تم یہ بات چھوڑو۔
میرے سوالوں کے جواب دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام مارٹی ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا لیکن عمران
اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں تمہارا نام یاد دلانا پڑے گا"۔ عمران
نے کوٹ کی مخصوص جیب سے تیز دھار خنجر نکالتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"کس پارٹی سے تمہارا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"بلڈ ہاؤنڈ گروپ سے"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"شومیری تو بڑی خوبصورت لڑکی ہے تم نے اسے بلڈ ہاؤنڈ کیسے
بنا دیا"...... عمران نے کہا تو مارٹی بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم، تم یہ کیا کہہ رہے ہو"...... مارٹی نے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اور اب تم اپنا اصل نام بھی بتا دو گے"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مارٹی کی کوئی جواب دیتا۔ عمران کا بازو گھوما اور کمرہ مارٹی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ لیکن اس چیخ کی بازگشت ابھی موجود تھی کہ عمران کا بازو دوبارہ گھوما اور ایک بار پھر کمرے میں مارٹی کی چیخ گونج اٹھی۔ اس کی ناک کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ چکا تھا۔

"اب تم سب کچھ بتاؤ گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارٹی کی پیشانی پر ابھر آنے والی نیلے رنگ کی موٹی سی رنگ پر انگلی کے ہک سے ضرب لگائی تو کمرہ مارٹی کے حلق سے نکلنے والی اذیت ناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا جسم پھڑکنے لگا تھا۔ چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران یکلخت چونک پڑا۔ جب اس نے مارٹی کے چہرے کو تیزی سے پر سکون ہوتے دیکھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی سلوٹ پڑے ہوئے کپڑے پر استری رکھ کر اسے آگے لے جایا جائے تو پیچھے کپڑا بغیر سلوٹ کے ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے چہرے پر موجود شکنیں تیزی سے صاف ہوتی جا رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ مارٹی واقعی انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے اور اس نے تشدد سے بچنے کے لئے ذہن کو بلینک کرنا شروع کر دیا ہے۔ لہذا اس نے بجلی کی سی تیزی سے زیادہ قوت سے اس کی پیشانی پر موجود رگ پر دوسری ضرب لگا دی اور اس ضرب کا اثر یہ ہوا کہ مارٹی کا

چہرہ جس تیزی سے نارمل ہو رہا تھا۔ اس سے زیادہ تیزی سے مسخ ہوتا چلا گیا۔ اب اس کے منہ سے چیخ نہ نکل رہی تھی۔ لیکن اس کا منہ چیخنے کے لئے کھلا ضرور تھا۔ لیکن چیخ شاید اس کے گلے میں ہی پتھر بن کر اٹک گئی تھی۔ اس کا جسم اب اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اس کے جسم سے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ گزر رہا ہو۔ اس کی آنکھیں ابھر کر پھٹ سی گئی تھیں۔

"کیا نام ہے تمہارا بولو"...... عمران نے تیزی سے ضرب لگاتے ہوئے کہا اور مارٹی کا کانپتا ہوا جسم یکلخت جیسے پتھرا سا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ شعور کی بجائے اب لاشعوری کیفیت میں داخل ہو چکا ہے۔

"مم، میرا نام جنگیر ہے۔ جنگیر"...... مارٹی نے اسی طرح رک رک کر جواب دیا جیسے الفاظ اس کے منہ کے اندر تیار ہو کر اور لڑھک لڑھک کر باہر آ رہے ہوں۔

"شومیری سے تمہارا کیا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ سیکشن چیف ہے۔ میں اس کا ماتحت ہوں"...... جنگیر نے جواب دیا اور پھر عمران کے سوالوں کے جوابات میں اس نے پوری تفصیل بتا دی کہ کس طرح انہوں نے میکنزو پر تشدد کر کے اس سے کوٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور کس طرح یہاں انہوں نے ویو پوائنٹ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم نصب کیا تھا۔

"تم نے ہمارے ساتھیوں کی واپسی کا انتظار کیوں نہیں کیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"تمہیں میکنزو کی موت کا علم ہو جاتا اور تم فرار ہو جاتے"۔ جیگر نے جواب دیا۔

"شومیری اب کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ہالٹن کالونی کی کوٹھی نمبر چوبیس میں ہے۔ اس کوٹھی کو اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے"...... جیگر نے جواب دیا۔

"اور گولڈ کالونی کی کوٹھی نمبر تھری تھری فور میں جہاں مشینری نصب ہے۔ وہاں کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ چیکنگ ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کا انچارج رابرٹ ہے"۔ جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا رابرٹ کو معلوم ہے کہ شومیری کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... جیگر نے جواب دیا۔

"شومیری کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو جیگر نے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے اس نے بت کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے جیگر کے سینے پر گولیاں برسانا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد جیگر ختم ہو چکا تھا۔

"مجبوری تھی جیگر اب چونکہ تم ذہنی طور پر درست نہ ہو سکتے تھے اس لئے تمہاری موت تمہارے اپنے فائدے میں ہے"...... عمران

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ موڑا اور دوسرے لمحے دوسری کرسی پر بندھے لیکن بے ہوش آدمی کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔ وہ شاید فائرنگ کی آواز سن کر آئی تھی۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"یہی دو آدمی تھے۔ ان کا خاتمہ کر دیا ہے"...... عمران نے مشین پسٹل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"تفصیلات پوچھی ہیں تم نے ان سے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور جیگر کی بتائی ہوئی باتیں دوہرا دیں۔

"ہمارے ساتھی نجانے کیا کرتے پھر رہے ہوں گے۔ ان سے رابطہ ہونا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"وہ گولڈ کالونی گئے ہیں۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ گولڈ کالونی کے اڈے کے انچارج کو شومیری کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہے۔ اس لئے وہ ضرور اس کے سر پر پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مڈوے کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر آرنلڈ سے بات کراؤ۔ میں چارمنگ بول رہا ہوں"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو آرنلڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

"چارمنگ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر فرمایئے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میکنزو کے دونوں قاتل اس وقت میرے سامنے لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ کون ہیں وہ۔ آپ نے انہیں کیسے ٹریس کر لیا"۔ آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میکنزو سے انہوں نے سواگان کالونی کی کوٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ اس لئے ہم یہاں آئے تو وہ یہاں ہم پر چڑھ دوڑے۔ لیکن ہم نے انہیں ہلاک کر دیا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ جناب آپ نے واقعی حیرت انگیز کام کیا ہے۔ لیکن یہ لوگ کون ہیں"...... آرنلڈ نے کہا۔

"ان کا تعلق ایک سرکاری ایجنسی بی ٹی سے ہے اور یہ اس کے شومیری سیکشن کے ایجنٹ ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"سرکاری ایجنٹ۔ اوہ، پھر اب ان لاشوں کا آپ کیا کریں

گے"...... آرنلڈ نے چونک کر کہا۔

"تمہیں اگر یہ لاشیں چاہئیں تو اٹھوا لو ورنہ ہم انہیں یہاں سے دور کسی ویران جگہ پر پھینک دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، آپ ایسا ہی کریں جناب۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ کیونکہ سرکاری آدمیوں کی ہلاکت ہمارے لئے بڑا مسئلہ بن سکتی ہے"۔ آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے تمہیں اس لئے اطلاع دی ہے کہ تم نے طنز سے کہا تھا کہ میکنزو ہماری وجہ سے مارا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے واقعی یہ بات کی تھی جناب۔ آئی ایم سوری جناب۔ اس وقت میری کیفیت ایسی تھی"...... آرنلڈ نے کہا۔

"بہرحال تم بے فکر رہو۔ اب میکنزو کی جگہ ہم نے تمہیں دے دی ہے اور میکنزو کو ملنے والی خصوصی رقومات اب تمہیں ملا کریں گی"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہوگی جناب"...... دوسری طرف سے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے کلب میں کوئی ایسا آدمی ہے جو ہمیں زرعی ایریئے کے عقب میں اس طرح لے جا سکے کہ ہم زرعی ایریئے کے مین گیٹ کے سامنے سے نہ گزریں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں زرعی ایریئے کے عقبی طرف ایک گاؤں ہے ہامیرو۔ وہاں کا رہنے والا ایک آدمی ماسٹر ہمارے پاس سپروائزر ہے۔ وہ اس سارے

علاقے کو جانتا ہے ۔میں اسے آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں" ۔آرنلڈ نے کہا۔

"اوکے ۔اسے بھیج دو"........ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب ہمیں وہاں جانا ہوگا فارمولا لینے ۔لیکن میرا خیال ہے کہ پہلے ہمارے ساتھی آجائیں پھر ہم وہاں جائیں"........ جولیا نے کہا۔

"دیکھو یہ آدمی ماسٹر آجائے ۔اس سے معلومات حاصل کر لیں۔ پھر آگے کی سوچیں گے ۔فی الحال ہم یہاں محفوظ ہیں"........ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کار میں سوار گولڈ کالونی کی طرف بڑھے چلے جارہے تھے ۔ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں عقبی سیٹ پر موجود تھے۔

"یہ ان کا مشینی اڈہ ہے تو لامحالہ یہاں انتہائی جدید سائنسی حفاظتی انتظامات ہوں گے"........ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہوتے رہیں اور تم دونوں سن لو۔اب کوئی منصوبہ بندی نہیں کی جائے گی"........ صفدر کے بولنے سے پہلے ہی تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو تم کیا اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑانا چاہتے ہو"........ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہونا تو ایسا ہی چاہیئے"........ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔

" لیکن اس کی اطلاع شومیری تک پہنچ جائے گی اور ویسے بھی ہمیں نہیں معلوم کہ شومیری کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" تمہارا مطلب کیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

" ہم نے وہاں سے شومیری کا پتہ معلوم کرنا ہے کیونکہ جب تک شومیری ہلاک نہیں ہوگی اس وقت تک ہم ایسے ہی یانا میں الجھے رہیں گے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر کیا ہم ان کی منتیں کریں گے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہمیں گرولائن سے اندر جانا ہوگا۔ پھر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے گی۔ اس کے بعد ان سے شومیری کا کنفرم پتہ معلوم کر کے انہیں ہلاک کر کے وہاں سے باہر آجائیں گے"۔ صفدر نے لائحہ عمل بتاتے ہوئے کہا۔

" کیوں کیا باہر سے ہم بے ہوش کرنے والی گیس فائر نہیں کر سکتے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہاں یقیناً سائنسی حفاظتی اقدامات ہوں گے۔ اس لئے اگر براہ راست فائر کیا گیا تو معاملات ہمارے خلاف بھی ہو سکتے ہیں"۔ صفدر نے جواب دیا۔

" تم یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو میں ان کا خاتمہ بھی کر دوں گا اور ان سے شومیری کا پتہ بھی معلوم کر لوں گا"...... تنویر نے کہا۔

" نہیں تنویر یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ عام مجرم یا غنڈے نہیں ہیں۔ اس لئے ہم نے جو کچھ بھی کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" میں کہہ رہا ہوں کہ تم سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو"...... تنویر نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جب تنویر کہہ رہا ہے تو واقعی ہمیں اس کے انداز میں کام کرنا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو صفدر چونک کر کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگا۔

" یہ تم کہہ رہے ہو"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں وہ لوگ تربیت یافتہ ہیں تو ان کے لئے تنویر ایکشن درست ثابت ہوگا۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے گٹرلائن میں بھی انتظامات کر رکھے ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گٹرلائن کو بھی وہ چیک کر رہے ہوں اور ہم زیادہ احتیاط کے چکر میں نقصان بھی اٹھا سکتے ہیں۔ جب اچانک اور بغیر کسی پلاننگ کے ان پر دھاوا بولا جائے گا تو پھر ان کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ مل سکے گا"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور صفدر نے تو بے اختیار ایک طویل سانس لیا جبکہ تنویر کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔

" شکریہ کیپٹن شکیل تم واقعی ہر پہلو پر سوچتے ہو"...... تنویر نے کہا اور اس بار صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" او کے، اگر تم دونوں کی رائے یہی ہے تو ایسے ہی سہی۔ لیکن کچھ

نہ کچھ پلاننگ تو بہرحال کرنی ہی ہو گی"........ صفدر نے کہا۔

"تم یہ سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو"........ تنویر نے مسکرا کر کہا۔

"او کے چھوڑ دیا۔ ویسے بھی ڈرائیور تم ہو۔ ہم تو سواریاں ہیں۔ چاہے ہمیں جنت میں لے جاؤ چاہے جہنم میں"........ صفدر نے کہا۔

"بے فکر رہو جہنم میں نہیں جانے دوں گا۔ باقی تمہارے اپنے اعمال ہیں کہ تم جنت میں جاتے ہو یا نہیں"........ تنویر نے جواب دیا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اگر میرے اعمال نیک نہ ہوں گے۔ تو پھر تم مجھے جہنم میں جانے سے کیسے روک دو گے"........ صفدر نے لطف لینے کے انداز میں کہا۔

"تمہاری جگہ میں چلا جاؤں گا"........ تنویر نے جواب دیا تو کار میں ایک بار پھر ہنسی کی آوازیں گونج اٹھی۔ اس بار کیپٹن شکیل بھی بے اختیار ہنس پڑا تھا۔

"اور اگر تمہارے اپنے اعمال بھی میرے جیسے ہوئے تب"۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر تمہاری قسمت"........ تنویر نے جواب دیا اور پھر خود بھی ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کار گولڈ کالونی میں داخل ہوئی تو وہ تینوں چوکنے ہو کر بیٹھ گئے اور تنویر نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"میزائل گنیں اٹھا کر کوٹ کے اندر چھپا لو۔ میں کار اس کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکوں گا اور پھر میزائلوں سے پہلے پھاٹک اڑا

جائے گا اور اس کے بعد ہم اندر داخل ہو کر جو سامنے آئے گا اڑا دیں گے"........ تنویر نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس سے پہلے کہ ہم کوٹھی سے واپس نکلیں پولیس پہنچ جائے گی اور ایک بار پولیس پہنچ گئی تو پھر ہمارا ان کی گرفت سے نکلنا ناممکن ہو جائے گا"........ صفدر نے جواب دیا۔

"پولیس کے آنے میں بہرحال وقت لگے گا۔ تب تک ہم کارروائی مکمل کر لیں گے"........ تنویر نے کہا۔

"تھوڑی سی تبدیلی کر لو کہ میزائلوں سے پھاٹک اڑانے کی بجائے ہم پہلے کال بیل دے کر کسی آدمی کو باہر بلائیں گے اور پھر اس آدمی کو باہر روک کر اندر ہم بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں گے۔ اس کے بعد مزید کارروائی کریں گے"........ صفدر نے کہا۔

"لیکن ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہو سکتے ہیں۔ کیا بے ہوش کر دینے والی گیس ان انتظامات کو بھی ساکت کر دے گی"........ تنویر نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ بات نہیں ایسے انتظامات آٹومیٹک نہیں ہوتے۔ انہیں باقاعدہ آپریٹ کیا جاتا ہے۔ اس لئے میں نے پھاٹک کھلوانے کی بات کی ہے کہ ہم بغیر دیوار پھاندے اندر جا سکیں گے۔ کیونکہ بیرونی دیواروں پر ایسے انتظامات ہوتے ہیں جو خود بخود کام کرتے ہیں۔ لیکن پھاٹک سے اندر آپریٹ کئے جانے والے انتظامات ہو سکتے ہیں"۔

صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی عقلمند آدمی ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ آؤ"۔ تنویر نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل لے لیا ہے تم نے"۔ صفدر نے تنویر سے کہا۔

"ہاں میری جیب میں موجود ہے آؤ"...... تنویر نے کہا اور پھر وہ تینوں کار سے اتر کر اسے لاک کر کے اس طرح آگے بڑھنے لگے۔ جیسے یہاں کے رہنے والے ہوں اور ایسے ہی ٹہلنے نکلے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے اپنی مطلوبہ کوٹھی چیک کر لی۔ یہ ایک چھوٹے سائز کی کوٹھی تھی اور ایک منزلہ تھی۔ البتہ اس کا طرز تعمیر جدید انداز کا تھا۔ براؤن رنگ کا پھاٹک بند تھا۔ وہ تینوں اسی طرح ٹہلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ البتہ کن انکھیوں سے وہ اسی کوٹھی کا جائزہ لے رہے تھے۔

"کوئی خاص انتظامات تو نظر نہیں آرہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں لگتا ہے کہ انہیں یقین ہوگا کہ یہاں کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ آؤ پھر کارروائی شروع کریں"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سڑک کراس کر کے کوٹھی والی سائیڈ پر آگئے۔

کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اس کے پیچھے تھے۔ کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے آکر تنویر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دیوار پر موجود ڈور فون سے ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پولیس انسپکٹر جوزف"...... صفدر نے جواب دیا۔

"پولیس۔ کیوں کیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"چند ضروری معلومات حاصل کرنی ہیں۔ کسی ذمے دار آدمی کو باہر بھیج دیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز کے ساتھ ڈور فون آف ہو گیا اور وہ تینوں چوکنا ہو کر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی جیسے ہی باہر آیا کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے اس کی سائیڈ سے ہو کر اندر داخل ہو گیا۔

"ارے۔ ارے"...... اس آدمی نے مڑ کر بے اختیار کہا ہی تھا کہ صفدر نے اسے زور سے دھکا دیا اور وہ بھی دوڑتا ہوا تنویر کے پیچھے اندر چلا گیا۔ پھر رکتے ہی وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں مڑنے ہی لگا تھا کہ صفدر کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور وہ آدمی ہوا میں اڑتا ہوا قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے زمین پر آگرا۔ جبکہ صفدر کے پیچھے اندر آتے ہوئے کیپٹن شکیل نے پھاٹک بند کر دیا تھا۔ اس دوران تنویر بے ہوش کر دینے والی گیس کے چھ کیپسول کوٹھی میں فائر کر چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں نے بھی سانس روک لئے تھے

اور تنویر اسی حالت میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے
اندرونی طرف بھی مزید چار کیپسول فائر کر دیئے اور پھر وہیں رک گیا۔
صفدر اور کیپٹن شکیل بھی سانس روکے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے ۔
پھر چند منٹ بعد جب ان کے لئے سانس روکنا بالکل ہی دوبھر ہو گیا تو
انہوں نے آہستہ سے سانس لیا۔ لیکن جب انہیں گیس کی بو محسوس
نہ ہوئی تو انہوں نے کھل کر سانس لینا شروع کر دیا۔

"آؤ اب اطمینان سے کارروائی کریں"....... صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر وہ برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر اندر پہنچے ہی تھے کہ
یکلخت چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی صفدر کو
یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس پر سیاہ چادر ڈال کر اسے مکمل طور
پر ڈھانپ دیا ہو۔ اس نے جھٹکے سے یہ خیالی چادر ہٹانے کی کوشش
کی لیکن دوسرے ہی لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ برآمدے میں
ہونے کی بجائے ایک بڑے سے کمرے میں فرش پر پڑا تھا۔ اس کے
دونوں ہاتھ اس کے عقب میں اور اس کے دونوں پیر بھی رسیوں سے
بندھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی اسی حالت میں پڑے ہوئے تنویر اور
کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے ۔ صفدر
کوشش کر کے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پشت دیوار سے لگا دی تھی اور
پھر اس نے اپنی انگلیوں کو موڑ کر کلائیوں میں بندھی ہوئی رسی کی
گانٹھ تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی ۔ لیکن اس کو اس انداز
میں باندھا گیا تھا کہ اس کی انگلیاں باوجود کوشش کے گانٹھ تک نہ

پہنچ پا رہی تھیں ۔ کیونکہ رسیاں کافی اونچی کر کے باندھی گئی تھیں۔
اس کا احساس ہوتے ہی صفدر نے دونوں بازوؤں کو اس انداز میں
حرکت دینی شروع کر دی جیسے دونوں بازو ایک دوسرے سے رگڑ رہا
ہو۔ اور ایسا کرتے ہی رسی نیچے کو اترنا شروع ہو گئی اور چند لمحوں کی
کوشش کے بعد اس کی انگلیاں گانٹھ تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو
گئیں ۔ اسی لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش میں
لگ گئے اور پھر ابھی وہ دیوار سے پشت لگا کر بیٹھے ہی تھے کہ کمرے کا
دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو مشین گنوں سے مسلح افراد اندر
داخل ہوئے اور دروازے کی سائیڈ میں بڑے چوکنے انداز میں کھڑے
ہو گئے ۔ چند لمحوں بعد ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا ایکریمی اندر داخل
ہوا۔ اس نے چست لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر سفاکی اور
پتھریلا پن نمایاں تھا۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا۔ جس کا قد
درمیانہ اور جسم قدرے بھاری تھا۔ وہ اپنے چہرے اور انداز سے فیلڈ
ایجنٹ کی بجائے انجنیئر دکھائی دیتا تھا۔ وہ دونوں آگے بڑھ کر صفدر
اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہو گئے ۔

"تو تم ہو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ"....... لمبے قد والے
نے غرانے کے سے انداز میں کہا۔

"تم پہلے اپنا تعارف کراؤ تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ تم کون
ہو"....... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام وارسکی ہے اور میں بی ٹی کے ایکشن گروپ کا چیف ہوں

اور یہ مارٹی ہے ۔ ہیڈ کوارٹر مشینری کا انچارج"...... اس آدمی نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ بیٹھیں"...... مارٹی نے وارسکی سے کہا۔

"ہاں تم بھی بیٹھو مارٹی"...... وارسکی نے کہا اور پھر وہ دونوں وہاں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔ جبکہ دونوں مشین گن برداران کے عقب میں آکر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے ۔

"کیا تمہارا تعلق شومیری سیکشن سے ہے یا تم کسی اور سیکشن کے چیف ہو"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے تم جواب میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراؤ پھر آگے بات ہو گی"...... وارسکی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام جانسن ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مارشل اور رابرٹ۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہمارا تعلق واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیا پاکیشیا نے غیر ملکی بھرتی کر رکھے ہیں"۔ وارسکی نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس بے حد وسیع ادارہ ہوتا ہے ۔ اس کے بے شمار سیکشنز ہوتے ہیں ۔ اسی طرح ہر ملک کی سیکرٹ سروس ہر بڑے ملک میں اپنے فارن سیکشن بھی قائم کرتی ہے اور لامحالہ وہاں کے رہنے والے مقامی لوگ ہی اس سیکشن میں بھرتی کئے جاتے ہیں"۔ صفدر

نے جواب دیا۔

"تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ تمہارا تعلق فارن سیکشن سے ہے جبکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اصل لوگ ہو اور تمہارا انچارج دنیا کا سب سے مشہور اور خطرناک ایجنٹ عمران ہے"...... وارسکی نے کہا۔

"عمران واقعی پاکیشیا سے آیا ہے ۔ اس کے ساتھ ایک عورت مارگریٹ بھی ہے ۔ لیکن ہمارا تعلق ایکریمیا سے ہی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو تمہیں زندہ رکھنا حماقت ہے ۔ میں نے تو تمہیں اس لئے ہوش دلایا تھا کہ تم میں سے ایک عمران ہو گا"...... وارسکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل نظر آنے لگا۔ وہ واقعی بے حد پھرتیلا تھا۔

"اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے ۔ جب تم نے شومیری کو ہماری گرفتاری کی اطلاع ہی نہیں دی تو پھر دیر سے کیا فرق پڑتا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وارسکی بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے یہ بات"...... وارسکی نے حیرانگی سے کہا۔

"اطمینان سے بات سنو تو بتاؤں ۔ تم تو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو ۔ کیا تم نے پہلے کبھی کسی پر پسٹل کی فائرنگ نہیں کی یا پھر تمہیں

اس کا شوق ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اب تک لاکھوں نہیں تو ہزاروں افراد میرے مشین پسٹل کا نشانہ بن چکے ہیں۔ بہرحال بتاؤ کیا بات کرنا چاہتے ہو تم "۔ وارسکی نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ مشین پسٹل دوبارہ اس کی جیب میں غائب ہو چکا تھا۔

" تم نے شومیری کو اطلاع کیوں نہیں دی "...... صفدر نے کہا۔

" تم نے یہ بات کس بنیاد پر کہی ہے کہ ہم نے میڈم کو اطلاع نہیں دی "...... وارسکی نے کہا۔

" تم نے خود بتایا ہے کہ تم بی ٹی کے ایکشن سیکشن کے چیف ہو۔ جبکہ یہ مارٹی شومیری سیکشن کا آدمی ہے اور شومیری خود سیکشن چیف ہے اور یہ بات میرے لئے انتہائی حیرت کا باعث ہے کہ مارٹی نے اپنے سیکشن کی چیف شومیری کو ہمارے بارے میں اطلاع دینے کی بجائے تمہیں کیوں اطلاع دی ہے "...... صفدر نے کہا۔ جبکہ اس دوران وہ گانٹھ کھول کر اپنے بازوؤں کو رسی کی گرفت سے آزاد کر چکا تھا۔ لیکن اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں ہی تھے۔ اب اس کی دونوں ٹانگیں رسی سے بندھی ہوئی تھیں اور دونوں ٹانگیں بندھی ہونے کی وجہ سے سامنے کی طرف سیدھی موجود تھیں۔ جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اس کے انداز میں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

" تمہارے چہرے واش نہیں ہو سکے اور یہ مارٹی چونکہ میرا کزن ہے اور میں اپنے ذاتی کام سے یانا آیا تھا۔ اس لئے مارٹی سے ملنے یہاں

چلا آیا۔ پھر ابھی ہم دونوں مشین روم میں ہی موجود تھے کہ تم نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور مارٹی نے مشینری کی مدد سے چیکنگ کی تو تم تینوں نظر آئے۔ پھر سب کچھ ہمارے سامنے ہی ہوا۔ لیکن تمہیں مارٹی کی مہارت کا علم نہ تھا۔ مارٹی نے بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات مخصوص مشینری کی مدد سے ختم کر دیئے تھے۔ اس لئے کوئی بے ہوش نہ ہوا تھا۔ پھر جب تم برآمدے میں پہنچے تو تمہیں بے ہوش کر کے یہاں اس کمرے میں لایا گیا اور مارٹی نے تمہارے چہرے واش کرنے کا حکم دے دیا۔ لیکن سپر میک اپ واشر کے استعمال کے باوجود تمہارے چہرے واش نہ ہوئے تو مارٹی نے فیصلہ کیا کہ تمہیں شومیری کو اطلاع دیئے بغیر ہلاک کر دیا جائے لیکن میں نے اسے کہا کہ تمہیں ہوش دلایا جائے اور تم سے بات چیت کی جائے۔ ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی عمران ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو معلوم ہو سکے کہ عمران واقعی ہلاک ہو گیا ہے "...... وارسکی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" جب میک اپ واش نہیں ہوئے تو پھر عمران ہم میں کیسے ہو سکتا تھا "...... صفدر نے کہا۔

" عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے میک اپ کے ایسے مرکبات ایجاد کئے ہوئے ہیں جو کسی میک اپ واشر سے واش نہیں ہو سکتے "...... وارسکی نے جواب دیا۔

" لیکن اگر بعد میں شومیری کو یہ اطلاع مل گئی تو پھر تمہارے اس

کزن کا کیا ہوگا"....... صفدر نے کہا۔

" اطلاع کیا مطلب۔ تمہاری لاشیں اس کے پاس بھیجی جائیں گی۔ میں تو صرف عمران سے ملنے کا خواہش مند تھا اور بس"۔ وارسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وارسکی انہیں معلوم تو ہوگا کہ عمران کہاں ہے"....... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے مارٹی نے کہا۔

" معلوم ہوگا بھی تو یہ نہیں بتائیں گے۔ اس لئے وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ان لوگوں کی موت کے بعد عمران اکیلا رہ جائے گا۔ اسے آسانی سے کہیں بھی گھیرا جا سکتا ہے"....... وارسکی نے کہا۔

" لیکن ان سے یہ بات تو پوچھنی چاہئے کہ انہیں یہاں کے بارے میں کس نے بتایا ہے"....... مارٹی نے کہا۔

" تم نے جو کچھ بتایا تھا اس سے میں نے درست تجزیہ کرتے ہوئے تمہیں بتا دیا تھا کہ میکنزو نے انہیں اس بارے میں اطلاع دی ہوگی"....... وارسکی نے جواب دیا۔

" اوکے ٹھیک ہے پھر مزید وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ"۔ مارٹی نے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو"....... وارسکی نے کہا۔ صفدر نے ایک نظر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو ان دونوں نے مخصوص انداز میں سر ہلا دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بھی اپنے ہاتھ رسیوں کی گرفت سے

آزاد کر چکے تھے اور اس کے ساتھ ہی وارسکی اور مارٹی دونوں اٹھ کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور اس کے ساتھی یکلخت ایک جھٹکے سے نہ صرف اٹھ کر کھڑے ہو گئے بلکہ وہ ایسے پرندوں کی طرح جو لمبی اڑان کے لئے اچانک اوپر کو اٹھتے ہیں یکلخت اڑتے ہوئے وارسکی، مارٹی اور اس کے ساتھیوں سے جا ٹکرائے اور کمرہ ان کے حلق سے نکلنے والی چیخوں اور دھماکوں سے گونج اٹھا۔ لیکن وارسکی اور دونوں مسلح افراد اس انداز میں اٹھے جیسے ان کے جسموں میں سپرنگ لگے ہوئے ہوں لیکن چونکہ صفدر اور اس کے ساتھیوں کی دونوں ٹانگیں ابھی تک بندھی ہوئی تھیں اس لئے وہ اس قدر تیزی سے نہ اٹھ سکے اور دوسرے لمحے مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

مشین گنوں سے مسلح افراد کے ہاتھوں سے تو مشین گنیں نکل کر دور جا گری تھیں۔ اس لئے ان کے ہاتھ خالی تھے لیکن وارسکی نے اٹھتے ہوئے انتہائی پھرتی سے مشین پسٹل جیب سے نکال لیا تھا اور یہ فائرنگ مشین پسٹل کی تھی اور یہ فائرنگ صفدر پر ہوئی تھی۔ لیکن صفدر کو شاید پہلے سے اس کا اندازہ تھا اس لئے جیسے ہی وارسکی اٹھا تھا صفدر کی دونوں بندھی ہوئی ٹانگیں کسی گرز کی طرح ہوا میں اچھلیں اور اس نے عین اسی لمحے ایک جھٹکے سے بندھی ہوئی ٹانگیں وارسکی کے بازو پر مار دیں۔ جب وہ ٹریگر دبانے ہی والا تھا۔ اس ضرب سے اس کا ہاتھ خود بخود اوپر اٹھ گیا اور ڈائریکٹ فائرنگ ہوائی فائرنگ میں تبدیل ہو گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل بھی اس کے ہاتھ

سے نکل گیا تھا۔ ادھر اس سے پہلے کہ دونوں مشین گن بردار اپنی مشین گنیں اٹھاتے کیپٹن شکیل اور تنویر اچھل کر ان کے قریب پہنچے اور دوسرے لمحے کمرہ ان کی چیخوں اور دھماکوں سے ایک بار پھر گونج اٹھا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر نے ان دونوں کو اٹھا کر وارسکی اور اٹھتے ہوئے مارٹی پر پوری قوت سے پھینک دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے تنویر کے ہاتھ مشین گن لگ گئی اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

" مارٹی کو مت مارنا"...... صفدر نے چیخ کر کہا۔ لیکن اس کے چیخنے سے پہلے ہی مارٹی مشین گن کی گولیوں کا نشانہ بن چکا تھا۔ کیونکہ وہ چاروں اس وقت اکٹھے ہی نیچے سے اٹھنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ چند لمحوں بعد جب وہ چاروں ساکت ہو گئے تو تنویر نے فائرنگ بند کر دی تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر جھک کر اس نے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کھول کر دونوں پیروں کو آزاد کیا۔ پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا وارسکی کا مشین پسٹل جھپٹا اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل نے بھی سب سے پہلے اپنے پیروں کو رسیوں سے آزاد کرایا۔

" مارٹی بچ جاتا تو اچھا تھا"...... کیپٹن شکیل نے دوسری مشین گن کو اٹھا کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن پوزیشن ایسی تھی کہ اسے بچانے کا مطلب اپنی موت تھا"...... تنویر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں باہر

نہیں گئے تھے وہیں رکے رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر بھی واپس آ گیا۔

" یہ تہہ خانہ ہے اور ساتھ والے ہال میں واقعی انتہائی جدید مشینری نصب ہے۔ وہاں چار افراد موجود تھے میں نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اب یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" لیکن اصل مسئلہ تو اس شومیری کا تھا۔ اس کا پتہ کیسے چلے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میں نے کوشش تو کی تھی مارٹی کو بچانے کی لیکن پوزیشن ہی ایسی تھی"...... تنویر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" کوئی بات نہیں میں سمجھتا ہوں۔ ویسے تم نے بروقت فائرنگ کی ہے ورنہ معاملات الٹ بھی سکتے تھے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ شومیری کے بارے میں یہاں کوئی نہ کوئی کلیو بہرحال موجود ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں آؤ۔ وہاں مشین روم میں چلتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" اس مشینری کو بھی تباہ کر دینا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں آؤ"...... صفدر نے کہا اور وہ تینوں دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

شومیری اپنے آفس میں موجود تھی۔ جیگر کی ٹرانسمیٹر کال اسے مل چکی تھی کہ اس کوٹھی کے اندر ویو پوائنٹ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کا سسٹم بھی فکس کر دیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک کوٹھی میں کوئی نہیں آیا اور اس کال کو بھی کافی وقت گزر چکا تھا لیکن اس کے بعد دوبارہ جیگر کی کال نہ آئی تھی۔ جبکہ مارٹی کی طرف سے بھی چیکنگ کی کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔ اچانک اسے خیال آیا کہ مارٹی اپنے سیکشن سمیت زرعی ایریئے میں بطور سیکورٹی آفیسر چارج سنبھال چکا ہوگا۔ اس لئے اس سے رابطہ کرنا چاہیئے۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیف سیکورٹی آفیسر مارٹی سے بات کراؤ۔ میں شومیری بول رہی ہوں"....... شومیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارٹی بول رہا ہوں شومیری"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد بے تکلفانہ تھا۔ کیونکہ مارٹی اور شومیری میں گہرے تعلقات تھے۔

"پہنچ گئے ہو زرعی ایریئے میں"....... شومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں، تم سناؤ کیا ہو رہا ہے۔ یانا میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کچھ پتہ چلایا نہیں"....... مارٹی نے کہا۔

"پتہ چل گیا ہے۔ ہم نے انہیں گھیر بھی لیا تھا۔ لیکن وہ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ اب دوبارہ انہیں گھیرا جا رہا ہے"....... شومیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ وہ کیسے۔ تمہارے جال سے کیسے نکل سکتا ہے کوئی"....... مارٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شومیری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ہے تو ایسا ہی لیکن نجانے یہ لوگ کس طرح نکل گئے۔ بہرحال اب بھی ان کے گرد گھیرا موجود ہے اور جلد ہی وہ دوبارہ اس گھیرے میں پھنس جائیں گے"....... شومیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری تو خواہش ہے کہ تم انہیں چھوڑ دو تاکہ یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں اور میں ان کا خاتمہ کر سکوں۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم سے زندہ بچ کر وہ یہاں پہنچ ہی نہ سکیں گے"....... مارٹی نے کہا۔

"میری کوشش تو یہی ہوگی۔ دیکھو اب آگے کیا ہوتا ہے۔ ویسے یہ بتاؤ کہ وہ پاکیشیائی سائنسدان تو ٹھیک کام کر رہا ہے یا نہیں"۔ شومیری نے کہا۔

"ہاں مگر تم نے خاص طور پر یہ بات کیوں پوچھی ہے"۔۔۔۔۔۔ مارٹی نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ اصل بنیاد تو وہی ہے۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا تو سارا معاملہ ہی ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔ شومیری نے کہا۔

"اس سے ان لوگوں کا رابطہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ اب یہاں کام کرنے کے لئے مجبور ہے"۔۔۔۔۔۔ مارٹی نے کہا۔

"کیا مطلب، کیا اسے معلوم نہیں ہے کہ اس کے پیچھے پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچے ہوئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ شومیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس کا تفصیلی انٹرویو اسی خدشے کے پیش نظر لیا ہے۔ اس کا کوئی رابطہ حکومت سے تھا ہی نہیں۔ اس لئے اس کے ذہن کے کسی گوشے میں اس بات کا تصور تک موجود نہیں ہے کہ حکومت پاکیشیا اس کی رہائی کے لئے بھی کچھ کر سکتی ہے۔ البتہ یہاں کے ایک سائنسدان ڈاکٹر رابرٹ نے ان سے اس سلسلے میں بات کی تھی لیکن اس نے ان کی بات پر سرے سے یقین ہی نہیں کیا تھا"۔۔۔۔۔۔ مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر کیسے حکومت پاکیشیا نے سیکرٹ سروس

کو یہاں بھیج دیا"۔۔۔۔۔۔ شومیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے سیکرٹ سروس کو اپنے طور پر اطلاع ملی اور وہ اپنے طور پر کام کر رہی ہے۔ اس کا کوئی تعلق ڈاکٹر عباس سے نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ مارٹی نے کہا۔

"ویسے کیا جب تک پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہ ہو جائیں گے تم وہیں زرعی ایریئے میں پابند ہو کر رہ جاؤ گے۔ یا نا آجاؤ کچھ جشن وغیرہ برپا کر لیا جائے"۔۔۔۔۔۔ شومیری نے کہا۔

"نہیں اس وقت ہم ڈیوٹی پر ہیں شومیری۔ البتہ جیسے ہی تم یا میں انہیں ہلاک کر دیں گے اس کے بعد مل کر انتہائی شاندار جشن منائیں گے"۔۔۔۔۔۔ مارٹی نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ میں جلد ہی تمہیں خوشخبری سناؤں گی۔ تب تک گڈ بائی"۔۔۔۔۔۔ شومیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اچانک کمرے کے دروازے کے باہر اسے کھٹکا سا محسوس ہوا اور وہ چونک کر دروازے کی طرف دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی کوئی چیز اڑتی ہوئی ٹھیک اس کے سامنے زمین پر گری اور شومیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں یکلخت ایٹم بم پھٹ پڑا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کی کار ایک کوٹھی کے گیٹ سے کافی آگے ایک پارکنگ میں موجود تھی۔ مارٹی والے اڈے سے انہیں مارٹی کی ذاتی ڈائری مل گئی تھی اور اس ڈائری میں اس نے شومیری کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ اور اس کا فون نمبر اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بھی لکھی ہوئی تھی۔ صفدر کا خیال تھا کہ پہلے وہاں فون کر کے کنفرم کر لیا جائے۔ لیکن کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں نے اس کی مخالفت کر دی۔ کیونکہ دونوں کا خیال تھا کہ اگر شومیری کو شک پڑ گیا تو اس کا ہاتھ آنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس لئے اگر اس پر اچانک چھاپہ مارا جائے تو پھر معاملات کنٹرول میں آسکتے ہیں اور صفدر کو بھی ان کی بات میں وزن محسوس ہوا تھا۔ اس لئے اس نے مزید ضد نہ کی تھی اور مارٹی کے اڈے سے نکل کر وہ کار میں سوار ہو کر اس کالونی میں پہنچ گئے تھے۔

"یہاں تو وہ مشینری کا چکر نہیں ہے اس لئے یہاں تو ڈائریکٹ

ایکشن ہو سکتا ہے"...... تنویر نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"ہم نے اس شومیری کو ہر حالت میں زندہ پکڑنا ہے۔ تاکہ اس کے سیکشن کے باقی بچ جانے والے افراد کو بھی ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کیا جا سکے اور اس کے ذریعے زرعی ایریئے سے فارمولے اور سائنسدان کی واپسی کا کوئی کلیو نکالا جا سکے"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ پہلے گیس اندر فائر کی جائے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم عقبی طرف سے اندر جائیں گے ورنہ اگر یہاں پہلے کی طرح بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم کرنے والی کوئی مشین موجود ہوئی تو وہ نہ صرف چونک پڑیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس بار ہمیں بے ہوش کر کے اسی حالت میں ہی گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ اس لئے عام طریقے سے اندر جائیں گے اور پھر کارروائی کریں گے"...... صفدر نے کہا اور تنویر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے عقبی طرف پہنچ گئے۔ کوٹھی کی چار دیواری زیادہ اونچی نہ تھی۔ اس لئے تنویر آسانی سے اسے پھاند کر اندر اتر گیا اور پھر اس نے عقبی طرف موجود دروازہ اندر سے کھول دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اندر داخل ہو گئے۔ کوٹھی میں چھائی ہوئی خاموشی بتا رہی تھی کہ کوٹھی خالی ہے لیکن اس کے باوجود وہ انتہائی احتیاط سے چلتے ہوئے سائیڈ راہداری سے فرنٹ پر پہنچ

گئے ۔ کافی دیر تک وہاں اوٹ میں رک کر وہ آہٹ لیتے رہے لیکن جب کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تو وہ آگے بڑھ گئے اور پھر مڑ کر برآمدے میں داخل ہو گئے ۔ کوٹھی واقعی خالی پڑی ہوئی تھی ۔ لیکن اس کے باوجود وہ بہرحال محتاط تھے ۔ اچانک وہ تینوں ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ ایک تھوڑے سے کھلے ہوئے دروازے سے انہیں کسی عورت کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں ۔ عورت کسی سے فون پر بات کر رہی تھی ۔ صفدر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور جیب سے اس نے ایک کیپسول نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور اس وقت تک وہ خاموش اور بے حس و حرکت کھڑے رہے جب تک بولنے والی نے بات چیت ختم نہ کر دی ۔ پھر جیسے ہی اس نے رسیور رکھا ۔ صفدر نے دروازے کو زور سے اندر دھکیلا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کیپسول ٹھیک اس عورت کے سامنے زمین پر گر کر پھٹا اور دوسرے ہی لمحے وہ عورت یکلخت ڈھیلی ہو کر کرسی پر ہی ڈھلک گئی ۔ صفدر پیچھے ہٹ گیا ۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے سانس روک لیا تھا ۔ چند لمحوں بعد اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر جب اسے محسوس ہوا کہ گیس کے اثرات ختم ہو گئے ہیں تو اس نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا ۔

" میرا خیال ہے یہی شومیری ہے اور یہاں اکیلی رہتی ہے ۔ پھر بھی تم دونوں باقی کوٹھی کی تلاشی لے لو اور خاص طور پر تہہ خانوں کو چیک کرنا " .... صفدر نے کہا اور تنویر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے

ہوئے مڑ گئے ۔ جبکہ صفدر کمرے میں داخل ہو گیا ۔ اس نے ایک نظر میں کمرے کا جائزہ لیا اور پھر اس نے میز کی درازیں کھول کھول کر چیک کرنا شروع کر دیں ۔ جس کے پیچھے یہ عورت کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی ۔ لیکن درازیں بھی خالی تھیں ۔ عام سے سادہ پیپرز البتہ وہاں موجود تھے ۔ میز کے بعد صفدر نے ایک طرف موجود الماری کی تلاشی لینی شروع کر دی ۔ لیکن وہاں سے بھی اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نہ مل سکی تھی ۔ اسی لمحے تنویر اندر داخل ہوا ۔

" پوری کوٹھی خالی ہے ۔ اس عورت کے علاوہ یہاں اور کوئی نہیں ہے ۔ البتہ بند گیراج میں نئے ماڈل کی ایک کار موجود ہے " .... تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

" کیپٹن شکیل کہاں ہے " .... صفدر نے کہا ۔

" وہ باہر موجود ہے " .... تنویر نے جواب دیا ۔

" اسے اٹھا کر کسی دوسرے کمرے میں لے چلو ۔ اب اس سے پوچھ گچھ کرنی ہو گی ۔ پھر ہی معلوم ہو گا کہ یہ کون ہے " .... صفدر نے کہا ۔

" کیا ضرورت ہے ۔ یہیں پوچھ گچھ کر لیتے ہیں " .... تنویر نے کہا ۔

" اگر یہ شومیری ہے تنویر تو ہو سکتا ہے کہ اس کمرے میں کوئی خصوصی انتظامات ہوں " .... صفدر نے کہا ۔

" لیکن اگر اس کی عدم موجودگی میں فون آ گیا تو پھر " .... تنویر

نے کہا۔

"فی الحال فون کا رسیور علیحدہ رکھ دیں گے"...... صفدر نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس لڑکی کو اٹھا کر اس نے کاندھے پر لادا اور اس کمرے سے باہر چلا گیا تو صفدر نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک سائیڈ پر رکھ دیا اور وہ خود بھی تنویر کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا۔ سائیڈ پر ایک کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ تنویر نے اس لڑکی کو اس کمرے میں لا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔

"میں رسی ڈھونڈ کر لاتا ہوں۔ یہاں سٹور ہے شاید اس میں موجود ہو"...... تنویر نے کہا اور صفدر کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔

"خصوصی انداز سے باندھنا کیونکہ اگر یہ واقعی شومیری ہے تو پھر یہ انتہائی تربیت یافتہ ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ یہ کتنی بھی تربیت یافتہ کیوں نہ ہو۔ میری بندھی ہوئی رسی نہ کھول سکے گی"...... تنویر نے جواب دیا۔

"وہ تو میں جانتا ہوں۔ تمہاری بندھی ہوئی رسی سے عمران صاحب آج تک نہیں نکل سکے تو یہ کیسے نکل سکے گی"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں پانی لے کر آتا ہوں۔ تاکہ اسے ہوش دلایا جا سکے"۔ صفدر نے کہا اور سائیڈ پر موجود باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے وہاں موجود جگ میں پانی لیا اور واپس آ گیا۔ تنویر اس دوران اس لڑکی کو باندھ کر فارغ ہو چکا تھا۔ پھر صفدر نے تنویر کی مدد سے جگ میں موجود پانی کو اس لڑکی کا منہ کھول کر اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ جب چند گھونٹ پانی اس لڑکی کے حلق سے نیچے اتر گئے تو صفدر نے جگ ہٹا کر ایک طرف رکھ دیا۔

"اب یہ خود ہی ہوش میں آ جائے گی"...... صفدر نے کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ تنویر بھی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس لڑکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے رسی سے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔

"یہ، یہ کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو"...... لڑکی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم شومیری تمہیں یہاں اس طرح اکیلے نہیں رہنا چاہئے تھا"...... صفدر نے نرم لہجے میں کہا تو لڑکی چونک پڑی۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو۔ تم کون ہو اور مجھے کیسے جانتے ہو"۔ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم بی ٹی کی سیکشن چیف ہو۔ تمہیں کون نہیں جانتا"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تم اس حد تک جانتے ہو۔ لیکن تم ہو کون"۔ شومیری

کی حیرت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جارہی تھی۔

"ہم تو یہ بھی جانتے ہیں کہ گولڈ کالونی کی ایک کوٹھی میں تم نے باقاعدہ مشینری نصب کر رکھی ہے اور اس انتہائی جدید ترین مشینری سے تم یانا میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو چیک کر رہی ہو اور مارٹی وہاں کا انچارج ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ تو تم ہو وہ پاکیشیائی ایجنٹ ویری بیڈ"...... شومیری نے کہا تو اس بار صفدر چونک پڑا۔

"تم نے یہ بات کیسے کہہ دی کہ ہم پاکیشیائی ایجنٹ ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"چیکنگ پاکیشیائی ایجنٹوں کی کی جارہی ہے۔ اس لئے ان کے علاوہ اور کسی کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... شومیری نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہاری گولڈ کالونی والی کوٹھی پر ہم پہلے ہی ریڈ کر کے وہاں موجود مشینری تباہ کر چکے ہیں اور تمہارے آدمی مارٹی اور اس کے ساتھ وہاں موجود تمہارے تمام آدمی بھی ہلاک ہو چکے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن تم وہاں تک پہنچے کیسے۔ کیا تم اپنی رہائش گاہ پر گئے تھے"...... شومیری نے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں، کیوں"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ اسی لئے ابھی تک زندہ ہو"...... شومیری نے کہا۔

"وہاں کیا تمہارے آدمی پہنچ چکے ہیں۔ لیکن کیسے"...... اس بار حیرت کا اظہار صفدر کی طرف سے تھا۔

"میں تمہیں مزید کچھ نہیں بتانا چاہتی اور سنو اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے سودا کر لو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہیں زندہ چھوڑ دینے کے احکامات دے دوں گی۔ ورنہ میرے آدمی تمہیں بہرحال زندہ نہ چھوڑیں گے"...... شومیری نے کہا۔

"مارشل"...... صفدر نے تنویر سے کہا۔

"یس"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"وہاں کوٹھی پر فون کرو۔ شاید وہاں اپنا کوئی ساتھی موجود ہو۔ اگر موجود ہو تو اسے کوڈ میں بتا دینا کہ وہاں چیکنگ ہو رہی ہے"...... صفدر نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... شومیری نے کہا۔

"جانسن"...... صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن تمہارے نام تو پاکیشیائی ہونا چاہئے تھے"...... شومیری نے حیران ہو کر کہا۔

"ہمارا تعلق فارن سیکشن سے ہے اور ہم واقعی ایکریمین ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا سے سیکرٹ سروس کا گروپ آیا ہوا ہے۔ جس کا سربراہ عمران ہے"...... شومیری نے کہا۔

" عمران واقعی پاکیشیا سے آیا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے لیکن وہ اپنے طور پر کام کر رہا ہے اور ہم اپنے طور پر"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔یہاں کے بارے میں تمہیں کس نے بتایا ہے"...... شومیری نے کہا۔

" مارٹی نے"...... صفدر نے جواب دیا۔

" اوہ ویری بیڈ۔ لیکن وہاں تو انتہائی جدید ترین انتظامات تھے پھر"...... شومیری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔

" کیا تم بی ٹی کے ایکشن گروپ کے چیف وارسکی کو جانتی ہو"۔ صفدر نے کہا۔

" ہاں کیوں"...... شومیری نے اچھلنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" اس کی لاش بھی مارٹی کے ساتھ ہی وہاں پڑی ہوئی ہے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

" مارٹی کے ساتھ ، کیا مطلب۔وہ مارٹی کے پاس کیسے پہنچ گیا"۔ شومیری نے کہا تو صفدر نے اسے اس کوٹھی میں داخل ہونے سے لے کر آخر تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" تو یہ سب کچھ اس مارٹی کی حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔وہ مجھے اطلاع کر دیتا یا تمہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کر دیتا تو یہ نوبت نہ آتی۔اس وارسکی نے اپنے طور پر کریڈٹ لینے کی کوشش کی

ہو گی ویری بیڈ"...... شومیری نے کہا۔اسی لمحے تنویر اندر داخل ہوا۔

" عمران صاحب وہاں موجود تھے۔اس کے دو آدمی وہاں پہنچے تھے۔ جنہیں عمران صاحب نے ہلاک کر دیا ہے۔ان میں سے ایک کا نام جیگر تھا۔اس نے انہیں یہاں کے بارے میں بتا دیا تھا۔وہ یہاں آ رہے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کے آنے تک اسے زندہ رکھا جائے۔میں باہر جا رہا ہوں"...... تنویر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی پاکیشیائی ہو"...... تنویر کے واپس جاتے ہی شومیری نے کہا۔

" ہم چونکہ پاکیشیا کے فارن ایجنٹ ہیں۔اس لئے اکثر ہمارا وہاں آنا جانا رہتا ہے۔اس لئے ہم وہاں کی زبان نہ صرف سمجھتے ہی بلکہ بول بھی لیتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

" اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"...... شومیری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" جو کچھ میرے ساتھی نے بتایا ہے۔وہ تمہاری سمجھ میں یقیناً نہیں آیا ہو گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارے ساتھی نے عمران کا نام لیا ہے۔بس مجھے تو اتنا معلوم ہوا ہے"...... شومیری نے کہا۔

" اس نے بتایا ہے کہ تمہارے دو آدمی وہاں ہماری رہائش گاہ پر پہنچے اور وہاں وہ عمران صاحب کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے اور عمران

صاحب خود نہیں آ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" یہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں یہ غلط ہے"...... شومیری نے کہا۔

" کیوں اس میں ناممکن کیا بات ہے"...... صفدر نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" انہوں نے تو کوٹھی کے اندر سائنسی انتظامات کر رکھے تھے اور وہ خود تو باہر تھے۔ وہ اندر کیسے جا سکتے ہیں کہ مارے جائیں"۔ شومیری نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہارے سائنسی انتظامات عمران صاحب کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"...... صفدر نے کہا تو شومیری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر اب ناامیدی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" تم نے گانٹھ کھولنے کی کافی کوشش کر لی ہے شومیری۔ لیکن یہ گانٹھ میرے ساتھی نے لگائی ہے۔ یہ تم سے کسی صورت نہ کھل سکے گی"...... اچانک صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو شومیری چونک پڑی۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا اور آخر میں تنویر تھا۔ صفدر ان کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ شومیری چونک کر عمران کو دیکھنے لگی جو ایکریمین میک اپ میں تھا۔

" تم نے میڈم شومیری کو زیادہ تکلیف تو نہیں پہنچائی"۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اب تک تو یہ ہر تکلیف سے آزاد ہو چکی ہوتی۔ اگر آپ کا پیغام نہ مل جاتا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" آئی ایم سوری میڈم شومیری۔ آپ کو واقعی میرے ساتھیوں کے ہاتھوں بے حد تکلیف اٹھانا پڑی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

" تم پاکیشیائی ایجنٹ عمران ہو"...... شومیری نے پوچھا۔

" ہاں مجھے پاکیشیائی ایجنٹ ہونے پر فخر ہے اور اب یہ بتا دوں کہ اس وقت تمہارے سیکشن کے تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جیگر جو تمہارا نمبر ٹو تھا وہ بھی ہلاک ہو چکا ہے اور اس کا دوسرا ساتھی بھی۔ تمہاری مشینری والی کوٹھی میں بھی تمہارے تمام ساتھی ہلاک ہو چکے ہی۔ اس لئے اب تم یہ بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو"...... عمران نے شومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جیگر کیسے ہلاک ہو سکتا ہے۔ وہ انتہائی سمجھدار آدمی ہے اور پھر وہ تو کوٹھی سے باہر نگرانی کر رہا ہے۔ شومیری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کو عمران کی بات پر سرے سے یقین نہ آ رہا ہو۔

" میں نے ویو پوائنٹ اور بے ہوش کرنے والی گیس کا سسٹم چیک کر لیا تھا اور ہم بے ہوشی سے بچنے کی گولیاں پہلے سے خرید کو وہاں گئے تھے۔ کیونکہ ہمیں یہ اطلاع مل چکی تھی کہ تمہارے آدمیوں نے میکنزو کو اغوا کر کے اور اس پر تشدد کر کے اسے ہلاک کر دیا تھا اور اب تمہارے آدمی وہاں کوٹھی پر ہمارے منتظر ہیں۔ لیکن مجھے معلوم

تھا کہ تمہارے آدمی اس وقت تک مداخلت نہیں کریں گے ۔ جب تک ہمارے سب ساتھی اکٹھے نہ ہو جائیں گے ۔ اس لئے وہاں میں نے جان بوجھ کر میکنزو کو فون کرنے کی بات کی اور تمہارا آدمی جیگر یہ الفاظ سنتے ہی بوکھلا گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر ہمیں میکنزو کی موت کا علم ہو گیا تو ہم ہاتھ سے نکل جائیں گے ۔ اس لئے اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر فوری طور پر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر وہ اپنے ساتھی کے ساتھ اندر آ گیا تاکہ ہمیں گولیاں مار کر ہلاک کر دے اور دوسرا گیس پوائنٹ فکس کر دے ۔ نتیجہ یہ کہ وہ اور اس کا ساتھی دونوں ہلاک ہو گئے اور ہم وہاں اس لئے رک گئے تھے کیونکہ ہمارے ساتھی گولڈ کالونی میں تمہارے اڈے پر گئے ہوئے تھے پھر میرے ساتھی کا فون آ گیا تو پتہ چلا کہ وہ وہاں سے یہاں تمہارے سر پر پہنچ چکے ہیں ۔ اس لئے ہم بھی یہاں پہنچ گئے "...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو شومیری کا چہرہ تاریک پڑ گیا۔

" تم لوگ واقعی ویسے ہی ہو ۔ جیسا تمہارے بارے میں سنا تھا۔ ٹھیک ہے اب کیا کیا جا سکتا ہے "...... شومیری نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" تمہارے سیکشن نے میکنزو کو ہلاک کیا تھا۔ اس لئے تمہارے سیکشن کا خاتمہ کر دیا گیا ہے لیکن چونکہ تم نے خود میکنزو کی ہلاکت میں براہ راست حصہ نہیں لیا تھا۔ اس لئے تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دو اور پوائنٹس بھی تمہارے حق میں جاتے ہیں ۔

ایک تو یہ کہ تم خاتون ہو دوسرا یہ کہ تمہارا تعلق بہرحال سرکاری ایجنسی سے ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ، اوہ مگر ۔ مگر کیا تم واقعی ایسا کرو گے "...... شومیری نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بجھی ہوئی آنکھوں میں یکلخت چمک ابھر آئی تھی۔

" ہاں ایک شرط پر کہ تم زرعی ایریئے سے ہمارے سائنسدان کو باہر نکالنے اور پاکیشیا پہنچانے میں ہماری مدد کرو "...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں مارٹی ایسا نہیں کرے گا۔ وہ ایسے معاملات میں بے حد اصول پسند ہے "...... شومیری نے کہا۔

" انسان کو اصول پسند ہونا بھی چاہئے ۔ لیکن بہرحال وہ بھی تمہاری طرح سیکشن چیف ہے اور تمہارا ساتھی ہے ۔ اس کا خیال تو رکھے گا وہ "...... عمران نے کہا۔

" اس کے میرے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں ۔ لیکن پھر بھی وہ معمولی سی رعایت بھی نہیں کرے گا "...... شومیری نے کہا۔

" تم اس سے بات تو کرو "...... عمران نے کہا۔

" میں نے تمہارے ساتھی کے آنے سے پہلے بات کی ہے ۔ اس نے وہاں نگرانی کا انتہائی سخت جال پھیلا رکھا ہے "...... شومیری نے کہا۔

" تمہارا چیف کرنل ڈکسن ہے "...... عمران نے پوچھا تو شومیری

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو تم کرنل ڈکسن سے بات کرو۔ اسے بتاؤ کہ ہم یانا میں ٹریس نہیں ہو رہے۔ بلکہ یہ اطلاع ملی ہے کہ ہم یانا براہ راست آنے کی بجائے ہامیرو نامی علاقے میں چلے گئے ہیں جو زرعی ایریئے کے عقبی طرف دس بارہ کلومیٹر دور ایک گاؤں ہے۔ تم اسے کہہ دینا کہ تم نے حفظ ماتقدم کے طور پر وہاں اپنا آدمی بھجوایا ہوا تھا اور تم اسے کہو کہ وہ تمہیں اجازت دے کہ تم زرعی ایریئے کو چاروں طرف سے گھیر لو"...... عمران نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا"...... شومیری نے کہا۔

"اس سے یہ ہو گا کہ ہم زرعی ایریئے کے عقب میں پہنچ جائیں گے اور پھر آگے بڑھنے کی پلاننگ کریں گے لیکن اس طرح تمہاری جان بچ جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... شومیری نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میری ساتھی خاتون سے پوچھ لو کہ میں خوبصورت خواتین کے معاملے میں کس قدر نرم دل واقعی ہوا ہوں"...... عمران نے پاس بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے آزاد کر دو میں فون کرتی ہوں"...... شومیری نے کہا۔

"مارگریٹ فون اٹھا کر اس کی کرسی کے قریب رکھ دو"۔ عمران

نے کہا تو جولیا نے اٹھ کر ایک طرف پڑا ہوا فون سیٹ اٹھایا اور لا کر شومیری کی کرسی کے قریب رکھ دیا۔

"اب نمبر بتاؤ۔ مارگریٹ یہ نمبر پریس کر کے رسیور تمہارے کان سے لگا دے گی۔ اگر تم نے درست انداز میں بات کی تو تمہیں رسیوں سے آزاد کر دیا جائے گا اور اگر تم نے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو پھر تمہاری روح کو تمہارے جسم سے آزادی مل جائے گی"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں کیوں غلط بات کروں گی یا کوئی اشارہ کروں گی۔ کیونکہ چیف تو ناراک میں ہے اور میں یہاں یانا میں"...... شومیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے ناراک کا رابطہ نمبر اور پھر کرنل ڈکسن کا نمبر بتا دیا۔ جولیا نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے رسیور شومیری کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شومیری بول رہی ہوں یانا سے چیف"...... شومیری نے کہا۔

"کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"چیف یہاں یانا میں عمران اور اس کے ساتھی سرے سے آئے ہی نہیں۔ جبکہ ہامیرو سے میرے آدمی نے اطلاع دی ہے کہ ایک گروپ کو وہاں دیکھا گیا ہے جو مشکوک ہے اور وہ زرعی ایریئے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے پھر رہے ہیں"...... شومیری نے کہا۔

"ہا میرو وہ کہاں ہے"...... کرنل ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔
" زرعی ایریئے کے عقبی طرف دس بارہ کلو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ میں نے احتیاطاً اپنا ایک آدمی وہاں بھجوا دیا تھا۔ کیونکہ میں نے سنا تھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ غیر معروف راستوں سے ٹارگٹ تک پہنچتے ہیں"...... شومیری نے کہا۔
" اوہ پھر اس گروپ کو کور کرو۔ مجھے کیوں کال کیا ہے تم نے"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔
" میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے سیکشن کے ساتھ یانا کو چھوڑ کر زرعی ایریئے کے چاروں طرف پکٹنگ کر لوں۔ زرعی ایریئے کے اندر تو مارٹی اور اس کا سیکشن موجود ہے۔ باہر میرا سیکشن موجود ہوگا۔ پھر وہ لوگ جدھر سے بھی آئیں بہرحال ان کا ٹارگٹ تو زرعی ایریئے میں ہی ہے"...... شومیری نے جواب دیا۔
" اوہ ہاں، واقعی تمہاری بات درست ہے۔ وہ واقعی ایسے ہی لوگ ہیں۔ ٹھیک ہے تم اپنے سیکشن سمیت وہاں جا سکتی ہو"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔
" شکریہ باس"...... شومیری نے کہا تو جولیا نے کریڈل دبا کر فون آف کیا اور پھر رسیور ہٹا کر اس نے کریڈل پر رکھ دیا۔
" اب یہ فون مجھے دے دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے فون سیٹ اٹھایا اور اسے عمران کے قریب کرسی پر رکھ دیا۔

" اب مارٹی کا فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے شومیری سے کہا تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔
" کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... شومیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" میں اس سے تمہاری بات کرانا چاہتا ہوں تاکہ تم اسے بتاؤ کہ تم کرنل ڈکسن سے اجازت لے چکی ہو"...... عمران نے کہا تو شومیری نے نمبر بتا دیا۔
" مارگریٹ اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر شومیری کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور عمران نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
" یس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
" کرنل ڈکسن بول رہا ہوں۔ مارٹی سے بات کراؤ"...... عمران نے کرنل ڈکسن کی آواز اور لہجے میں کہا تو شومیری کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔
" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" مارٹی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔
" کرنل ڈکسن فرام دس سائیڈ مارٹی"...... عمران نے کرنل ڈکسن کی آواز میں کہا۔
" یس چیف"...... مارٹی کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"شومیری نے مجھے ابھی کال کیا ہے۔ اس نے رپورٹ دی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ یانا آنے کی بجائے زرعی ایریئے کے عقبی طرف دس بارہ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں ہامیرو میں دیکھے گئے ہیں۔ اس لئے اس نے اجازت طلب کی تھی کہ اسے زرعی ایریئے کے باہر ان کے خلاف چیکنگ کرنے کی اجازت دی جائے اور میں نے اسے اجازت دے دی ہے۔ لیکن میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ زرعی ایریئے میں مداخلت نہیں کرے گی اور تم نے بھی باہر اس کے کام میں مداخلت نہیں کرنی ہے"....... عمران نے کرنل ڈکسن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے چیف زرعی ایریئے سے باہر جو بھی وہ کرے گی میں اس میں مداخلت نہیں کروں گا"....... مارٹی نے کہا۔

"پاکیشیائی سائنسدان کی کیا پوزیشن ہے"....... عمران نے کہا۔

"وہ کام کر رہا ہے۔ یہاں کے سائنسدان اس کی نگرانی کر رہے ہیں اور ان کی رپورٹ ہے کہ کام ٹھیک ہو رہا ہے"....... مارٹی نے کہا۔

"اوکے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے رسیور رکھتے ہی جولیا نے بھی شومیری کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"تم، تم یہ سب کچھ کیسے کر لیتے ہو"....... شومیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بتاؤ کہ مارٹی کی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کیا ہے"....... عمران نے

اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں، یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو"....... شومیری نے چونک کر پوچھا۔

"تاکہ زرعی ایریئے سے باہر جب تم مارٹی سے بات کرنا چاہو۔ تو مجھے معلوم ہو کہ تم واقعی مارٹی سے ہی بات کر رہی ہو"....... عمران نے کہا۔

"کیا تم مجھے بھی ساتھ لے جاؤ گے"....... شومیری نے چونک کر کہا۔

"ہاں، میں متبادل سکوپ کا قائل ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے شومیری کے سامنے وہ کچھ کہہ بھی نہ سکتی تھی۔

"متبادل سکوپ۔ کیا مطلب"....... شومیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مطلب میری ساتھی بتائے گی۔ تم فریکوئنسی بتاؤ"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شومیری نے فریکوئنسی بتا دی۔

"مارگریٹ اس کے آفس میں ٹرانسمیٹر ہو گا وہ لے آؤ"۔ عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا خاموشی سے اٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

"تم نے کرنل ڈکسن کی آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل کیسے کر لی کہ مارٹی بھی نہیں پہچان سکا۔ اور اگر میرے سامنے تم بات نہ کر رہے ہوتے تو میں کبھی بھی یقین نہ کرتی کہ کرنل ڈکسن خود

نہیں بول رہا"...... شومیری نے کہا۔

" یہ معمولی کرتب ہے شومیری۔ ہمارے پیشے میں ایسے کرتب بے حد کام آتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

" ٹرانسمیٹر مجھے دو اور اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ میں پکڑایا اور خود آگے بڑھ کر اس نے شومیری کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر شومیری کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو، ہیلو شومیری کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار شومیری کی آواز اور لہجے میں کال کرتے ہوئے کہا اور شومیری کی آنکھیں ایک بار پھر کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

" یس مارٹی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد مارٹی کی آواز سنائی دی۔

" مارٹی میں زرعی ایریئے کے باہر سے بول رہی ہوں۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں، مجھے چیف نے کال کر کے بتا دیا ہے کہ تم یانا چھوڑ کر یہاں آ گئی ہو۔ لیکن خیال رکھنا تم نے زرعی ایریئے کے اندر کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ اوور"...... مارٹی نے کہا۔

" تم فکر مت کرو۔ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو باہر ہی گھیر لوں گی۔ ویسے میں ہامیرو جا رہی ہوں۔ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ یہ لوگ

وہاں پہنچے ہوئے ہیں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم نے بھی زرعی ایریئے کے باہر میرے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ چیکنگ ٹاورز سے زرعی ایریئے کے باہر کی بھی نگرانی کی جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں تمہیں درست بتایا گیا ہے۔ لیکن میں انہیں منع کر دوں گا اور وہ تمہارے معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔ اوور"۔ مارٹی نے کہا۔

" اوکے میں نے یہی کہنا تھا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

" اب تم جانو اور متبادل سکوپ جانے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ڈاکٹر عباس براؤن ہاؤس میں واقع اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ دروازہ کھلا اور ڈاکٹر رابرٹ اندر داخل ہوا۔

"ہیلو ڈاکٹر عباس" ...... ڈاکٹر رابرٹ نے رسمی سے لہجے میں کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر رابرٹ آؤ بیٹھو" ...... ڈاکٹر عباس نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے ڈاکٹر عباس آج تمہاری آنکھوں اور چہرے پر خاصی چمک ہے۔ پہلے تو تم بجھے بجھے سے رہتے تھے" ...... ڈاکٹر رابرٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر رابرٹ آج میں خوش ہوں۔ کیونکہ اب مجھے اپنی اہمیت کا صحیح طور پر احساس ہوا ہے" ...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"اچھا کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے" ...... ڈاکٹر رابرٹ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں حکومت پاکیشیا نے میرے کام کی اہمیت کو سمجھ لیا ہے۔ حکومت کو یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ ڈاکٹر عباس کی گلیری سیڈیا پر ایڈوانس ریسرچ انقلابی ہے اور اس سے پاکیشیا میں ایسا زرعی انقلاب آ جائے گا کہ پاکیشیا کے پندرہ کروڑ عوام کو آئندہ کئی صدیوں تک خوراک کے لئے کسی دوسرے کا دست نگر نہیں بننا پڑے گا"۔ ڈاکٹر عباس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو ٹھیک ہے ڈاکٹر عباس کہ تمہاری یہ ریسرچ انقلابی ہے اور اس لئے تو ایکریمیا نے تمہیں وہاں سے یہاں بلوایا ہے۔ کیونکہ پاکیشیا سے زیادہ ایکریمیا کو اس کی ضرورت ہے۔ ایکریمیا سپر پاور ہے اور ہمیشہ سپر پاور رہنا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہے کہ دنیا کے تمام ممالک ہر لحاظ سے اس کے دست نگر رہیں۔ اس لئے ایکریمیا یہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ ایک چھوٹا سا پس ماندہ ملک پاکیشیا زرعی پیداوار میں اس کا دست نگر نہ رہے۔ کیونکہ آئندہ آنے والا دور خوراک کے حصول کا دور ہو گا اور آئندہ ہونے والی جنگیں خوراک کے حصول کے لئے ہی لڑی جائیں گی۔ لیکن تمہیں یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے معلوم ہو گیا کہ حکومت پاکیشیا کو تمہاری اہمیت کا احساس ہو گیا ہے" ...... ڈاکٹر رابرٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ مجھے واپس لے جانے کے لئے یانا پہنچ چکے ہیں اور وہ کسی بھی وقت یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں اور اگر بفرض محال میں

زندہ واپس نہ بھی جاسکا تو پھر بھی میرا فارمولا اور میری ریسرچ بہرحال پاکیشیا پہنچ جائے گی"....... ڈاکٹر عباس نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں کس نے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ چکے ہیں اور وہ کیسے فارمولا لے جائیں گے۔ جبکہ ابھی تو فارمولا درست بھی نہیں ہوا"....... ڈاکٹر رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہی حیرت تو میرا خون بڑھاتی ہے ڈاکٹر رابرٹ"۔ ڈاکٹر عباس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آخر کچھ پتہ تو چلے"....... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"میرا ان کے لیڈر علی عمران سے رابطہ ہوا ہے"....... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"....... ڈاکٹر رابرٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ڈاکٹر عباس کے ذہنی توازن سے مشکوک ہو چکا ہے۔

"کیوں یہاں فون پر رابطہ نہیں ہو سکتا۔ مجھ سے اس نے فون پر بات کی ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ درست فارمولا بھی اس تک پہنچ چکا ہے"....... ڈاکٹر عباس نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا، کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو"...... ڈاکٹر عباس نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں، میں درست کہہ رہا ہوں"....... ڈاکٹر عباس نے بڑے

بااعتماد لہجے میں کہا۔

"کب ہوا ہے فون پر رابطہ۔ کس نے کرایا ہے اور فارمولا کیسے اس تک پہنچ گیا ہے"....... ڈاکٹر رابرٹ نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا تو ڈاکٹر عباس کا چمکتا ہوا چہرہ یکلخت بجھ سا گیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید وہ ڈاکٹر رابرٹ سے یہ سمجھ کر بات کر رہا تھا کہ وہ بھی اس کی طرح ایک زرعی سائنسدان ہے۔ لیکن ڈاکٹر رابرٹ کا بدلا ہوا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سائنسدان کم اور پولیس آفیسر زیادہ ہے۔

"وہ، وہ میں تو مذاق کر رہا تھا"...... ڈاکٹر عباس نے بات سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ ایک جھٹکے سے اٹھا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہونہہ، ایکریمی گیدڑ ہیں جو دوسروں کا مارا ہوا شکار کھا کر غراتے ہیں۔ ہونہہ"....... ڈاکٹر عباس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈاکٹر رابرٹ کے ساتھ ایک ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ ورزشی جسم والے آدمی کے چہرے پر سخت گیری اور سفاکی نمایاں تھی اور ڈاکٹر رابرٹ کے چہرے پر بھی سختی سی چھائی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عباس چونک کر حیرت بھرے انداز سے انہیں دیکھنے لگا۔

"یہ کون صاحب ہیں ڈاکٹر رابرٹ"....... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"یہ چیف سیکورٹی آفیسر مارٹی ہیں اور چیف مارٹی یہ ڈاکٹر عباس

ہیں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"آپ نے ڈاکٹر رابرٹ کو کیا بتایا ہے کہ آپ کا عمران سے فون پر رابطہ ہوا ہے اور آپ نے فارمولا اس تک پہنچا دیا ہے"...... مارٹی کا لہجہ انتہائی سرد تھا۔

"وہ تو میں ڈاکٹر رابرٹ سے مذاق کر رہا تھا۔ انہوں نے اسے سچ سمجھ لیا"...... ڈاکٹر عباس نے کہا لیکن دوسرے لمحے مارٹی کا بازو گھوما اور ڈاکٹر عباس کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے چہرے پر کسی نے پتھر مار دیا ہو اور وہ چیخ مار کر کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا اور مارٹی نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر دوسری کرسی پر ڈال دیا۔

"بتاؤ یہ سب کیسے ہوا۔ بتاؤ ورنہ"...... مارٹی نے بھیانک لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کی نال ڈاکٹر عباس کی کنپٹی پر رکھ دی۔

"مم، میں۔ میں مذاق کر رہا تھا"...... ڈاکٹر عباس نے رک رک کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر وہ چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے جا گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر جیسے سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جب اس کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ ایک اور کمرے میں کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ جبکہ اس کے سامنے مارٹی ہاتھ میں

ایک خاردار کوڑا پکڑے کھڑا تھا۔ اس کے پیچھے ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ بھی کھڑے تھے۔

"یہ، یہ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ کیا میں مجرم ہوں۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر عباس نے چیختے ہوئے کہا۔

"سنو ڈاکٹر عباس۔ تم سائنسدان ہو۔ اس لئے ابھی تک تمہارے جسم کی ہڈیاں محفوظ ہیں۔ ورنہ ہم ایک ایک ہڈی توڑ دینے کے قائل ہیں اور اگر اس بار تم نے جھوٹ بولا یا مذاق کی بات کی تو میرا ہاتھ نہیں رکے گا۔ اور تمہارے جسم کی پوری کھال ادھیڑ دی جائے گی۔ تمہاری ایک ایک ہڈی ٹوٹ جائے گی۔ اس لئے جو سچ ہے وہ بتا دو"...... مارٹی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کوڑے والے ہاتھ کو جھٹکا تو شڑاپ کی خوفناک آواز گونج اٹھی۔

"مم، میں۔ میں واقعی مذاق کر رہا تھا"...... ڈاکٹر عباس نے پوری ہمت مجتمع کرتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر عباس کے حلق سے خوفناک چیخ نکل گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے جسم پر زخم ڈال کر ان میں مرچیں بھر دی گئی ہوں۔

"بولو ورنہ"...... مارٹی نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑے والے ہاتھ کو حرکت دی۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ بتاتا ہوں رک جاؤ"...... ڈاکٹر عباس نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کی ذہنی حالت شدید تکلیف کی وجہ سے خراب

ہوتی جارہی تھی اور ذہن میں دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے تھے۔
" بتاؤ سچ بتاؤ"...... مارٹی کی چیختی ہوئی آواز ڈاکٹر عباس کے
کانوں میں پڑی تو ڈاکٹر عباس نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے
ٹیپ ریکارڈ آن ہو جاتا ہے۔
" اوہ تو تم نے فارمولا عقبی طرف باہر پھینک دیا ہے۔ویری بیڈ۔
آئیں ڈاکٹر رابرٹ ہم نے سب سے پہلے یہ فارمولا حاصل کرنا ہے"۔
مارٹی نے کوڑا ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
تیزی سے مڑ گیا۔ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ اس کے پیچھے تھے۔جبکہ
ڈاکٹر عباس کرسی پر اسی طرح بندھا بیٹھا کراہتا رہ گیا۔

بڑی سی جیپ کھیتوں کے درمیان دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا
رہی تھی۔ دور سے ایک اونچی سی دیوار نظر آرہی تھی۔ جس پر خاردار
تاروں کا جال بچھا ہوا تھا اور ہر دس فٹ کے بعد اس پر بڑے بڑے
مرکری بلب لگے ہوئے تھے۔ دیوار کے دونوں کونوں پر چیکنگ ٹاورز
بھی دور سے ہی نظر آرہے تھے۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود
تھا۔ جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل
اور تنویر موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ
میں تھے۔ جبکہ جولیا پر عمران نے شومیری کا میک اپ کیا تھا۔ کیونکہ
جسامت کے لحاظ سے شومیری اور جولیا میں قدرے مماثلت موجود
تھی۔ جولیا نے شومیری کو ہلاک کر دیا تھا اور پھر عمران کے حکم پر تنویر
نے شومیری کی لاش کا چہرہ اس حد تک بگاڑ دیا تھا کہ اسے کسی طرح
بھی شومیری کی حیثیت سے شناخت نہ کیا جا سکتا تھا۔ میکنزو کے مینجر

آرنلڈ کے ذریعے یہ جیپ حاصل کی گئی تھی اور وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر اب زرعی ایریئے کے عقبی طرف سے فارمولا حاصل کرنے جا رہے تھے عمران کو معلوم تھا کہ چیکنگ ٹاورز سے طاقتور دور بین کے ذریعے انہیں چیک کر لیا گیا ہوگا لیکن شومیری کی وجہ سے انہیں کچھ نہ کہا جائے گا۔ کیونکہ عمران نے شومیری کی آواز اور لہجے میں مارٹی سے بات کر لی تھی اور مارٹی نے اسے کہا تھا کہ وہ چیکنگ ٹاورز پر موجود اپنے آدمیوں کو ان کے بارے میں ہدایات دے دے گا۔ اس لئے عمران مطمئن تھا۔

"عمران صاحب اتنے دنوں میں یہ فارمولا ضائع نہیں ہو گیا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں میری ڈاکٹر عباس سے بات ہوئی ہے اس نے اسے ایک خصوصی میٹریل میں پیک کر کے باہر پھینکا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ عقبی دیوار کے قریب پہنچ گئے۔ عمران نے جیپ کافی پیچھے روک دی تھی۔

"آؤ اب ہمیں پیدل آگے جانا ہوگا کیونکہ جو نشانی بتائی گئی ہے وہ جیپ میں بیٹھے بیٹھے نظر نہیں آ سکتی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جیپ سے نیچے اتر گیا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی بھی جیپ سے نیچے اترے اور پھر وہ دیوار کے قریب ہو کر آگے بڑھنے لگے۔ عمران کی تیز نظریں مرکری بلبوں کے ہولڈروں پر جمی ہوئی تھیں اور ابھی

انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی تیز نظروں نے وہ ہولڈر چیک کر لیا تھا جو ٹوٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور پھر وہ تیزی سے دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں دیوار کے ساتھ ساتھ کھیت موجود تھے۔ لیکن ان میں ابھی فصل کی بجائی نہیں کی گئی تھی۔ البتہ زمین فصل کی بوائی کے لئے تیار نظر آ رہی تھی۔ اس لئے ابھی وہ خاصی ہموار نظر آ رہی تھی۔ عمران کی تیز نظریں تیزی سے وہاں کا جائزہ لے رہی تھیں کہ اچانک عمران چونک پڑا۔ اس نے مٹی کے ایک بڑے سے ڈھیلے کے پاس سیاہ رنگ کا ایک گولا سا پڑا ہوا دیکھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھک کر وہ گولا اٹھا لیا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس فوم کی طرح نرم میٹریل کے اندر سے ایک مائیکرو فلاپی برآمد ہوئی تو عمران کے چہرے پر کامیابی اور مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"یہی ہے فارمولا"...... جولیا نے قریب آ کر پوچھا۔

"ہاں آؤ اب چلیں۔ پہلے اسے محفوظ کرنا ہوگا پھر آگے کارروائی ہو گی"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ فلاپی اور اس پر سے اترنے والا میٹریل اس نے جیب میں ڈال لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ تیزی سے مڑ کر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک ایک واچ ٹاور سے سرر کی آواز کے ساتھ ہی کوئی چیز اڑتی ہوئی آ کر جیپ سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہن پر اچانک کسی نے سیاہ پردہ سا

ڈال دیا ہو۔ عمران نے سرر کی آواز سنتے ہی لاشعوری طور پر بریک
پیڈل پر دباؤ ڈال دیا تھا۔ اس لئے اس کے تیزی سے تاریک پڑتے
ہوئے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ جیپ ایک جھٹکے سے
رک گئی ہے۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں کوئی جگنو چمکتا ہے
اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا نمودار ہوا اور
پھر یہ نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا اور پھر جب اس کا شعور پوری
طرح بیدار ہوا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ وہ زرعی ایریئے
کے عقبی طرف کھیتوں کی بجائے ایک بڑے سے کمرے کی دیوار کے
ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس نے گردن
گھما کر دیکھا تو اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر اس کے ساتھی بھی اسی
حالت میں موجود تھے۔ لیکن سب سے آخر میں جولیا کو دیکھتے ہی عمران
ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ جولیا کے چہرے سے شومیری کا میک اپ
واش ہو چکا تھا۔ اب وہ مارگریٹ والے میک اپ میں تھی اور اس
کے ساتھ ہی عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ جولیا
کے واش شدہ چہرے کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ وہ مارٹی کے قبضے میں
پہنچ چکے ہیں۔ کیونکہ میک اپ کی چیکنگ کوئی تربیت یافتہ آدمی ہی
کر سکتا تھا۔ عام آدمی میک اپ کو نہ پہچان سکتے تھے۔ عمران اور اس
کے تمام ساتھی اس کے ایجاد کردہ خصوصی میک اپ میں تھے۔ جبکہ
مارگریٹ والا میک اپ بھی خصوصی تھا لیکن جولیا کو فوری طور پر
شومیری بنانے کے لئے عمران نے اس کے پہلے والے میک اپ کے

اوپر ہی عام سا میک اپ کر دیا تھا۔ اس لئے اب جولیا شومیری والے
میک اپ کی بجائے مارگریٹ والے میک اپ میں نظر آ رہی تھی۔
اس کا مطلب تھا کہ ان سب کے میک اپ چیک کر لئے گئے تھے۔
لیکن خصوصی میک اپ تو واش نہ ہو سکے۔ جبکہ عام میک اپ واش
ہو گیا۔ اسی لمحے اس نے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں آتے ہوئے
محسوس کیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یقیناً انہیں
جس گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اس کے اثرات اب ختم ہوتے جا
رہے تھے اور عمران اپنی خصوصی ذہنی ورزشوں کی وجہ سے ان سے
پہلے ہوش میں آگیا تھا۔ اس نے رسیاں کھولنے کی طرف توجہ دی لیکن
چند لمحوں میں ہی اسے احساس ہو گیا کہ رسیاں باندھنے والے تربیت
یافتہ افراد ہیں۔ اس لئے گانٹھ کو دانستہ اس جگہ رکھا گیا تھا کہ کسی
طرح بھی اس تک انگلیاں نہ پہنچ سکیں۔ یہ احساس ہوتے ہی عمران
نے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو مخصوص جھٹکے دے کر باہر نکالا اور
پھر رسیاں کاٹنے میں مصروف ہو گیا اور چند لمحوں بعد رسیاں کافی ڈھیلی
پڑ گئیں تو عمران سمجھ گیا کہ اب معمولی سے جھٹکے سے رسیاں ٹوٹ
جائیں گی اور وہ آسانی سے ان سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لمحے
ایک ایک کر کے اس کے ساتھی ہوش میں آگئے۔ لیکن اس سے پہلے
کہ ان کے درمیان کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے
قد اور ورزشی جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو مشین
گن بردار تھے۔ وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا عمران اور اس کے ساتھیوں

کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ جبکہ دونوں مسلح آدمی بھی اس کے قریب ہی رک گئے۔ ویسے وہ دونوں بھی اپنے انداز سے تربیت یافتہ دکھائی دے رہے تھے۔

"شومیری کہاں ہے"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے تم اپنا تعارف تو کراؤ تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ تمہیں کچھ بتانے کا فائدہ بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مارٹی ہے اور میں زرعی ایریئے کا چیف سیکورٹی آفیسر ہوں۔ مجھے ڈاکٹر عباس سے معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے فارمولے کی مائیکرو فلاپی مخصوص میٹریل میں بند کر کے زرعی ایریئے کی عقبی دیوار سے باہر پھینک دی ہے اور شومیری نے مجھے کال کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت زرعی ایریئے کے باہر پکٹنگ کرے گی۔ اس لئے میں نے واچ ٹاورز پر موجود اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا تھا کہ شومیری اور اس کے آدمیوں کو کچھ نہ کہا جائے۔ میں ڈاکٹر عباس سے پوچھ گچھ کے بعد باہر جانے ہی والا تھا کہ واچ ٹاور نمبر تھری سے کال کر کے مجھے بتایا گیا کہ ایک بڑی سی جیپ عقبی دیوار کے قریب موجود ہے۔ جس میں شومیری تو موجود ہے لیکن اس کے ساتھ اجنبی افراد ہیں۔ اجنبی افراد کا سن کر میں چونک پڑا کیونکہ میرے سیکشن کے آدمی شومیری اور اس کے سیکشن کے افراد کو اچھی طرح سے پہچانتے ہیں اور

شومیری صرف اپنے سیکشن کے افراد کے ساتھ ہی یہاں کام کر سکتی تھی۔ اس لئے میں نے واچ ٹاور نمبر تھری کے انچارج کو حکم دیا کہ وہ کسائم گیس فائر کر کے جیپ کو روکیں اور شومیری سمیت تمام افراد کو بے ہوش کر دیں اور پھر میں خود جیپ لے کر عقبی طرف گیا تو میرے شک کی تکمیل ہو گئی۔ شومیری اور اجنبی افراد جیپ میں بے ہوش پڑے تھے لیکن جب قریب جا کر میں نے شومیری کو دیکھا تو میں چونک پڑا کیونکہ چہرہ تو شومیری کا تھا لیکن جسمانی طور پر وہ شومیری نہیں تھی۔ گو قد وقامت ملتا جلتا تھا لیکن بہرحال وہ شومیری نہیں تھی۔ مجھے واچ ٹاور سے کال کر کے بتا دیا گیا تھا کہ شومیری اور اس کے ساتھی دیوار کے ساتھ ساتھ پھرتے رہے ہیں۔ اس لئے میں نے سب کی تلاشی لینے کا حکم دیا اور جب تمہاری تلاشی لی گئی تو تمہاری جیب سے فارمولے کی مائیکرو فلاپی اور وہ میٹریل جس میں وہ فلاپی بند کر کے پھینکی گئی تھی مل گئی۔ لیکن اصل مسئلہ تھا کہ اصل شومیری کہاں ہے۔ میں نے اس سے فون اور ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ کیا لیکن اس کی طرف سے کوئی رسپانس نہ ملا۔ اس لئے تم سب کو یہاں لایا گیا اور سب کے چہرے سپر میک اپ واشر سے واش کئے گئے۔ اس لڑکی کا میک اپ تو واش ہو گیا لیکن تم میں سے کسی کا میک اپ واش نہیں ہو سکا اور تمہیں زندہ بھی اسی لئے رکھا گیا ہے کہ میں تم سے پوچھ گچھ کر سکوں اور اب تم مجھے شومیری کے بارے میں بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور تم نے اپنی

ساتھی لڑکی پر شومیری کا میک اپ کیوں کیا ہے اور تمہیں کیسے معلوم تھا کہ فارمولے کی مائیکرو فلاپی عقبی دیوار کے باہر موجود ہے"...... مارٹی جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا چلا گیا۔

"کیا ہم زرعی ایریئے کے اندر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... مارٹی نے اس بار مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر عباس زندہ ہے یا ہلاک ہو گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چونکہ چیک کر لیا گیا ہے کہ مائیکرو فلاپی میں موجود فارمولا درست ہے اور ڈاکٹر عباس کا رابطہ بھی کسی طرح پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہو گیا تھا۔ اس لئے اسے ہلاک کر دیا گیا ہے"...... مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عباس نے مائیکرو فلاپی عقبی دیوار کے باہر پھینکی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر رابرٹ کو ڈاکٹر عباس نے فخریہ انداز میں خود ہی بتا دیا تھا۔ باقی تفصیلات میں نے اس پر تشدد کر کے معلوم کر لیں"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"اب وہ فارمولا کس کی تحویل میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... مارٹی نے چونک کر پوچھا۔

"ویسے ہی، کیوں کیا بتانے میں کوئی حرج ہے"...... عمران نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا تو مارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ڈاکٹر رابرٹ کی تحویل میں ہے۔ وہ اس شعبے کا انچارج ہے۔ جس سے وہ فارمولا متعلق ہے"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"کیا ڈاکٹر رابرٹ اسی عمارت میں ہے۔ جس میں ہم موجود ہیں یا کہیں اور ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ اپنے سیکشن میں ہے اور تم سیکورٹی ایریئے میں ہو۔ سیکورٹی ایریا اس سے علیحدہ ہے"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"یہاں سے کتنی دور ہے یہ سیکشن ایریا"...... عمران نے پوچھا تو مارٹی کے چہرے کا رنگ یکلخت بدلتا چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے بے وقوف بنا کر سب کچھ پوچھے جا رہے ہو۔ اب میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا اور اب تم نے میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ بولو کہاں ہے شومیری"۔ مارٹی نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"میری جیب میں ہے نکال لو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو مارٹی بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"تم، تمہاری یہ جرأت کہ تم میرا مذاق اڑاؤ"...... مارٹی نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تم اس قدر تربیت یافتہ ہونے کے باوجود اس قدر مشتعل مزاج کیوں ہو۔ تم بتاؤ کہ میں کیا بتا سکتا ہوں۔ جبکہ میں نے آج تک شومیری کی شکل تک نہیں دیکھی"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہاری ساتھی عورت شومیری کے میک اپ میں تھی"...... مارٹی نے کہا۔

"اگر اس پر ہم شومیری کا میک اپ کرتے اور پھر اپنے آپ پر اور اپنے دوسرے ساتھیوں پر اس کے ساتھیوں کا میک اپ کرتے۔ یہ تو عام سا ایکریمین میک اپ تھا جو ہم نے کر دیا۔ اب ہمیں کیا معلوم تھا کہ شومیری ایسی ہو گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مارٹی ہونٹ بھینچے چند لمحوں تک خاموش کھڑا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہاری بات میں وزن ہے"...... مارٹی نے کہا۔

"کتنا ہے"...... عمران نے کہا تو مارٹی چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... مارٹی نے چونک کر کہا۔

"میری بات سن کر تم بیٹھنے پر مجبور ہو گئے اور پھر تم نے وزن کی بات کی۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کتنا وزن تھا جس کی وجہ سے تمہیں بیٹھنا پڑا"...... عمران نے معصوم سے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں مزید تمہاری لطیف باتوں سے محظوظ نہ ہو سکوں گا۔ اب میں خود ہی سب کچھ ٹریس کر لوں گا گڈ بائی"۔ مارٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھ گیا۔

"شومیری کو زندہ حاصل کرنا چاہتے ہو مارٹی تو پھر مجھ سے سودا کر

لو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تو مارٹی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیسا سودا"۔ مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سودے کی بات بعد میں ہو گی۔ پہلے شومیری کے بارے میں بات ہو جائے۔ تمہیں وہ زندہ چاہئے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا شومیری تمہاری قید میں ہے اور کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں، شومیری ہماری قید میں ہے اور اگر تم نے ہمیں ہلاک کر دیا تو شومیری اسی قید میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بھوک اور پیاس کی شدت سے ہلاک ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ، اوہ کہاں ہے شومیری بتاؤ"...... مارٹی نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا شومیری سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں عنقریب شادی کرنے والے ہیں۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں شومیری کے عوض کوئی سودا کر لوں گا"...... مارٹی نے چونک کر کہا۔

"مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ تم نے ہمیں صرف شومیری کے لئے زندہ رکھا ہے ورنہ تم جس فطرت کے آدمی ہو۔ اس سے لگتا ہے کہ تم وقت ضائع کرنے کے عادی نہیں ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں، تمہارا اندازہ درست ہے ۔ اب بتاؤ کہ شومیری کہاں ہے"۔مارٹی نے کہا۔

"اگر میں نے پہلے جیسا جواب دیا کہ میری جیب میں ہے تو تم ناراض ہو جاؤ گے ۔اس لئے کہہ رہا ہوں کہ سودا کر لو"...... عمران نے کہا۔

"کیسا سودا بولو"...... مارٹی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"فارمولے کی ایک کاپی مجھے دے دو۔ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ۔یہاں کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گا کہ کیا ہوا ہے اور شومیری زندہ تمہیں واپس مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"فارمولا میرے پاس نہیں ہے"...... مارٹی نے کہا۔

"تم ڈاکٹر رابرٹ کو کہہ سکتے ہو کہ حکومت نے اس کی کاپی محفوظ کرنے کے لئے طلب کی ہے ۔اس میں کیا حرج ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ، لیکن مجھے کیسے یقین آئے گا کہ شومیری زندہ بھی ہے اور تمہاری تحویل میں بھی"...... مارٹی نے کہا۔

"تم کاپی بنوا کر آؤ۔ہم تو یہاں بندھے ہوئے موجود ہیں ۔جب کاپی تم مجھے دکھاؤ گے تو میں یہاں سے اپنے آدمیوں کو فون کر کے کہہ دوں گا کہ وہ پہلے شومیری سے تمہاری فون پر بات کرا دیں ۔اس کے بعد تم ہمیں ساتھ لے کر شومیری کے پاس جاؤ گے اور وہاں شومیری

تمہارے حوالے کر دی جائے گی اور تم کاپی میرے حوالے کر دینا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ، تمہارا نام کیا ہے"...... مارٹی نے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے کہا تو مارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ تو تم ہو وہ مشہور زمانہ سیکرٹ ایجنٹ"...... مارٹی نے کہا۔

"مشہور زمانہ نہیں بدنام زمانہ کہو"...... عمران نے کہا تو اس بار مارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے ٹھیک ہے مجھے یہ سودا منظور ہے ۔لیکن پہلے تم میری بات کراؤ شومیری سے"...... مارٹی نے کہا۔

"ابھی تم مجھے خود ہی مشہور زمانہ کہہ رہے تھے ۔اب خود ہی اپنی بات سے مکر گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو تم"...... مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ شومیری سے بات ہوتے ہی تم وہاں کا پتہ ایکس چینج سے معلوم کر کے خود ہی وہاں پہنچ جاؤ"...... عمران نے کہا تو مارٹی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے، میں کاپی بنوا کر آتا ہوں"...... مارٹی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم یہیں رکو گے اور سنو اگر ان میں سے کوئی غلط حرکت کرے تو بے شک اسے گولی مار دینا"...... مارٹی نے دونوں مسلح افراد سے

کہااور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو مارٹی بے اختیار مڑ گیا۔

"کیا ہے"...... مارٹی نے کہا۔

"اپنے آدمیوں کو صرف اتنا کہہ دو وہ ہمیں پانی پلا دیں۔ عمران نے کہا۔

"پانی پلا دو انہیں لیکن محتاط رہنا"...... مارٹی نے کہا اور مڑ کر آگے بڑھ گیا۔

"جیمسن، تم ان کا خیال رکھنا میں پانی لے کر آتا ہوں"۔ ایک مسلح آدمی نے دوسرے سے کہا اور وہ بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب کمرے میں صرف ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکا رکھی تھی۔

"کرسی پر بیٹھ جاؤ جیمسن کیوں ٹانگیں تھکا رہے ہو"...... عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر انتہائی دوستانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... جیمسن نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اسی لمحے یکلخت عمران نے اپنے جسم کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو رسیاں ٹوٹ گئیں اور عمران نے بازو آزاد ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے جسم کے گرد لپٹی ہوئی رسیاں ہٹانی شروع کر دیں۔

"یہ، یہ کیا کر رہے ہو"...... جیمسن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اٹھنے کے بعد اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین

گن اتاری ہی تھی کہ عمران اڑتا ہوا اس پر جا پڑا اور جیمسن کو کرسی پر گرا کر کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گرا۔ لیکن نیچے گرتے ہی اس نے قلابازی کھائی اور پلک جھپکانے میں نہ صرف وہ اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا بلکہ مشین گن بھی اب اس کے ہاتھ میں تھی۔

جیمسن نے بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی بھرپور ضرب نے اسے نہ صرف واپس فرش پر دھکیل دیا۔ بلکہ اس کا جسم بھی سیدھا ہوتا چلا گیا اور عمران تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ اسے قدموں کی آواز واپس آتی سنائی دے رہی تھی۔ اس نے مشین گن کو کاندھے پر لٹکا لیا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دوسرا آدمی دونوں ہاتھوں میں پانی کی بوتلیں پکڑے جیسے ہی اندر داخل ہوا۔ عمران کسی شکاری پرندے کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ اس کے سینے سے لگا ہوا تھا۔ پانی کی بوتلیں اس کے ہاتھوں سے نیچے گری ہی تھیں کہ عمران نے اس کی گردن کے گرد موجود اپنے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور کٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا تو عمران نے اسے زمین پر چھوڑ دیا اور تیزی سے مڑ کر اس نے دروازہ اندر سے بند کیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے پہلے صفدر اور پھر کیپٹن شکیل کی رسیوں کی گانٹھ کھول دی اور پھر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کی کنڈی ہٹائی

اور سائیڈ پر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس دوران صفدر اور کیپٹن شکیل رسیوں سے آزاد ہو کر اٹھے اور تنویر اور جولیا کی طرف بڑھ گئے اور پھر چند لمحوں بعد تنویر اور جولیا بھی رسیوں سے آزادی حاصل کر چکے تھے۔ تنویر نے آگے بڑھ کر دوسری مشین گن اٹھا لی۔

"اس بے ہوش آدمی کی بھی گردن توڑ دو اور سب نے خاموش رہنا ہے۔ مارٹی کسی وقت بھی آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل تیزی سے اس آدمی کی طرف بڑھا جسے عمران نے پہلے بے ہوش کیا تھا اور پھر وہ اس پر جھک گیا اور کٹک کی آواز کے ساتھ ہی بے ہوش پڑے ہوئے اس آدمی کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ڈھیلا پڑ گیا۔ کیپٹن شکیل سیدھا ہو گیا اور پھر وہ سب بھی دروازے کے ساتھ دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور مارٹی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے جھپٹا اور مارٹی کے منہ سے ہلکی سی اوغ کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ ہوا میں اڑتا ہوا قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر مخصوص انداز میں ہوا میں اچھال دیا تھا۔ نیچے گر کر ایک لمحے کے لئے اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کی گردن پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر وہ سیدھا ہو گیا او۔ مارٹی کا تیزی سے مسخ پڑتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر ڈالو اور رسی سے باندھ دو"...... عمران نے سیدھا ہو کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی حرکت میں آ گئے اور چند لمحوں بعد مارٹی کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا۔

"اس کی تلاشی لو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن اس کی جیب سے سوائے مشین پسٹل کے اور کچھ برآمد نہ ہوا۔

"وہ کاپی تو نہیں لے کر آیا یہ"...... صفدر نے مڑتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ خود بتائے گا کہ کاپی کیوں نہیں ملی اسے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مارٹی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو صفدر نے دونوں ہاتھ ہٹا لئے اور پھر چند لمحوں بعد مارٹی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"تم، تم آزاد ہو گئے۔ کیسے۔ کیا مطلب جیمسن اور پیٹر کیسے ہلاک ہو گئے۔ یہ سب کیسے ہو گیا"...... مارٹی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم وہ کاپی نہیں لے کر آئے مارٹی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر رابرٹ نے صاف انکار کر دیا ہے۔ میں نے اسے بہت

سمجھایا لیکن وہ نہیں مانا اور میں اس پر جبر نہیں کر سکتا تھا"...... مارٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا سمجھایا تھا تم نے اسے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی تھی کہ اس سے کسی کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ لیکن وہ نہیں مانا"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"تم نے اسے بتایا نہیں کہ تم کاپی واپس لے آؤ گے پھر"۔ عمران نے کہا تو مارٹی چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم، تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... مارٹی نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس سودے بازی پر آمادہ ہو گئے تھے اور میں نے جان بوجھ کر سودے بازی کے بارے میں بات کی تھی۔ کیونکہ شومیری کا نام لیتے ہوئے تمہارے چہرے پر جو تاثرات ابھر آئے تھے اس سے میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ شومیری کے ساتھ تمہاری جذباتی وابستگی خاصی گہری ہے اور تم نے ہمیں زندہ بھی اسی لئے رکھا تھا کہ تم شومیری کو واپس حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ورنہ تم ہمیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیتے۔ میری آفر سن کر تمہارے ذہن میں جو پلاننگ ابھری وہ بھی میں بتا سکتا ہوں۔ تم ہمیں کاپی دے کر اور خود شومیری کو زندہ حاصل کرنے کے بعد لامحالہ ہمیں دوبارہ گھیر لیتے کیونکہ یانا سے ہمیں سلیمانی ٹوپیاں تو نہیں مل

سکتی تھیں اور ہم نے بہرحال یانا سے پہلے ناراک اور پھر ناراک سے واپس پاکیشیا جانا تھا اور بی ٹی صرف چند ایجنٹوں پر مشتمل تو نہیں ہو سکتی۔ اس طرح شومیری بھی زندہ بچ جاتی اور تم ہمیں ہلاک کر کے کاپی بھی واپس حاصل کر لیتے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایسی کوئی پلاننگ نہیں کی تھی۔ میں نے اس لئے تمہاری آفر قبول کر لی تھی کہ اس زرعی فارمولے کی میری نظر میں ایسی کوئی اہمیت نہ تھی کہ جس سے کسی ملک کا دفاع خطرے میں پڑ سکتا۔ تمہارے کاپی لے جانے سے ایکریمیا کو کیا فرق پڑ سکتا تھا"۔ مارٹی نے جواب دیا۔

"بہرحال اب تم یہ بتاؤ کہ یہاں سے ڈاکٹر رابرٹ والا سیکشن کتنے فاصلے پر ہے اور اس کی کیا نشانی ہے"...... عمران نے کہا۔

"سوری میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا"...... مارٹی نے بڑے صاف اور دو ٹوک لہجے میں کہا۔

"او کے، تم نے بہرحال آفر قبول کر لی تھی اس لئے تمہارے ساتھ رعایت ہو سکتی ہے کہ تمہیں اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے۔ باقی فارمولا اب ہم خود ہی حاصل کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"سنو مجھے آزاد کر دو۔ میں تمہیں زندہ سلامت زرعی ایریئے سے باہر بھجوا دوں گا۔ ورنہ یہاں سے تم زندہ باہر نہ جا سکو گے"۔ مارٹی نے کہا۔

"آؤ ساتھیو"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ کمرہ گونج اٹھا تو عمران نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تو مارٹی رسیوں سے بندھا ہوا تڑپ رہا تھا۔ اس پر تنویر نے فائر کھول دیا تھا۔

"یہ کیا کیا تم نے۔ باہر آوازیں پہنچ سکتی ہیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ اب ہمارے پاس اسلحہ موجود ہے اور میں دشمن کو زندہ چھوڑ دینے کا قائل نہیں ہوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے کہ تم نے مجھے اپنا دشمن نہیں سمجھا"...... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

کرنل ڈکسن اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈکسن نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یانا زرعی ایریئے سے ڈاکٹر رابرٹ بول رہا ہوں جناب"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو کرنل ڈکسن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ نے یہاں فون کیا ہے۔ کیوں"...... کرنل ڈکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زرعی ایریئے کے نئے چیف سیکورٹی آفیسر آپ کے آدمی ہیں ناں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں کیوں"...... کرنل ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔

"انہوں نے مجھ پر بے حد دباؤ ڈالا ہے کہ میں پاکیشیائی فارمولے

کی ایک کاپی بنا کر انہیں دے دوں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا ہے۔ جس پر وہ ناراض ہو کر چلے گئے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ براہ راست آپ سے بات کر لوں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"مارٹی کو فارمولے کی کاپی کی کیا ضرورت تھی"...... کرنل ڈکسن نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے ان سے یہ بات پوچھی تھی۔ وہ اس طرح پورے زرعی ایریئے کو تباہ ہونے سے بچانا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کچھ نہیں بتایا لیکن میں چونکہ اس فارمولے کی اہمیت سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں اس کی کاپی چیف سیکورٹی آفیسر کو کیا آپ کو بھی نہیں دے سکتا"...... ڈاکٹر رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ مارٹی نے ایسا کیوں کیا ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں میں اسے کور کر لوں گا"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈکسن نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سیکورٹی آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈکسن بول رہا ہوں"...... کرنل ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر میں اسسٹنٹ سیکورٹی آفیسر مارٹن بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"مارٹی کہاں ہے"...... کرنل ڈکسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس سپیشل روم میں ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے پاس"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کرنل ڈکسن کرسی سے اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہہ رہے ہو"...... پاکیشیائی ایجنٹ سپیشل روم میں ہیں۔ کیا مطلب"...... کرنل ڈکسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس نے واچ ٹاورز پر موجود آدمیوں کو ہدایات دی تھیں کہ میڈم شومیری اور اس کا سیکشن زرعی ایریئے کے گرد پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرے گا۔ اس لئے ان کے کام میں مداخلت نہ کی جائے لیکن پھر باس کو ایک واچ ٹاور سے اطلاع دی گئی کہ ایک بڑی جیپ زرعی ایریئے کے عقبی طرف موجود ہے۔ جس میں میڈم شومیری تو موجود ہے لیکن ان کے ساتھ ان کے سیکشن کے آدمیوں کی بجائے اجنبی افراد ہیں۔ جس پر باس نے انہیں بے ہوش کر دینے کا حکم دے دیا اور ہم ایک جیپ میں سوار ہو کر باس کے ساتھ عقبی طرف پہنچے تو واچ ٹاور والوں نے بے ہوش کر دینے والی گیس کا سپیشل کیپسول میڈم شومیری کی جیپ پر فائر کر کے ان سب کو بے ہوش کر دیا تھا۔ باس نے قریب جا کر چیک کیا تو انہیں شک ہوا کہ میڈم شومیری

اصل نہیں ہے بلکہ میک اپ میں ہے۔ جس پر میڈم شومیری اور ان کے ساتھ موجود چار مردوں کو اٹھا کر یہاں لایا گیا اور پھر یہاں سپیشل روم میں انہیں رسیوں سے جکڑ دیا گیا اور اس کے بعد میڈم شومیری کا میک اپ چیک کیا گیا تو وہ واقعی کوئی اور عورت نکلی جو میڈم شومیری کے میک اپ میں تھی۔ جبکہ اس کے باقی ساتھیوں کا میک اپ واش نہیں ہو سکا۔ لیکن باس کا خیال ہے کہ یہ لازماً پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ باس نے انہیں ہوش دلا کر ان سے پوچھ گچھ کی اور پھر دو مسلح افراد کو وہیں چھوڑ کر وہ سیکورٹی آفس سے نکل کر براؤن ہاؤس گئے تھے۔ کافی دیر بعد اب ان کی واپسی ہوئی ہے اور اب وہ سپیشل روم میں ہیں"...... مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سپیشل روم میں فون ہے"...... کرنل ڈکسن نے پوچھا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ ایکسٹینشن لائن ہے یا اس کا نمبر علیحدہ ہے"...... کرنل ڈکسن نے پوچھا۔

"علیحدہ نمبر ہے چیف"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"نمبر بتاؤ جلدی"...... کرنل ڈکسن نے چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ کرنل ڈکسن نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر تیزی سے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ مارٹن نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی بات کی تھی۔ جبکہ ڈاکٹر رابرٹ نے فارمولے کی کاپی کی بات کر کے

اس کے ذہن میں آندھیاں سی چلا دی تھیں۔ اس کی چھٹی حس شدید خطرے کا الارم دینے لگی تھی۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈکسن بول رہا ہوں۔ مارٹی سے بات کراؤ"...... کرنل ڈکسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس مارٹی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مارٹی کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑ لیا ہے۔ کیا واقعی"۔ کرنل ڈکسن نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف میں نے انہیں ہلاک بھی کر دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا واقعی وہ پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ یہ سب کیا چکر ہے اور ڈاکٹر رابرٹ نے ابھی ابھی مجھے فون کیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ تم پاکیشیا کی فارمولے کی کاپی حاصل کرنے کے لئے ان پر دباؤ ڈالتے رہے ہو اور ان کے انکار پر تم ناراض ہو کر چلے گئے۔ جس پر انہوں نے مجھے اطلاع دی ہے یہ سارا کیا سلسلہ ہے اور شومیری کہاں ہے"۔ کرنل ڈکسن نے کہا۔

"چیف شومیری کے بارے میں تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی طرف سے کال کا جواب نہیں مل رہا۔ البتہ مجھے واچ ٹاور سے اطلاع دی گئی تھی کہ ایک جیپ زرعی ایریئے کے عقبی طرف موجود

ہے لیکن جیپ میں شومیری کے ساتھ اجنبی افراد موجود ہیں۔ جس پر
میں نے انہیں چیک کرنے کا فیصلہ کیا۔ واچ ٹاور سے ان پر بے
ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا گیا اور جب
میں نے وہاں جا کر شومیری کو قریب سے دیکھا تو وہ واقعی اجنبی
ایکریمین عورت تھی۔ جبکہ اس کے باقی ساتھی میک اپ میں نہیں
تھے۔ جس پر میں نے انہیں رسیوں سے جکڑ کر ہوش دلایا۔ اب مسئلہ
تھا انہیں چیک کرنے کا۔ وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ تھے۔ اس لئے
میں انہیں زیادہ دیر زندہ بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا اور بغیر چیکنگ کے
ہلاک بھی نہ کرنا چاہتا تھا۔ جس پر میں نے فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر رابرٹ
سے پاکیشیائی فارمولے کی کاپی حاصل کر کے انہیں چکر دوں کہ میں
ان کے ساتھ سودے بازی کرنا چاہتا ہوں کہ وہ فارمولے کی کاپی لے
کر واپس چلے جائیں اور پاکیشیائی سائنسدان کو ساتھ نہ لے جائیں۔
وہ اگر واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہوتے تو وہ لازماً میرے چکر میں آ جاتے
لیکن ڈاکٹر رابرٹ نے کاپی دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس لئے میں
واپس آ گیا اور میں نے انہیں ہلاک کر دیا"...... مارٹی نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ لیکن اب ان کی چیکنگ کیسے ہو گی کہ کیا
وہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ کیونکہ وہ لوگ انتہائی خطرناک
ہیں"...... کرنل ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان لاشوں کو لے کر یانا جاؤں

اور وہاں خصوصی مشینری کے ذریعے ان کا میک اپ چیک کرایا
جائے اور شومیری اور اس کے سیکشن کے بارے میں بھی معلومات
حاصل کی جائیں"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چیکنگ ضروری ہے"...... کرنل ڈکسن نے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر
گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ اسے مارٹی کی
صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا۔ تھوڑی دیر بعد اچانک اس کے ذہن میں
شومیری کا خیال آیا تو اس نے میز کی دراز سے ایک جدید ساخت کا
لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر شومیری کی مخصوص فریکوئنسی
ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل ڈکسن کالنگ۔ اوور"...... کرنل ڈکسن نے بار
بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف، شومیری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
دوسری طرف سے شومیری کی آواز سنائی دی۔

"تم کہاں موجود ہو اس وقت۔ اوور"...... کرنل ڈکسن نے
کہا۔

"زرعی ایریئے کی بیرونی اطراف میں، میں نے پکٹنگ کر رکھی ہے
میں نے آپ کو فون پر اس بارے میں رپورٹ دی تو تھی۔
اوور"...... شومیری نے کہا۔

"ہاں، لیکن وہاں سے تو پاکیشیائی ایجنٹ مارٹی نے پکڑ لئے ہیں اور

انہیں ہلاک بھی کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔"کرنل ڈکسن نے اطلاع دینے کے بعد پوری تفصیل بھی بتا دی۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہیں چیف۔ بلکہ ایکریمیا میں پاکیشیا کے فارن ایجنٹ ہیں اور ان کے ساتھ جو عورت ہے وہ بھی ایکریمین ہے۔اوور"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ کرنل ڈکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ان کی پاکیشیائی ایجنٹوں کو کی جانے والی ایک کال کیچ کر لی تھی اور اس کال سے مجھے پتہ چلا کہ وہ زرعی ایریئے کے عقبی طرف موجود ہیں اور پھر جب میں نے آدمی چیکنگ کے لئے بھیجا تو معلوم ہوا کہ مارٹی انہیں بے ہوش کر کے زرعی ایریئے کے اندر لے گیا ہے۔لیکن میں نے خفیہ چیکنگ جاری رکھی۔کیونکہ اس کال سے مجھے علم ہو گیا تھا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔اوور"۔۔۔۔۔ شومیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مارٹی کو کال کر کے بتا دینا چاہیئے تھا۔اوور"۔۔۔۔۔۔ کرنل ڈکسن نے کہا۔

"مارٹی مجھ سے زیادہ عقلمند ہے چیف۔اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ خود ہی ان سے سب کچھ اگلوا لے گا۔اوور"۔۔۔۔۔۔ شومیری نے کہا۔

"اوکے، بہرحال تم نے انتہائی محتاط رہنا ہے۔اوور"۔۔۔۔۔۔ کرنل ڈکسن نے کہا۔

"میں محتاط ہوں چیف۔آپ بے فکر رہیں۔میں ان کا خاتمہ کر کے ہی واپس آؤں گی۔اوور"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈکسن نے اطمینان بھرے انداز میں اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔اب اس کے چہرے پر مکمل اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی مارٹی کے خاتمے کے بعد ابھی کمرے سے باہر جانے کی پلاننگ ہی کر رہے تھے کہ ایک طرف تپائی پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا اور پھر دوسری طرف سے وہ کرنل ڈکسن کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ پھر عمران نے مارٹی کی آواز اور لہجے میں اس سے تفصیل سے بات کی اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اس کال سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ مارٹی نے واقعی ڈاکٹر رابرٹ سے کاپی طلب کی تھی لیکن ڈاکٹر رابرٹ نے صاف انکار کر دیا تھا۔

"کون تھا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا کیونکہ لاؤڈر کا بٹن آن نہ تھا۔ اس لئے کسی کو معلوم نہ ہو سکا تھا کہ دوسری طرف کیا باتیں ہوئی ہیں اور عمران نے انہیں تفصیل بتا دی۔

"عمران صاحب ہمیں پہلے خاموشی سے سیکورٹی ایریئے پر قبضہ کرنا

چاہئے۔ اس کے بعد ہم آگے بڑھ سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں، لیکن باہر نجانے کتنے افراد ہوں گے اور اگر اسلحہ استعمال ہوا تو اس کی آواز دور دور تک پہنچ جائے گی۔ اس لئے جو کچھ بھی ہم نے کرنا ہے بغیر فائرنگ کے کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب دروازہ کھول کر محتاط انداز میں باہر آ گئے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے واقعی وہاں اس انداز میں کارروائی کی کہ اس عمارت میں موجود تمام افراد ہلاک بھی ہو گئے اور ان کے حلق سے چیخیں بھی نہ نکل سکیں۔ ویسے وہاں صرف آٹھ افراد تھے۔ باقی شاید باہر تھے۔ اس عمارت کی تلاشی کے دوران انہیں اپنے مطلب کی چیزیں بھی مل گئیں۔ جن میں میک اپ باکس بھی تھا اور انتہائی طاقتور اسلحہ بھی۔ ان چیزوں میں ایک ڈائری سے عمران کو شومیری کی ذاتی فریکوئنسی بھی معلوم ہو گئی اور پھر کچھ سوچ کر عمران نے ان چیزوں میں موجود ایک جدید ٹرانسمیٹر پر شومیری کی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی اور پھر وہ ابھی ان چیزوں کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ دوسری طرف کرنل ڈکسن تھا اور پھر عمران نے شومیری کی آواز اور لہجے میں اسے ایک نئی کہانی سنانی شروع کر دی اور پھر گفتگو ختم کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں کرنل ڈکسن کو اس وقت تک مطمئن رکھنا چاہتا ہوں۔ جب تک ہم یہاں سے باہر نہ پہنچ جائیں۔ ورنہ وہ یہاں ایکریمیا کی پوری فوج بھی چڑھا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر عمران نے میک اپ باکس کی مدد سے اپنے چہرے پر مارٹی کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

"عمران صاحب یہاں ایک اور تہہ خانہ بھی ہے۔ جہاں انتہائی طاقتور حساس اسلحہ بھرا ہوا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہاں اس کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ یہ مارٹی ساتھ لایا ہو"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ صفدر تم کیپٹن شکیل کے ساتھ جاؤ اور اس اسلحے میں کوئی وائرلیس بم چارج کر کے چھپا دو۔ ڈی چارجر جیب میں ڈال لینا۔ اگر واقعی ڈاکٹر عباس کو ہلاک کر دیا گیا ہے تو پھر انہیں بھی اس کا خمیازہ بھگتنا چاہیے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے کہا۔

"صفدر اور کیپٹن شکیل آ جائیں پھر میں تمہارے اور تنویر کے ساتھ ڈاکٹر رابرٹ کے پاس جاؤں گا۔ اس سے فارمولا حاصل کرنے کے بعد واپس یہاں آ کر صفدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر یہاں

سے باہر نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن باہر سیکورٹی کے افراد تو ہوں گے۔ وہ تمہارے ساتھ ہمیں دیکھ کر چونک نہیں پڑیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"چونک تو پڑیں گے۔ لیکن میری وجہ سے زیادہ مسئلہ نہیں بنے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر تمہاری عدم موجودگی میں یہاں دوبارہ کرنل ڈکسن کی کال آ گئی تو کوئی کال اٹنڈ نہیں کرے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں یہ مسئلہ تو ہے۔ لیکن اب اور کیا کیا جائے"...... عمران نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے اجازت دو۔ میں جیپ لے کر جاتا ہوں اور ڈاکٹر رابرٹ سے فارمولا حاصل کر لوں گا۔ تم یہیں رہو"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن تم پر کس کا میک اپ کیا جائے۔ تمہارا قد و قامت کسی سے نہیں ملتا اور اگر باہر کوئی مسئلہ ہو گیا تو ہم یہاں پھنس بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کوئی مسئلہ ہو گا تو میں خود ہی نمٹ لوں گا"...... تنویر نے جواب دیا۔

"کیوں نہ پہلے تم مارٹی کی حیثیت سے فون کال کر کے تمام سیکورٹی والوں کو یہاں اکٹھا کر کے ان کا خاتمہ کر دو پھر اطمینان سے باہر کارروائی ہوتی رہے گی"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ کیسے کال کرنی ہو گی اور کس

فریکوئنسی یا نمبر پر"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل واپس آگئے۔

"آپ کی ہدایات پر عمل ہو چکا ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈی چارجر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا اصل ہدایت پر بھی"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اصل ہدایت۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر تو سمجھو پوری لٹیا ہی ڈوب گئی۔ تمہیں ہدایت ہی یاد نہیں رہی۔ پھر تو میں اور جولیا دونوں اب بوڑھے کنوارے ہی کہلوائیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ اب سمجھا تھا کہ عمران خطبہ نکاح یاد کرنے والی ہدایت کی بات کر رہا ہے۔

"اچھی خاصی سیدھی بات کرتے کرتے تمہارا دماغ خراب کیوں ہو جاتا ہے"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کنوارہ بوڑھا۔ اور کنوارے بوڑھے ایسے ہی ہوتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آج تم نے زندگی میں پہلی بار درست بات کی ہے"۔ اچانک تنویر بول پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی کنوارے بوڑھے ہو کر مرو گے"...... تنویر نے جواب

دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تنویر تم خاموش رہا کرو۔ جب بھی بولتے ہو الٹ ہی بولتے ہو"...... جولیا نے اس بار تنویر پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مارٹی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"تھرڈ واچ ٹاور سے اسپائسو بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس، کیا بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"باس زرعی ایریئے کے عقبی طرف ایریئے کے اندر پاکیشیائی سائنسدان کے ساتھ دو آدمی موجود ہیں۔ وہ پاکیشیائی سائنسدان شاید بہت زخمی ہے۔ اس لئے وہ بار بار زمین پر بیٹھ جاتا ہے مگر دوسرے آدمی اسے زبردستی پکڑ کر اٹھا کر چلاتے ہوئے آگے لے جا رہے ہیں۔ یوں لگ رہا ہے باس کہ معاملات میں کوئی خاص گڑبڑ ہو۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی سائنسدان کے ساتھ جو لوگ ہیں۔ کیا تم انہیں پہچانتے نہیں ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔ یہ سن کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی کہ ڈاکٹر عباس ابھی زندہ ہے۔

"نہیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا سنو۔ یہاں کوئی پراسرار کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس لئے ہمیں

مداخلت کرنی پڑے گی۔ لیکن تم نے اس وقت تک حرکت میں نہیں آنا۔ جب تک میں تمہیں خصوصی ہدایت نہ دوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مارٹی کی آواز اور لہجے میں کہا۔

" دوسرے ٹاورز پر بھی میری ہدایات پہنچا دو۔ میرے پاس انہیں کال کرنے کا وقت نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" یس باس"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" صفدر اس اسلحے کے سٹور میں میزائل گنیں موجود ہوں گی۔ وہ اٹھا لاؤ اور جلد آؤ ہم نے ڈاکٹر عباس کو رہا کرانا ہے وہ زندہ ہیں اور فارمولا بھی حاصل کرنا ہے۔ جلدی کرو ہم نے فوراً وہاں پہنچنا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اچھل کر اٹھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑی سی سیکورٹی جیپ میں سوار سیکورٹی ایریئے سے نکلے اور تیزی سے زرعی ایریئے کے عقبی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا۔ جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی موجود تھے۔ ان سب کے پاس مشین گنیں اور میزائل گنیں موجود تھیں۔ عمران جیپ کو انتہائی تیزی سے دوڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمارتوں کی سائیڈوں سے نکل کر وہ دور دور تک پھیلے ہوئے کھیتوں کے درمیان سے ہو کر عقبی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہاں ہر طرف لوگ کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ لیکن سیکورٹی جیپ کی وجہ سے کسی نے نظر اٹھا کر بھی ان کی طرف نہ دیکھا۔ تھوڑی

دیر بعد عمران نے دیکھ لیا کہ دو آدمی ڈاکٹر عباس کو اس طرح زمین سے اٹھا رہے تھے جیسے کسی چھوٹے بچے کو اٹھایا جاتا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر عباس بار بار گر پڑتے تھے۔ عمران نے جیپ کا رخ اس طرف کیا اور جیپ کی رفتار مزید بڑھا دی۔ جیپ کو انتہائی تیز رفتاری سے اپنی طرف آتے دیکھ کر مسلح آدمیوں نے ڈاکٹر عباس کو چھوڑ دیا اور ڈاکٹر عباس خالی ہوتے ہوئے ریت کے بورے کی طرح زمین پر بیٹھتے چلے گئے۔ جیپ کو قریب لے جا کر روک کر عمران نے سب کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ اچھل کر نیچے اتر آیا۔ وہ اس وقت چیف سیکورٹی آفیسر مارٹی کے روپ میں تھا۔

" کیا بات ہے۔ کیوں انہیں گھسیٹ رہے ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے قریب جا کر تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" جناب ڈاکٹر رابرٹ نے حکم دیا ہے کہ انہیں یہاں لا کر ان سے ایگری ریٹس کے بلوں کے سوراخ چیک کرائے جائیں۔ لیکن یہ تعاون نہیں کر رہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہاں ایگری ریٹس کے بل نہیں ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر رابرٹ کا کہنا ہے کہ بل یہاں ہیں"۔۔۔۔ ایک مسلح آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" آپ ڈاکٹر عباس ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر زمین پر بیٹھ کر کراہتے ہوئے ڈاکٹر عباس سے کہا۔

" ہاں میں درست کہہ رہا ہوں یہاں ایگری ریٹس کے بل نہیں ہیں۔ میں زخمی ہوں مگر یہ لوگ مجھ پر ظلم کر رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر

عباس نے انتہائی بے چارگی کے انداز میں جواب دیا۔

"چلیں اٹھیں ہم آپ کو ڈاکٹر رابرٹ کے پاس لے جاتے ہیں۔ پھر تفصیل سے بات ہوگی"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے جھک کر ڈاکٹر عباس کو بازو سے پکڑ لیا۔

"ڈاکٹر عباس میرا نام علی عمران ہے۔ ہم آپ کو رہا کرانے آئے ہیں۔ آپ تعاون کریں"...... عمران نے انتہائی آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر عباس کو بازو سے اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔ ڈاکٹر عباس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے آنکھ کا گوشہ دبا دیا اور ڈاکٹر عباس کے چہرے پر یکلخت اطمینان اور زندگی کے آثار ابھر آئے۔

"مم، میں تو تعاون کر رہا ہوں"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"انہیں ہم اپنی جیپ میں لے آتے ہیں۔ تم اپنی جیپ میں بیٹھو اور چلو۔ میں ڈاکٹر رابرٹ سے خود بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... مسلح افراد نے کہا۔ ان کی چھوٹی جیپ قریب ہی کھڑی تھی۔ عمران ڈاکٹر عباس کو بازو سے پکڑ کر اپنی جیپ کی طرف لے گیا اور اس نے اسے جیپ کے عقبی طرف چڑھا دیا اور خود وہ تیزی سے گھوم کر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ جبکہ اس دوران دونوں مسلح آدمی اپنی جیپ میں سوار ہو چکے تھے اور پھر چھوٹی جیپ سٹارٹ ہو کر مڑی اور تیزی سے واپس عمارتوں کی طرف دوڑتی چلی

گئی۔ عمران کی جیپ اس کے پیچھے تھی۔

"کیا تم واقعی پاکیشیائی ہو"...... ڈاکٹر عباس نے کہا۔

"ابھی خاموش رہیں ڈاکٹر صاحب۔ ابھی ہم نے فارمولا بھی حاصل کرنا ہے"...... عمران نے اس بار پاکیشیائی زبان میں کہا تو ڈاکٹر عباس کے چہرے پر مزید اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"مجھے خدشہ تھا کہ مس جولیا کی وجہ سے وہ لوگ مشکوک نہ ہو جائیں"...... صفدر نے کہا۔

"جولیا نے عقلمندی سے کام لیا ہے کہ کیپ کو منہ کے آگے کر لیا ورنہ واقعی مسئلہ بن جاتا"...... عمران نے کہا اور جولیا کا چہرہ عمران کی تعریف کی وجہ سے چمک اٹھا۔ بہت سی عمارتوں سے ہٹ کر ایک علیحدہ دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر چھوٹی جیپ رک گئی۔

"صرف تنویر اور صفدر میرے ساتھ آئیں گے۔ جولیا اور کیپٹن شکیل یہیں رہیں گے اور کسی خطرے کی صورت میں ضروری کارروائی کر سکتے ہیں۔ ورنہ عام حالات میں خاموش رہنا ہوگا"۔ عمران نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے تنویر اور صفدر بھی نیچے اتر آئے۔ انہوں نے میزائل گنیں اور مشین گنیں وہیں جیپ میں چھوڑ دی تھیں۔ البتہ مشین پسٹلز ان کی جیبوں میں موجود تھے۔

"چلو ہمارے ساتھ ڈاکٹر رابرٹ کے پاس"...... عمران نے آگے بڑھ کر ایک مسلح آدمی سے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے حیرت بھری نظروں سے تنویر اور

صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن شاید عمران کے بطور مارٹی ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ بولا نہیں اور پھر عمران، تنویر اور صفدر اس آدمی کے پیچھے چلتے ہوئے عمارت کے اندر داخل ہو گئے۔ عمارت کے اندر کسی قسم کا کوئی پہرہ وغیرہ نہیں تھا۔ اس لئے وہ آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے پھر ایک کمرے کے سامنے جا کر وہ مسلح آدمی رک گیا۔ کمرے کے دروازے پر ڈاکٹر رابرٹ کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

"تم جاؤ"...... عمران نے اس آدمی سے کہا تو وہ سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس چلا گیا۔

"تم نے میرے ساتھ اندر آنا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ اگر اندر ہو گا تو میں اسے کور کروں گا۔ جبکہ تم نے اس عمارت کے اندر موجود تمام افراد کو ہلاک کرنا ہے اور عمارت پر اس انداز میں قبضہ کرنا ہے کہ باہر موجود افراد کو معلوم نہ ہو سکے۔ جب فارمولا ہمیں مل جائے گا۔ تو پھر ہم جنرل آپریشن کرتے ہوئے یہاں سے نکلیں گے۔ میزائل گنوں سے قریبی واچ ٹاورز کو اڑاتے ہوئے جو مسلح آدمی نظر آئے اس کا خاتمہ کر دیں گے"...... عمران نے کہا تو تنویر کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"عمران صاحب ہم نے سیکورٹی ایریئے کے سٹور میں بم لگا دیا ہے اگر اسے ڈی چارج کر دیا جائے تو اس ایریئے کے ساتھ ساتھ یہ ساری عمارتیں بھی تباہ ہو جائیں گی"...... صفدر نے کہا۔

"تم نے دیکھا ہے وہ سٹور۔ کیا اس میں اتنا طاقتور اسلحہ ہے"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"ہاں اس لئے تو میں حیران ہوا تھا کہ اس زرعی ایریئے میں ایسے اسلحے کا سٹاک کیوں رکھا گیا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر میزائل گنوں کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے ہم یہاں سے سیکورٹی جیپ کے ذریعے چیک پوسٹ پر پہنچیں گے اور وہاں موجود افراد کا خاتمہ کر کے بم ڈی چارج کر کے نکل جائیں گے۔ اس طرح یہاں جو افراتفری پیدا ہو گی اس سے ہمیں فائدہ ہو گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے صفدر اور تنویر بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا آفس نما کمرہ تھا۔ جہاں دو مختلف میزوں کے پیچھے دو آدمی موجود تھے۔ وہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑے۔

"آپ یہاں"...... ایک لمبے قد کے آدمی نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران اس وقت مارٹی کے میک اپ میں تھا۔

"ڈاکٹر عباس شدید زخمی ہیں۔ اس کے باوجود آپ نے اسے ایگری ریٹس کے بل ڈھونڈنے بھجوا دیا۔ کیوں"...... عمران نے انتہائی سرد اور خشک لہجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ وہاں ایگری ریٹس کے بل موجود نہیں

ہیں۔ لیکن اسے ہلاک کرنے کا بھی تو کوئی بہانہ ہونا چاہیے تاکہ اگر کل اس کی ہلاکت کی سرکاری انکوائری ہو تو ہم پر الزام نہ آئے"۔ اس آدمی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ وہ ایگری ریٹس کے بل نہ دکھا سکے گا۔ اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ وہ ہم سے تعاون نہیں کر رہا اور اس نے بھاگنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں وہ مارا گیا"۔۔۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن مسلح افراد نے تو اسے گولی نہیں ماری۔ حالانکہ انہیں مار دینی چاہیے تھی"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہم نے اسے گولی مارنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ ہم صرف ان مسلح افراد کو گواہ بنانا چاہتے تھے۔ وہ اسے جب واپس لے آتے تو ہم اسے ہلاک کر دیتے۔ اس طرح انکوائری میں سرکاری اور قابل اعتماد گواہ پیش کر دیئے جاتے"۔۔۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر رابرٹ، چیف سیکورٹی آفیسر کے ساتھ یہ دونوں آدمی کون ہیں۔ میں نے تو انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔۔۔۔۔۔۔۔ اچانک دوسری میز پر بیٹھے ہوئے آدمی نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو عمران سے بات چیت کر رہا تھا۔

"سیکورٹی کے افراد ہوں گے ڈاکٹر رونالڈ۔ بہرحال اگر آپ اسے ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو بے شک ہلاک کر دیں۔ اب وہ ہمارے لئے

بے کار ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے جو ڈاکٹر رابرٹ تھا پہلے دوسرے آدمی کو جواب دیا اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ آپ بتائیں کہ وہ فارمولا کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فارمولا، کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے کرنل ڈکسن کو رپورٹ دینی ہے۔ آپ نے پہلے بھی کرنل ڈکسن کو فون کر کے میرے بارے میں شکایت کی ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں میں نے شکایت کی ہے اور میں فارمولے کے بارے میں آپ کو جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ آپ صرف سیکورٹی تک محدود رہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ اس بار ڈاکٹر رابرٹ نے انتہائی سخت اور تلخ لہجے میں کہا۔

"میرا واقعی اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ڈاکٹر رابرٹ۔ لیکن میں اس بات کی گارنٹی چاہتا ہوں کہ یہ فارمولا آپ نے زرعی ایریئے سے باہر تو نہیں بھجوا دیا"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے بھی سرد لہجے میں کہا۔

"باہر کیوں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر رابرٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"میرا تعلق سیکورٹی سے ہے اور سیکورٹی کو ایسی اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ جن کی کنفرمیشن ضروری ہوتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"فارمولا یہاں میرے آفس میں موجود ہے آپ بے فکر رہیں۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور مکمل تجربے کے بعد جب وہ اوکے ہو جائے گا تو پھر اسے حکومت کی سپرایگری کونسل کو بھجوا دیا جائے گا تاکہ پورے ایکریمیا میں اسے استعمال کر کے پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے"۔ ڈاکٹر رابرٹ نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر رونالڈ کو گولی مار دو"...... عمران نے یکلخت مڑ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا، کیا مطلب"...... ڈاکٹر رابرٹ اور ڈاکٹر رونالڈ دونوں نے ہی بیک وقت چونک کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر رونالڈ کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ جبکہ ڈاکٹر رابرٹ بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم باہر جاؤ اور اس عمارت میں جو بھی نظر آئے گولیوں سے اڑا دو"...... عمران نے صفدر اور تنویر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر رابرٹ کو بازو سے پکڑا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر رابرٹ چیختا ہوا میز کے اوپر سے ہوتا ہوا ایک دھماکے سے سامنے فرش پر جا گرا اور عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر رابرٹ دوبارہ نیچے گر گیا۔ اس کا تکلیف کی وجہ سے بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے مزید مسخ ہوتا چلا گیا۔

"کہاں ہے اصل فارمولا بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سیف میں سپیشل سیف میں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر ہٹایا اور جھک کر ڈاکٹر رابرٹ کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"کہاں ہے سیف۔ کھولو اسے اور نکالو فارمولا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور ڈاکٹر رابرٹ چیختا ہوا اچھل کر ایک بار پھر نیچے گر گیا۔

"کھولو سیف"...... عمران نے جھک کر ایک بار پھر اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"مم، مم مت مارو۔ مت مارو مجھے۔ میں دے دیتا ہوں۔ مت مارو"...... ڈاکٹر رابرٹ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو ورنہ ڈاکٹر رونالڈ کی طرح تمہیں بھی گولی مار دوں گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ تیزی سے مڑا اور لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں آگے بڑھ کر اس نے دیوار پر موجود تصویر ہٹائی اور جس کیل سے تصویر ٹنگی ہوئی تھی اس کو کھینچا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار سائیڈ پر ہٹ گئی۔ اب وہاں ایک بڑا سا جدید سیف نظر آ رہا تھا۔ یہ نمبروں سے کھلنے والا سیف تھا۔ ڈاکٹر رابرٹ نے مخصوص نمبر ملا کر سیف کو کھولا اور اندر موجود ایک مائیکرو فلاپی نکال کر وہ مڑا اور

اس نے فلاپی عمران کی طرف بڑھا دی۔

"اس کی کتنی کاپیاں کی ہیں تم نے"...... عمران نے پوچھا۔

"تین کاپیاں"...... ڈاکٹر رابرٹ نے کہا۔

"کہاں ہیں وہ کاپیاں نکالو"...... عمران نے کہا تو چند لمحوں بعد تینوں کاپیاں بھی عمران کے ہاتھ میں تھیں۔

"اس فلاپی کو کمپیوٹر پر چیک کراؤ"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رابرٹ نے اس کے حکم کی تعمیل اس انداز میں کی جیسے ٹرانس میں آ گیا ہو اور جب عمران نے چیک کر لیا کہ فارمولا اصل اور درست ہے تو اس نے فلاپی لے کر اسے جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس سے پہلے کہ ڈاکٹر رابرٹ سنبھلتا عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر رابرٹ چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تو عمران تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا آفس سے باہر آ گیا۔

کرنل ڈکسن اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل ڈکسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"چیف سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس سر، میں کرنل ڈکسن بول رہا ہوں سر"...... کرنل ڈکسن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈکسن آپ بی ٹی کے چیف ہیں اور بی ٹی ان دنوں

پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کر رہی ہے"...... چیف سیکرٹری نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کرنل ڈکسن نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کے کتنے سیکشن پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"دو سیکشن جناب"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"تفصیل سے بتائیں کہ کون سا سیکشن کہاں کام کر رہا ہے اور کون سا سیکشن کہاں پر ان ایجنٹوں کے خلاف کام کر رہا ہے"۔ چیف سیکرٹری نے سرد لہجے میں کہا۔

"جناب اس کے لئے مجھے پس منظر بتانا پڑے گا"...... کرنل ڈکسن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے پس منظر کہ پاکیشیا کے زرعی سائنسدان ڈاکٹر عباس نے ایکریمین پودے گلیری سیڈیا پر ایسے تجربات کئے۔ جن سے اس پودے کی مدد سے زرعی چوہوں کا مکمل خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور ان پودوں کے اثرات فصلات پر ہی نہیں پڑیں گے۔ بلکہ ان پودوں کی مدد سے ڈیری اور پولٹری کی صنعتوں کی پیداوار میں حیران کن اضافہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک دوسرے ملک کے ذریعے یہ فارمولا پاکیشیا سے اڑا لیا گیا اور ساتھ ہی اس سائنسدان کو بھی اغوا کر لیا گیا اور پھر اس فارمولے اور اس سائنسدان کو ایکریمیا نے اپنی تحویل میں لے لیا

اور یانا کے زرعی ایریئے میں اس پر کام شروع کر دیا گیا۔ جبکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی یہ معلوم ہو گیا اور وہ یانا پہنچ گئے"۔ چیف سیکرٹری نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر، میرا ایک سیکشن جس کی سربراہ میڈم شومیری ہے۔ پہلے یانا میں ان ایجنٹوں کا انتظار کرتی رہی۔ جبکہ دوسرا سیکشن جس کا انچارج مارٹی ہے زرعی ایریئے کے اندر سیکورٹی چیف کی حیثیت سے موجود ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ یانا آنے کی بجائے ایک اور قصبے ہامیرو پہنچ گئے ہیں۔ تو میڈم شومیری کو میں نے زرعی ایریئے کے باہر تعینات کر دیا اور اب صورتحال یہ ہے کہ زرعی ایریئے کے اندر مارٹی اور اس کا سیکشن موجود ہے اور باہر میڈم شومیری اور اس کا سیکشن۔ مارٹی نے ایک گروپ کو پکڑا بھی تھا۔ لیکن یہ گروپ ایکریمین تھا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایکریمیا میں پاکیشیا کے فارن ایجنٹ ہیں۔ اصل پاکیشیائی ایجنٹ ابھی سامنے نہیں آئے۔ بہرحال وہ جیسے ہی سامنے آئے انہیں ہلاک کر دیا جائے گا"...... کرنل ڈکسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ مشن سیکرٹری زراعت کی طرف سے دیا گیا تھا"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر لیکن ڈیفنس سیکرٹری کے ذریعے۔ وہ ہماری ایجنسی کے فرسٹ چیف ہیں"...... کرنل ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فارمولا واقعی انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اس وقت جس انداز

میں آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس لحاظ سے خوراک کے حصول کی جدوجہد بھی بڑھتی جا رہی ہے اور آئندہ صدی میں خوراک کا حصول اس دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ اس لحاظ سے یہ فارمولا واقعی انقلاب برپا کر سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ فارمولا پاکیشیا میں رجسٹرڈ ہو جاتا تو کیا اسے اوپن نہ کیا جاتا اور کیا ایکریمیا اسے خرید کر یہاں استعمال نہ کر سکتا تھا۔ جو اس قدر ہنگامہ آرائی کی گئی ہے"۔ چیف سیکرٹری نے کہا۔

"جناب یہ معاملات تو سیکرٹری زراعت صاحب سے متعلق ہیں۔ میں اس سلسلے میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔ مجھے تو جو حکم دیا گیا ہے وہ میں نے پورا کرنا ہے"...... کرنل ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹری زراعت اور سیکرٹری ڈیفنس دونوں کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے خواہ مخواہ ایکریمیا کو تباہی کے حوالے کیا اور آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک آپ کو اطلاع نہیں ملی کہ زرعی ایریئے میں کیا ہوا ہے۔ اس سے بھی آپ کی ایجنسی اور آپ کے سیکشنز کی کارکردگی ظاہر ہوتی ہے"۔ چیف سیکرٹری نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"جج جی کیا ہوا ہے وہاں۔ میری تو مارٹی اور شومیری سے بات ہوئی ہے کہ وہاں سب اوکے ہے"...... کرنل ڈکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کب بات ہوئی تھی"...... چیف سیکرٹری نے سرد لہجے میں

پوچھا۔

"تقریباً چار پانچ گھنٹے پہلے بات ہوئی تھی جناب"...... کرنل ڈکسن نے جواب دیا۔

"تو آپ کو واقعی اطلاع نہیں ملی کہ زرعی ایریئے کی تمام عمارتیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ وہاں موجود سائنسدان زخمی بھی ہوئے ہیں اور ہلاک بھی۔ جبکہ آپ کے سیکشن کا مارٹی اور اس کے ساتھی، اسی طرح شومیری اور اس کے ساتھی بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹ پاکیشیائی سائنسدان اور فارمولے کو وہاں سے نکال کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... چیف سیکرٹری نے کہا تو کرنل ڈکسن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ، یہ کیسے ممکن ہے جناب"...... کرنل ڈکسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو وہاں ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے۔ دونوں سیکرٹریز کو اسی لئے معطل کیا گیا ہے کہ ان کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ آپ کے خلاف بھی کارروائی ہو سکتی تھی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آپ کی ایجنسی کا یہی حشر ہو سکتا تھا۔ اس لئے آپ کے خلاف کارروائی کا فیصلہ بدل دیا گیا ہے۔ آپ کو میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ اب آپ نے پاکیشیا کے خلاف مزید کوئی کارروائی نہیں کرنی"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"جناب، جناب آپ کو کیسے یہ تفصیلی اطلاع مل گئی جناب"۔ کرنل ڈکسن سے نہ رہا گیا تو اس نے پروٹوکول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیڈر علی عمران نے خود فون کر کے یہ تفصیل بتائی ہے اور ساتھ ہی دھمکی بھی دی ہے کہ اب اگر ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو پھر ایکریمیا کو مزید نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا اور مجھے معلوم ہے کہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اگر یہ رپورٹ پہلے میرے نوٹس میں آجاتی تو میں حکام کو ایسا کرنے سے روک دیتا"...... دوسری طرف سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈکسن نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اس کو یقین نہ آ رہا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ چیف سیکرٹری کو تو نہ جھٹلا سکتا تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو"...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب مس جولیا کی رپورٹ مجھے مل چکی ہے۔ لیکن کیا ایکریمین حکام اپنے اس زرعی ایریئے کی تباہی اور سائنسدانوں کی ہلاکت کو بھول جائیں گے اور کیا وہ اس کا انتقام لینے اور فارمولا واپس حاصل کرنے کے لئے کارروائی نہیں کریں گے۔ اس طرح تو ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ یقیناً ایسا ہی کرتے لیکن میں نے ایکریمیا کے چیف سیکرٹری لارڈ نیلسن کو فون کر دیا تھا۔ انہیں تو اس سارے معاملے کا علم تک

نہ تھا۔ یہ ساری کارروائی سیکرٹری زراعت کی طرف سے کی گئی تھی
اور بی ٹی ایجنسی جو ڈیفنس سیکرٹری کے تحت کام کرتی ہے اسے بھی
سیکرٹری زراعت نے ڈیفنس سیکرٹری سے کہہ کر آگے کیا تھا۔ میں
نے چیف سیکرٹری کو دھمکی دے دی ہے کہ اب اگر ایکریمیا نے
پاکیشیا کے خلاف مزید کوئی کارروائی کی تو پھر یہ معاملات صرف زرعی
ایریئے کی تباہی تک محدود نہیں رہیں گے اور چیف سیکرٹری چونکہ
پہلے ہی ایکسٹو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے بے حد
مرعوب ہیں اس لئے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ اب اس معاملے میں
مزید کوئی پیش رفت نہ ہوگی اور پھر ولنگٹن میں ہی مجھے اطلاع مل گئی
کہ سیکرٹری زراعت اور سیکرٹری ڈیفنس دونوں کو معطل کر دیا گیا
ہے۔ پھر میں نے ولنگٹن سے بی ٹی کے چیف کرنل ڈکسن سے براہ
راست بات کی۔ تب پتہ چلا کہ چیف سیکرٹری نے خود کرنل ڈکسن
کو فون کر کے حکم دے دیا ہے کہ آئندہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی
نہ کی جائے"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ میرے ذہن میں یہی خدشہ تھا کہ اس
چھوٹے سے فارمولے کے لئے ایکریمیا کے ساتھ مستقل تنازعہ شروع
ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو
عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" چھوٹا سا فارمولا۔ کیا مطلب"...... عمران نے کہا۔

" ہاں عمران صاحب یہ کوئی ایسا فارمولا نہیں ہے جس کی کوئی

بین الاقوامی اہمیت ہو یا اس سے پاکیشیا کی سلامتی کو کوئی خطرہ لاحق
ہو۔ یہ ایگری ریٹس مطلب ہے زرعی چوہوں کے خاتمے کا فارمولا ہے
اور گو آپ نے کچھ تفصیل تو بتائی تھی لیکن پھر بھی یہ ملکی سلامتی کے
خلاف تو نہیں تھا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس
پڑا۔

" اس فارمولے کی عدم موجودگی میں نہ صرف پورے پاکیشیا کی
سلامتی خطرے میں تھی بلکہ لاکھوں انسانوں کی موت یا غلامی کا بھی
حقیقی خطرہ موجود تھا۔ اس لئے مجبوراً مجھے کارروائی کرنی پڑی"۔ عمران
نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت
کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ زرعی چوہوں کے مرنے یا نہ مرنے سے
پاکیشیا کی سلامتی اور لاکھوں افراد کی موت کا کیا تعلق ہے"۔ بلیک
زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا کی آبادی میں اضافہ کس شرح سے
ہو رہا ہے اور صرف پاکیشیا ہی نہیں بلکہ دیگر ممالک میں شرح
پیدائش کیا ہے اور اموات کی شرح کیا ہے اور پوری دنیا میں انسانی
آبادی کس قدر تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" حتمی اعداد و شمار کا تو علم نہیں ہے۔ البتہ عام طور پر یہی کہا جاتا
ہے کہ انسانی آبادی میں اضافہ انتہائی تیزی سے ہوتا جا رہا ہے اور
وسائل میں کمی ہوتی جا رہی ہے لیکن یہ سب کچھ تو فطری بات ہے۔

اس کا زرعی چوہوں سے کیا تعلق"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم فی الحال اپنے ملک کی صورتحال کو سامنے رکھ لو۔ پاکیشیا کی آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کے نتیجے میں شہروں اور قصبوں کا حجم بھی تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے اور زرعی اراضی کم سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس لحاظ سے زرعی پیداوار بھی کم ہوتی جا رہی ہے اور پیداوار کی کمی کی وجہ سے ہمیں عام خوراک مثلاً گندم بھی باہر کے ملکوں سے منگوانا پڑتی ہے۔ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی تو مزید چند سالوں میں صورتحال انتہائی بھیانک ہو جائے گی۔ پیداوار کی شرح اس قدر کم رہ جائے گی کہ ہم مستقل طور پر خوراک کے لئے دوسرے ممالک کے دست نگر ہو جائیں گے اور اگر خوراک مہیا کرنے والے ممالک نے خوراک مہیا کرنے سے انکار کر دیا تو یہاں قحط پڑ جائے گا اور لاکھوں افراد بھوک کی وجہ سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے اور اگر خوراک ملے گی تو خوراک دینے والے ممالک اپنی مخصوص شرائط بھی منوائیں گے۔ پھر باہر سے آنے والی خوراک مہنگی بھی پڑے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہاں پورے ملک میں غربت کی شرح میں تیزی سے اور مسلسل اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ ایسے حالات میں تم خود سوچو کہ ہمارے دفاعی پلان، میزائل، ایٹم بم، فوجیں یہ سب کیا کریں گی۔ کیا یہ سب عوام کو خوراک مہیا کر سکیں گی۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ آئندہ آنے والے سالوں میں اگر یہی صورتحال رہی تو پاکیشیا کا حشر کیا ہوگا"....... عمران نے تفصیل سے

بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اوہ، اوہ واقعی یہ مستقبل کی انتہائی بھیانک تصویر ہے۔ لیکن عمران صاحب کیا صرف زرعی چوہوں کے خاتمے سے یہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں مسئلہ صرف زرعی چوہوں کے خاتمے کا نہیں ہے۔ اس معاملے میں بے شمار جہتوں پر بیک وقت کام ہو رہا ہے اور زرعی چوہوں کا معاملہ ان میں خاصا اہم ہے۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے مطابق ایسے بیج زرعی لیبارٹریوں میں تیار کئے جا رہے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پیداوار دے سکیں۔ پیسٹی سائیڈ کے کم سے کم استعمال پر بھی کام ہو رہا ہے۔ تمہیں یاد ہے کچھ عرصہ پہلے ایک کیس ایگروسان میں پاکیشیائی زرعی سائنسدان نے گندم کا ایسا بیج تیار کیا تھا جو شور اور کلر زدہ زمین میں بھی پیداوار دے سکے گا۔ اسی طرح بے شمار جہتوں پر مسلسل کام ہو رہا ہے تاکہ کم سے کم اراضی سے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکے اور صرف ہمارا ملک ہی نہیں دنیا کے تمام ممالک میں ایسا کام ہو رہا ہے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ میں نے واقعی اس انداز میں کبھی سوچا ہی نہ تھا"....... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس وقت زرعی پیداوار میں کمی کا سب سے بڑا سبب زرعی چوہے ہیں۔ان کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور دنیا بھر میں ان کے خاتمے کے لئے کام ہو رہا ہے۔لیکن کوئی موثر فارمولا ابھی تک سامنے نہیں آیا۔ بلکہ جو فارمولا بھی استعمال کیا جاتا ہے وہ ایگری ریٹس کو تو کم نقصان پہنچاتا ہے اور فصل کو زیادہ نقصان پہنچاتا ہے جبکہ ڈاکٹر عباس کا گلیری سیڈیا ایگری ریٹس کے لئے انتہائی کامیاب اور موثر ہے ۔اس سے ایگری ریٹس کا بھی مکمل طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور فصل پر بھی اس کا کوئی مضر اثر نہیں پڑے گا بلکہ اس پودے کی کاشت سے ڈیری اور پولٹری کی پیداوار میں بھی ناقابل یقین حد تک اضافہ ہو جائے گا اور پولٹری اور ڈیری کی پیداوار بھی بہرحال ہماری خوراک کا اہم حصہ ہے"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب یہ تو انسانی فلاح کا منصوبہ ہے ۔اسے ایک ملک تک محدود کیسے رکھا جاسکتا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ایک ملک تک محدود کیا مطلب"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" مطلب یہ کہ ایکریمیا چاہتا تھا کہ یہ فارمولا صرف ان تک محدود رہے ۔ جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ فارمولا صرف پاکیشیا تک محدود رہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

" ایسے فارمولے محدود نہیں رکھے جاسکتے ۔ مسئلہ صرف ان کی رجسٹریشن کا ہے ۔اگر یہ فارمولا پاکیشیا کی طرف سے رجسٹرڈ ہوگا تو

اس کا کریڈٹ پاکیشیا کو ملے گا اور اگر ایکریمیا کی طرف سے ہوگا تو اس کا کریڈٹ ایکریمیا کو ملے گا اور اس کی رائلٹی بھی وہی ملک لے گا جو اسے رجسٹرڈ کرائے گا اور مستقبل میں نیک نامی بھی اسی ملک کے حصے میں آئے گی جو اسے رجسٹرڈ کرائے گا۔ اس لئے ایکریمیا کی خواہش تھی کہ اسے وہ اپنے نام سے رجسٹرڈ کرائے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ان کی خواہش ہو کہ اس فارمولے کو اوپن ہی نہ کیا جائے تاکہ ایکریمیا زرعی پیداوار میں نہ صرف خود کفیل ہو جائے بلکہ دنیا کے بیشتر ممالک خوراک کے حصول کے لئے اس کے دست نگر بن کر رہ جائیں اور وہ خوراک کی فراہمی کے لئے ان سے اپنی شرائط منوا سکے ۔یہ بھی بہرحال سپر رہنے کا ایک طریقہ ہے"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب ۔یہ واقعی انتہائی اہم فارمولا ہے اور اس کا حصول پاکیشیا کے لئے اچھے مستقبل کے لئے ضروری تھا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" تو پھر نکالو چیک بک اور اس پر اتنی بڑی رقم لکھ دو۔جس سے واقعی یہ معلوم ہو کہ تمہیں اس فارمولے کی اہمیت کا احساس ہو گیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیک ۔کیا مطلب ۔اس میں چیک کا کیا تعلق ہے"....... بلیک زیرو نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب کیا یہ مشن نہیں تھا"....... عمران نے کہا۔

"یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تو نہ تھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں، ابھی تم نے خود کہا ہے کہ پاکیشیا کے مستقبل اور سلامتی کے لئے یہ بے حد اہم مشن تھا"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مستقبل کی بات تھی اور چیک آپ اب لینا چاہتے ہیں۔ بے فکر رہیں مستقبل میں آپ کو بڑا چیک مل جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"ارے، ارے اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جتنا چیک آپ کو پہلے ملتا ہے وہ ابھی مل جائے گا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ اب دانش منزل میں بھی گلیری سیڈیا کاشت کرنا پڑے گی۔ تاکہ یہاں موجود خوراک خور سے نجات مل سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کی خوراک کو روک کر زرعی چوہے کا کردار ادا کر رہا ہے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

کیپیٹل ایجنسی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

////// کیپیٹل ایجنسی //////

ایکریمیا کی ایک ٹاپ ایجنسی۔ جس کے سپر ٹاپ ایجنٹس نے پاکیشیا میں حیرت انگیز طور پر اپنا مشن مکمل کر لیا اور سیکرٹ سروس منہ دیکھتی رہ گئی۔

////// کیپیٹل ایجنسی //////

جس کے ٹاپ سپر ایجنٹس جان کلے اور سوزین کی کارکردگی کے سامنے عمران اور اس کے ساتھی زیرو ہو کر رہ گئے۔

////// وہ لمحہ جب //////

جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر پاکیشیا سے چلی گئی۔ کیا واقعی۔ پھر کیا ہوا؟

////// وہ لمحہ جب //////

کیپٹل ایجنسی کے مقابلے پر عمران دو ٹیمیں لے کر ایکریمیا پہنچ گیا۔ ایک ٹیم میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس تھی اور دوسری ٹیم میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا شامل تھے۔

////// وہ لمحہ جب //////

ٹائیگر، جوزف اور جوانا کی ٹیم نے حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

////// وہ لمحہ جب //////

جوانا نے ایکریمیا کے ایک خوفناک سینڈیکیٹ کے خوفناک غنڈوں اور بدمعاشوں کا قتل عام کر دیا۔ کیسے اور کس طرح؟

////// وہ لمحہ جب //////

عمران اور اس کے ساتھی، ٹائیگر اور جوانا سب یقینی موت کے پنجے میں بری طرح پھنس گئے اور عمران جیسے شخص نے بھی آنکھیں بند کر کے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا لیکن پھر اچانک صورتحال بدل گئی۔ کیوں؟

////// وہ لمحہ جب //////

جوزف نے عمران اور اس کے تمام ساتھیوں کو یقینی موت سے باہر کھینچ لیا۔ کیسے؟

////// وہ لمحہ جب //////

عمران نے کھل کر جوزف کی کارکردگی کی تعریف کی اور ساری ٹیم جوزف کے گن گانے لگی۔ کیوں؟

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب ہو سکی۔ یا؟

تیز رفتار ایکشن اور لمحہ بہ لمحہ برپا ہونے والے ہنگاموں سے بھرپور ایک ایسا ایڈونچر جو مدتوں قارئین کے حافظے میں محفوظ رہے گا

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، منفرد اور یادگار ایڈونچر ناول

تاتار ڈیگرز

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

تاتار ڈیگرز ـــــ روسیاہ فیڈریشن کی ایک ریاست تاتارستان کی مسلم تنظیم جو تاتارستان کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔

تاتار ڈیگرز ـــــ ایک ایسی تنظیم جو تاتارستان کی پارلیمنٹ سے آزادی کی قرارداد منظور کرانے کی خواہاں تھی۔ مگر ــــــ؟

مادام ژاں ـــــ تاتارستان کی روسیاہی انچارج۔ جس نے تاتار ڈیگرز کے خلاف کام کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا۔ کیسے ــــــ؟

مادام ژاں ـــــ جو تاتار ڈیگرز کے لئے موت کا فرشتہ ثابت ہوئی اور اس نے تاتار ڈیگرز کا مکمل خاتمہ کر دیا۔ کیا واقعی ــــــ؟

ولیدوف ـــــ تاتار ڈیگرز کا خفیہ چیف۔ جس نے تاتارستان کی آزادی اور تاتار ڈیگرز کی مدد کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کر لیں۔

مادام عافیہ ـــــ تاتار ڈیگرز سے تعلق رکھنے والی ایک تاتاری خاتون جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کے لئے بے پناہ غیر انسانی تشدد کو بھی انتہائی بہادری سے برداشت کیا۔ ایک دلچسپ اور انوکھا کردار۔

تاتار ڈیگرز ـــــ جس کی مدد اور تاتارستان کی آزادی کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم تاتارستان پہنچ گئی اور پھر ایک خوفناک، طویل اور جان توڑ جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔

- وہ لمحہ جب مادام ژاں نے تاتارستان کی آزادی کی قرارداد مسترد کرائے جانے کے تمام انتظامات مکمل کر لئے۔
- وہ لمحہ جب تاتارستان کی آزادی کی قرارداد پر رائے شماری ہوئی اور ــــ؟
- کیا تاتار ڈیگرز ناکام ہو گئی۔ یا ــــــ؟
- کیا عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تاتار ڈیگرز اپنے مشن میں کامیاب رہے؟
- کیا تاتارستان آزاد ہو گیا ــــــ؟

بے پناہ سسپنس ـــــــــ

لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات ـــــ

تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک ایسی کہانی ـــــ

جو یادگار اور لافانی دستاویز کا روپ دھار گئی۔ ـــــ
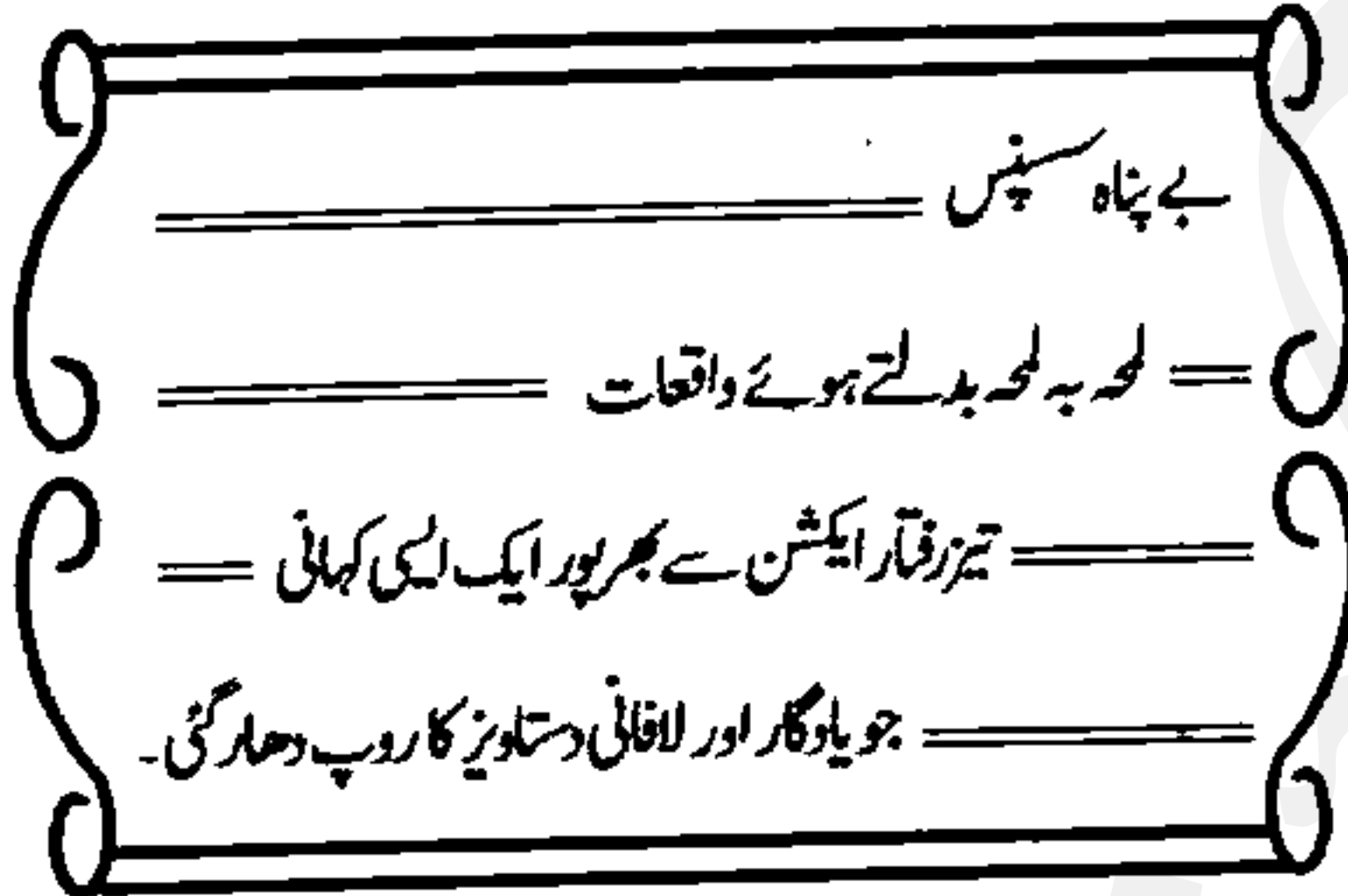
انتہائی حیرت انگیز، دلچسپ اور ناقابل فراموش کہانی

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان